بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ القمر: 17

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بالکل آسان بنادیا ہے (اس) قرآن کو سمجھنے کے لیے، تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا“

تین رنگوں کی مدد سے گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے
ترجمۂ قرآن کا جدید اور منفرد انداز

مصباح القرآن

قَالَ الْمَلَاُ 9

پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر

BAIT-UL-QURAN
بیت القرآن
لاہور۔ پاکستان
0092-321-8844845

جملہ حقوق بحق بیت القرآن (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں
(A Company Registered U/S 42 of the Companies Act, 2017)

مصباح القرآن
قَالَ الْمَلَاُ 9

پروفیسر عبد الرحمٰن طاہر
فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاذ: انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ریسرچ اسکالرز ٹیم

مولانا عبدالرحمٰن اطہر
فاضل علوم اسلامیہ، ایم اے عربی و اسلامیات
سابق نائب مدیر تعلیم: مرکز ابن القاسم الاسلامی، ملتان

قاری محمد اکرم محمدی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
اُستاذ: جامعہ اسلامیہ، مرکز جاوید بن اسماعیل، لاہور، پاکستان

ڈاکٹر حافظ سعید عمران
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D(ITC)UMT
لیکچرار: ICET، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مدثر بن یوسف حجازی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

محمد عابد رحمت
فاضل علوم اسلامیہ، M.Phil(ITC)UMT
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

حافظ محمد مستمر خان
فاضل علوم اسلامیہ، جامعہ اشرفیہ، لاہور
رجسٹرڈ پروف ریڈر، محکمہ اوقاف، پنجاب

ایڈیشن سوم، اشاعت اول .... جون 2023
ناشر .... بیت القرآن (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان
پرنٹر .... اعزاز الدین ٹی بی ایم پرنٹرز، لاہور، پاکستان

ادارہ "بیت القرآن" درحقیقت قرآن فہمی کی ایک عظیم تحریک ہے جس کا مقصد لوگوں تک اللہ کے کلام کو نہایت آسان اور عام فہم انداز میں پہنچانا ہے۔ زیر نظر ترجمہ "مصباح القرآن" تمام مسالک میں مقبولِ عام ہے جبکہ ادارہ "بیت القرآن" نصاب سازی کیلیے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" میں بطور **"Book Developer"** رجسٹرڈ ہے۔ ادارہ "بیت القرآن" اپنی مطبوعات امپورٹڈ کاغذ پر، انتہائی اعلیٰ اور دیدہ زیب پرنٹنگ کروا کر صرف اشاعت فنڈ وصول کرتا ہے، الحمدللہ۔
2001ء سے تاحال قرآن فہمی کے لیے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کا کام جاری وساری ہے، اللہ کی توفیق سے "مصباح القرآن" کی تکمیل کے بعد اب اس مشن کو منظم انداز میں سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں پھیلانے کی اشد ضرورت ہے، لہٰذا اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے آپ کا ہر ممکن تعاون درکار ہے، جزاکم اللہ خیراً۔

Account Title : Bait-ul-Quran, IBAN Account # PK65MUCB 0075 9525 6100 0334
MCB Bank, Upper Mall Branch, Lahore, Pakistan.

بیت القرآن
1-C سکندر علی روڈ، گلبرگ 2، لاہور
موبائل: 0092-321-8844845
آفس: 0092-322-8844700 ایکسٹینشن: 115
ویب سائیٹ: www.bait-ul-quran.org
ای میل: info@bait-ul-quran.org

برائے رابطہ: ڈسٹری بیوٹرز

کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور	0321-4163595
ادارہ صدائے اسلام اُردو بازار، لاہور	0335-1143822
البلاغ، مرکز G10، اسلام آباد	0300-5511552
دارالسلام، مرکز F8، اسلام آباد	051-2281513
دارالسلام، مین طارق روڈ، کراچی	0321-7796655
فضلی بک سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی	021-32212991
مکتبہ اسلامیہ، کوتوالی روڈ، فیصل آباد	0300-0997826
مکتبہ اُمّ القریٰ، جناح پارک، رحیم یار خان	0303-2696753
البلاغ، چنگی نمبر 6، بوسن روڈ، ملتان	0300-6112240

حرف اوّل

قرآن مجید وحی الٰہی کا واحد نسخہ اور نمونہ ہے جو آج انسانیت کے پاس اسی زبان میں اور اسی متن کے ساتھ محفوظ ہے جو لوح محفوظ سے جبریل علیہ السلام کے ذریعے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا۔ یہ کتاب ہدایت ہے جو صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے تزکیہ نفس، طمانیتِ قلب اور تطہیر دماغ کا فریضہ سر انجام دیتی ہے۔

قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ اسے آسان بنا کر پیش کیا گیا ہے تاکہ اس میں غور وفکر آسان ہو اور راہ عمل ہر ایک طالب ہدایت پر واضح ہو جائے۔

قرآن فہمی کے معلمِ اوّل تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر آپ کے درسِ قرآن کے فیض یافتگان نے پھر اس علم الوحی کو چہار دانگ عالم میں اس طرح پھیلادیا کہ پہلی صدی ہجری کے اختتام تک قرآن مجید کے فہم و تدبر کے متعدد مراکز 65 لاکھ مربع میل کے ممالک اور خطوں کے باسیوں میں اپنی خدمات پیش کررہے تھے۔ قرآنی علوم وفنون کا ایک ارتقائی سلسلہ ہے جو کہ گزشتہ چودہ صدیوں سے جاری ہے اور ان کی جوئے رواں دلوں اور دماغوں کی سرزمین کو سیراب کرتی ہوئی ایمان و عمل کے گل وگلزار کی شادابیاں پیش کر رہی ہے۔

پاکستان کی سرزمین بھی کتاب و سنت کی تعلیمات کے نفاذ کے لئے ایک عملی ماڈل کے طور پر حاصل کی گئی، مگر یہاں قرآن فہمی کے لئے وہ تگ و دونہ ہوسکی جس کی عملاً ضرورت تھی، اس صورت حال کے پیش نظر یہاں ترجمہ قرآن اور قرآن فہمی کے مختلف مراکز قائم ہوئے، جن میں سے ایک موقر اور موثر ادارہ "بیت القرآن" بھی ہے۔ اس ادارے کے روح رواں محترم پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان اور سائنٹیفک انداز میں سکھانے اور پڑھانے کا ایک خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے، ان کی اس کوشش کے دو رنگ اور پیرائے ہمارے سامنے ہیں: ایک "مفتاح القرآن" کی شکل میں جب کہ دوسرا "مصباح القرآن" کے رنگ میں موجود ہے۔ فہم قرآن اور ترجمہ قرآن کے لحاظ سے ایک اسلوب مختلف الفاظ کو مختلف رنگوں میں پیش کر کے پھر انہی رنگوں میں ان کے معانی اور مطالب کو بیان کرنے کا ہے۔ مصنف موصوف نے بڑی مہارت اور علمی چابک دستی سے ان رنگوں کا سائنٹیفک استعمال کیا ہے۔ مجھے ان کے اس تجزیے سے اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے 65 فیصد الفاظ کو ہم اپنی روز مرّہ زبان اردو میں استعمال کرتے ہیں۔ 20 فیصد وہ الفاظ ہیں جو قرآن مجید میں بہت تکرار سے استعمال ہوئے ہیں، یوں صرف 15 فیصد الفاظ ایسے رہ جاتے ہیں، جن پر خصوصی غور وفکر اور تدبر کی ضرورت ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے "مفتاح القرآن" والے منصوبے میں ان الفاظ کو بالترتیب مختلف رنگوں میں پیش کر کے ان کو سمجھنے میں آسانی کی راہ پیدا کی ہے۔ "مصباح القرآن" ترجمہ قرآن یقیناً ایک نئے اور مفید اسلوب سے آراستہ ہے یہ کوشش قرآنی مطالب کو عام کرنے اور ایک طالب قرآن کو اس کے معانی و مفہوم سے آشنا کرنے کی کامیاب کوشش ہے۔ "مصباح القرآن" میں ترجمہ قرآن کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس میں تین رنگوں میں تقسیم الفاظ قرآن کے معانی کو بھی "مفتاح القرآن" کے اصولوں کے مطابق انہی رنگوں میں قواعد کی تقسیم اور جوڑ توڑ کے پیرائے میں یوں درج کیا گیا ہے کہ کسی آیت شریفہ کا کوئی لفظ یا اِن لفظوں کے مزید کسی گرامر میں منقسم حصے کی تعیین، تشریح اور تفہیم بہت واضح، آسان، عام فہم اور دلچسپ ہوگئی ہے۔

اس صفحے کے مقابل صفحہ پر روز مرّہ زندگی میں اردو زبان میں استعمال ہونے والے 65 فیصد الفاظ کو سیاہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے، تکرار کے ساتھ استعمال ہونے والے 20 فیصد الفاظ کو نیلا رنگ اور 15 فیصد دوسرے اہم الفاظ کو سرخ رنگ میں پیش کر کے ان کے فہم کے الگ الگ دائرے متعین کر دیئے ہیں تاکہ ایک اُستاد یا طالب قرآن ان کی مدد سے ان کا خصوصی فہم حاصل کرلے، میرے نزدیک انسانی ذہن کو گرامر کی گراں بار اصطلاحات میں اُلجھانے اور ان کی تعلیم کے ادق اور پیچیدہ اسلوب کی بجائے یہ ایک آسان اور سلیس طریق ہے جسے انسانی نفسیات کے مطلوبہ اسلوب کے مطابق پیش کر دیا گیا ہے۔

میں برادر عزیز پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب کی اس قرآنی کاوش کو ایک مفید اور انقلابی کوشش سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے کہ "مصباح القرآن" کے اس نظام اور پروگرام کے ذریعے اردو خواں دنیا میں فہم قرآن کی ایک ایسی تحریک پیدا ہوگی جو عامۃ المسلمین میں عمل و تقویٰ اور صلاح و فلاح کا ایک نیا زاویہ فکر پیدا کرے گی۔ اہل خیر سے توقع ہے کہ اس علمی اور قرآنی اسلوب کی سرپرستی اور تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور دین و دنیا کی حسنات کو حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کی حفاظت فرمائے اور اس کی قبولیت اور افادیت کی راہیں ہموار فرمائے۔ آمین۔

پروفیسر عبد الجبار شاکر (مرحوم)

سابق ڈپٹی ڈائریکٹر: الدعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

تقریظ

رسول اکرم ﷺ حکم الٰہی "يَاأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ" کے اولین مخاطب اور مصداق تھے۔ بعدازاں فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ نبوی تلقین کو محبان رسول ﷺ نے ہر دور میں جاری رکھا اسی نبوی روایت کو جاری وساری رکھتے ہوئے عامۃ الناس میں قرآنی فہم عام کرنے، عمل کا جذبہ اُبھارنے کے لیے ذوق وشوق اور جہدِ مسلسل الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی کا خاصہ ہے۔ "مصباح القرآن" پہلے ایک ایک پارے کی صورت میں اور اب پانچ پاروں کی شکل میں ان کی محنت، لگن اور اخلاص کا ثمر ہے۔ یقیناً ہزاروں لوگ قرآن مجید کے اس آسان طریقِ تفہیم سے قرآنی تعلیمات کو سمجھ رہے ہیں۔

قرآنِ عظیم ربِ کریم کی ایسی کتاب ہے جو سارے انسانوں کے لیے ہدایت، قیامت تک کے لیے موجود اور محفوظ۔ ہدایت کے ہر طلب گار کے لیے آسان فہم ہے جسے خالق کائنات نے کثافتوں اور ملاوٹوں سے پاک رکھا۔ جس کی تازگی اور شفافیت ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی برقرار ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ قیامت تک اس چشمۂ صافی سے پیاسوں نے سیراب ہونا ہے۔ گم کردہ راہ مسافروں نے نورِ ہدایت حاصل کر کے منزل کو پانا ہے۔

کتابِ ہدایت کے لیے حفاظت کا الٰہی بندوبست کچھ ایسا ہوا کہ نزول کے آغاز سے ہی اوراق میں محفوظ، سینوں میں محفوظ، ہر آیت اور ہر سورۃ محفوظ، اور یوں پورا قرآن محفوظ "ایک مثالی زندگی" کے شب وروز اور ماہ وسال میں آپ کی رفیقۂ حیات، یارِ غارِ رسول ﷺ کی بیٹی ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی گواہی "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ" کی صورت جس پر "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کی خدائی مہرِ تصدیق ثبت ہو چکی۔ مزید براں لاکھوں منوّر چہروں اور معطّر قلوب سے متصف صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین پر مشتمل ایمان افروز معاشرہ "آیاتِ قرآنیہ" کے موجود اور محفوظ ہونے کا عملی گواہ ہے۔ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ پہلے قرآنی سبق کے نزول کے ساتھ روزِ اول سے فلاحِ دارین کے لیے قرآنی تعلیمات کا فہم لازم اور عمل واجب قرار پایا۔ چنانچہ قرآنی تحفیظ وتعلیم، تفسیر وتفہیم اور تیسیر وتسہیل کا عمل ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اور اس سارے عمل نے ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی، تفسیریں لکھی گئیں اور مختلف زبانوں میں قرآن کے ترجمے کیے گئے۔ برصغیر پاک وہند میں فارسی اور اردو ترجمہ کی روایت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں نے ڈالی۔ بعدہ' اللہ کے بیسیوں بندوں نے لوگوں میں قرآن فہمی کے لیے عربی دانی کا ذوق وشوق پیدا کیا تاکہ اللہ کی کتاب کو براہ راست سمجھا جاسکے۔ گلی گلی، شہر شہر، قرآن وحدیث کی مبارک محفلیں برپا ہوئیں۔ عالم اسلام میں خاص طور پر اور کرۂ ارض پر عام طور پر جگہ جگہ یہ سلسلہ نہ صرف قائم ہے بلکہ روز افزوں ہے۔

اُردو جاننے اور بولنے والے قرآن فہمی کے لاکھوں شائقین کے لیے فہمِ قرآن کی ایک "طرح" جناب پروفیسر عبدالرحمن طاہر مدنی صاحب نے ڈالی ہے۔ "مصباح القرآن" میں اردو ترجمہ کو قرآن کے عربی متون کے بالمقابل تین رنگوں میں کچھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ قرآن کا فہم آسان تر ہو جاتا ہے۔ اردوخواں قاری قرآن اور عربی الفاظ سے کچھ یوں مانوس ہو تا جاتا ہے کہ عربی زبان سے اس کی "نفسیاتی وحشت" دور ہوتی جاتی ہے اور تسہیل کے رنگین اشاراتی اسلوب سے قرآن سینے میں اترنے لگتا ہے۔ موصوف کے ہاں قرآن کی تدریس وتفہیم کے لیے سفر وحضر، صبح وشام وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ جبکہ مسجدوں، کھلے پارکوں، تفریح گاہوں اور تعلیمی اداروں میں ان سے قرآن سیکھنے والے خواتین وحضرات سب ان کے شیدائی اور انکے حضور قرآن فہمی کے لیے ہمہ تن گوش رہتے ہیں۔ عام طور پر طباعت واشاعت کوئی آسان کام نہیں ہوتا، جبکہ "مصباح القرآن" جیسا مبارک کتابی سلسلہ اپنے اندر طباعت کے لحاظ سے بہت نزاکت رکھتا ہے۔ مہارت اور احتیاط کا متقاضی بھی ہے لیکن پروفیسر صاحب کے معاونین نے فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ اس ہدف کو ممکن الحصول بنا دیا ہے۔ "مصباح القرآن" کی طباعت واشاعت، فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ "مصباح القرآن" کے اس سلسلۂ اشاعت کو آسان بنانے والے یقیناً امت کے محسن اور سعید لوگ ہیں۔ اللہ کے حضور ان کی زندگیوں اور مالوں میں برکت کے لیے بے شمار دعائیں۔ بجا طور پر ریسرچ سکالرز کی ٹیم جناب محمد اکرم محمدی، حافظ سعید عمران، مدثر بن یوسف حجازی، تمام معاونین اور طباعتی واشاعتی ادارہ "بیت القرآن" اس صدقہ جاریہ کا معتبر ذریعہ ہیں۔ یقیناً محترم الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی اس قرآنی قافلے کے سالار ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور یہ سلسلہ کروڑوں اُردوخواں حضرات وخواتین کے لیے باعث ہدایت ورحمت بنتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

ڈاکٹر شبیر احمد منصوری

پروفیسر مسند سیرت (ر) شعبہ اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی لاہور

تقریظ

زیر نظر کتاب "مصباح القرآن" جو کہ پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر مدنی سلمہ اللہ نے مرتب کی ہے، چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا ہے۔
موصوف نے اس میں قرآن کریم کے ترجمہ کو رنگوں کی مدد سے سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، تحت اللفظ اور بامحاورہ دونوں ترجمے کیے گئے ہیں، نیز حاشیہ پر قرآنی الفاظ کی وضاحت اور ان کے اردو میں استعمال کا طریقہ، عربی گرامر کے نکات ومسائل کو بھی خوبصورت انداز سے بیان کیا ہے۔
دعا ہے کہ اللہ جل شانہ موصوف کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، عوام الناس، علماء اور طلباء کے لیے اسے نافع بنائے اور موصوف کو اسی طرح قرآن کریم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

محتاج دعا

حافظ فضل الرحیم اشرفی
مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور، پاکستان

تقریظ

پروفیسر عبدالرحمن طاہر صاحب حفظہ اللہ اُن فضلائے مدینہ یونیورسٹی میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے "الجامعۃ الاسلامیہ" سے فراغت اور سعودی حکومت کی طرف سے مبعوث ہونے کے بعد اپنے ملک پاکستان میں دینی خدمت کی خصوصی توفیق سے نوازا۔ فاضل موصوف نے قرآن کریم کے معانی ومطالب کو زیادہ سے زیادہ عام فہم بنانے کے لیے عام ڈگر سے ہٹ کر کچھ نئے تجربے کیے جس کی تفصیل آپ "عرض مرتب" میں ملاحظہ فرمائیں۔
پڑھنے والوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسی طریقہ تعلیم کو کتابی شکل میں پیش کیا جائے تاکہ اس کا دائرہ استفادہ محدود نہ رہے، بلکہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے اور ملک کے اطراف واکناف میں ہر جگہ قرآن فہمی کا سلسلہ اس کے ذریعے سے عام ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، موصوف حفظہ اللہ نے اس کے لیے پہلے دو کتابیں مرتب کیں، "مفتاح القرآن" اور "مصباح القرآن" دونوں کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ کے شرف سے نوازا۔
"مفتاح القرآن" میں عربی گرامر کو آسان انداز میں پیش کیا اور "مصباح القرآن" میں اس کے مطابق قرآن کریم کا لفظی ترجمہ اور دیگر وہ جدتیں شامل کیں جو قرآن کریم کے فہم کو آسان سے آسان تر کر دے جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔
﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ القمر 17
ایک صفحے پر خانوں میں لفظی ترجمہ اور حاشیے میں مشکل الفاظ کی وضاحت، حل لغات اور صرفی تعلیل۔ اور دوسرے صفحے پر بامحاورہ ترجمہ ہے اور اس کے حاشیے میں قرآنی الفاظ کی اُردو میں استعمال کی وضاحت دی گئی ہے۔
اس طرح "مصباح القرآن" دو ترجموں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، لفظی بھی اور بامحاورہ بھی اور دونوں صفحے الگ الگ فوائد کے حامل ہیں۔
اب پروفیسر صاحب نے اس کا نیا ایڈیشن تیار کیا ہے، اُمید ہے کہ وہ بہت پسند کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔
پروفیسر صاحب موصوف کی یہ عظیم قرآنی خدمت جس طرح عندالناس مقبول ہوئی ہے، اُمید ہے عنداللہ بھی درجہ قبولیت سے سرفرازی جائے گی اور ان کے لیے اور ان کے تمام معاونین کے لیے بھی ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات ثابت ہوگی۔ ان شاءاللہ

حافظ صلاح الدین یوسف
مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

عرض مرتب

جنوری 1998ء کی بات ہے کہ مجھے "قرآن انسٹی ٹیوٹ سوسائٹی" کے زیر اہتمام گلبرگ لاہور میں قرآن فہمی کی کلاسز لینے کا موقع ملا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نے گرامر کے ساتھ ساتھ علامتوں کی مدد سے ترجمۂ قرآن پڑھانے کا ایک سلسلہ شروع کیا، میں وائٹ بورڈ پر قرآنی آیت تحریر کر کے اس کے الفاظ میں موجود گرامر کی علامتوں کی وضاحت کرتا اور الفاظ کو جوڑ توڑ کے ذریعے خوب واضح کر دیتا کہ قرآن کے الفاظ تین اقسام پر مشتمل ہیں: اکثر الفاظ ہم روز مرّہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں اور کچھ الفاظ بار بار استعمال ہو کر خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اور بہت کم الفاظ ہیں جو نئے اور خالص عربی زبان کے الفاظ ہیں اور انہیں یاد کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے بعد ہر قسم کے قرآنی الفاظ کی شناخت کراتا، الحمدللہ اس طریقہ تدریس میں طلبہ نے خوب دلچسپی کا اظہار کیا۔

2001ء کے وسط میں انہی طلبہ میں سے ایک صاحب خیر طالب علم کے مشورے سے قرآن حکیم کی اشاعت اور خدمت کی غرض سے ادارہ "بیت القرآن" کی داغ بیل ڈال دی گئی۔

میں نے کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا، اس سلسلے میں سب سے پہلے گرامر کی علامتوں کے گروپ بنا کر 36 اسباق پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جو "مفتاح القرآن" کے نام سے شائع کی، اس کے بعد "مصباح القرآن" کے نام سے ایک ایسا ترجمۂ قرآن ترتیب دینا شروع کیا جس میں ان علامات کا عملی انطباق موجود ہو۔

"مصباح القرآن" کا یہ عظیم الشان پروجیکٹ 14 سال کی محنت شاقہ کے نتیجے میں 31 دسمبر 2014 کو پایۂ تکمیل تک پہنچا جو کہ الگ الگ پاروں کی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔

"مصباح القرآن" کی پروف ریڈنگ کے کئی مراحل طے کیے گئے ہیں، ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہ رہنے پائے، تاہم انسان غلطیوں سے مبرا ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ کوتاہیوں سے مبرا ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

آئندہ صفحہ پر "مصباح القرآن" سے استفادہ کرنے کا طریقہ بتا دیا گیا ہے، اگر اس طریقہ کو پیش نظر رکھ کر استفادہ کیا جائے تو ان شاءاللہ نتائج حوصلہ افزا نکلیں گے۔

میرے خیال میں "مصباح القرآن" اپنے منفرد اسلوب کی وجہ سے برصغیر پاک وہند میں شائع ہونے والے تمام تراجم میں سے آسان ترین اور عام فہم ترجمہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُمتِ اسلامیہ کے لیے نافع اور مقبول عام فرمائے۔ آمین۔

میں تمام معاونین کا شکر گزار ہوں اور خاص طور پر "بیت القرآن ریسرچ ٹیم" کا کہ جن کی ہر مرحلے میں میرے ساتھ معاونت رہی ہے اور یہ عظیم کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ آخر میں میری استفادہ کرنے والے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے لیے، میرے والدین، میرے اساتذہ، اہل خانہ، بیت القرآن ریسرچ ٹیم اور اس کار خیر میں معاونت کرنے والے تمام افراد کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اجر و مغفرت سے نوازے، آمین۔

عبد الرحمٰن طاہر

فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاد: انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، قائد اعظم کیمپس لاہور، پاکستان

”مصباح القرآن“ سے استفادہ کرنے کا طریقہ

قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر ”مصباح القرآن“ میں ترجمۂ قرآن سکھانے کے دو مختلف اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔

1. دائیں طرف پہلے صفحہ پر قرآنی الفاظ کو الگ الگ (Break up) کر کے خانوں میں درج کیا گیا ہے، ہر لفظ کے اجزاء کو الگ الگ رنگ دے کر ترجمہ واضح کیا گیا ہے، اگر کسی لفظ میں ایک علامت استعمال ہوئی ہے تو اسے سرخ رنگ اور دو علامتوں کی صورت میں دوسری علامت کو نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور ترجمہ میں رنگوں کا استعمال قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق کیا گیا ہے، بعض الفاظ کی ضروری وضاحت بھی حاشیہ میں کر دی گئی ہے، اس صفحہ پر استعمال ہونے والی علامات کی تفصیلات ”مفتاح القرآن“ (لانگ کورس) اور ”معلم القرآن“ (شارٹ کورس) میں بیان کی جا چکی ہیں، اگر ”مصباح القرآن“ کے مطالعہ سے قبل ”مفتاح القرآن“ اور ”معلم القرآن“ کی ان علامات کو سمجھ لیا جائے تو قرآن فہمی میں بہتر نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

2. بائیں طرف دوسرے صفحے پر قرآنی الفاظ کو تین مختلف رنگوں میں پیش کیا گیا ہے۔

پہلی قسم اُن الفاظ کی ہے جنہیں ہم روز مرّہ زندگی میں بالکل اُسی طرح یا معمولی فرق کے ساتھ اُردو بول چال میں استعمال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ کم و بیش 65 فیصد ہیں۔ اِن الفاظ کو سیاہ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور اِن کے اُردو میں استعمال کی وضاحت اسی صفحہ کے حاشیے پر کر دی گئی ہے۔

دوسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو اُردو میں استعمال نہیں ہوتے البتہ کثرتِ استعمال کے باعث خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اُن کے بارے میں بہت فکر مندی کی ضرورت نہیں، یہ الفاظ اندازاً 20 فیصد ہیں اور اِنہیں نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

تیسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو خالصتاً عربی زبان کے ہیں اور بالکل نئے ہیں اُنہیں خوب یاد کرنے کی ضرورت ہے، ایسے الفاظ تقریباً 15 فیصد ہیں اور ان کو سرخ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اس صفحہ کا ترجمہ بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ترجمہ میں رنگ قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق دیئے گئے ہیں، البتہ جو الفاظ ترجمہ کی وضاحت کیلئے استعمال ہوئے ہیں اُنہیں بریکٹ میں دیا گیا ہے۔

اگر سیاہ الفاظ کے اُردو میں استعمال پر غور کر لیا جائے، نیلے الفاظ جو کہ بار بار استعمال ہو کر خود بخود ہی یاد ہو جاتے ہیں اور صرف سرخ الفاظ یاد کر لیے جائیں تو یقیناً قرآن فہمی میں نہایت آسانی ہو جاتی ہے اور اس طریقہ سے ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary) کی کمی کا مسئلہ بھی تقریباً حل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

قَالَ	الْمَلَاُ [1]	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	اُن سرداروں (نے)	جن	سب نے تکبر کیا	اس کی قوم میں سے

لَنُخْرِجَنَّكَ [2]	يٰشُعَيْبُ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ضرور بالضرور ہم نکال دیں گے تجھے	اے شعیب!	اور	(اُن لوگوں کو) جو	سب ایمان لائے

مَعَكَ	مِنْ قَرْيَتِنَآ [3]	اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ [2]	فِيْ مِلَّتِنَا ؕ [3]
تیرے ساتھ	اپنی بستی میں سے	یا	ضرور بالضرور تم واپس آؤ گے	ہمارے دین میں

قَالَ	اَوَ [4]	لَوْ	كُنَّا [5]	كٰرِهِيْنَ [6] (88) قف	قَدِ [7]
اُس نے کہا	اور کیا	اگرچہ	ہم ہوں	سب ناپسند کرنے والے	یقیناً

افْتَرَيْنَا [8]	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اِنْ	عُدْنَا [8]	فِيْ مِلَّتِكُمْ
ہم نے باندھا	اللہ پر	جھوٹ	اگر	ہم لوٹ آئیں	تمہارے دین میں

بَعْدَ	اِذْ	نَجّٰىنَا اللّٰهُ [1]	مِنْهَا ؕ	وَمَا
(اس کے) بعد (کہ)	جب	ہمیں اللہ نے نجات دے دی	اس سے	اور نہیں

يَكُوْنُ [9]	لَنَآ [10]	اَنْ	نَّعُوْدَ	فِيْهَآ	اِلَّآ
ہے (مناسب)	ہمارے لیے	کہ	ہم لوٹ آئیں	اس میں	مگر

اَنْ	يَّشَآءَ اللّٰهُ [9][1]	رَبُّنَا ؕ	وَسِعَ	رَبُّنَا
یہ کہ	(جو) اللہ چاہے	(جو) ہمارا رب (ہے)	احاطہ کر رکھا ہے	ہمارے رب (نے)

كُلَّ شَيْءٍ	عِلْمًا ؕ	عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْنَا ؕ [11][8]	رَبَّنَا
ہر چیز (کا)	(اپنے) علم (سے)	اللہ پر	ہم نے بھروسا کیا	(اے) ہمارے رب!

افْتَحْ [12]	بَيْنَنَا	وَ	بَيْنَ قَوْمِنَا	بِالْحَقِّ	وَاَنْتَ
تو فیصلہ فرما	ہمارے درمیان	اور	ہماری قوم کے درمیان	حق کے ساتھ	اور تو

خَيْرُ	الْفٰتِحِيْنَ [6] (89)	وَقَالَ	الْمَلَاُ [1]	الَّذِيْنَ
بہتر (ہے)	تمام فیصلہ کرنے والوں (سے)	اور کہا	سرداروں (نے)	جن

كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	لَئِنِ [13]	اتَّبَعْتُمْ	شُعَيْبًا
سب نے کفر کیا	اس کی قوم میں سے	یقیناً اگر	تم نے پیروی کی	شعیب (کی)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[2] فعل کے شروع علامت لَ اور آخر میں علامت نّ میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے، اس لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔

[3] نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[4] علامت أ کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] کُنَّا دراصل کَوَنْنَا تھا گرامر کے اصول کے مطابق وَ کو گرا کر كَ کو پیش دی گئی ہے۔

[6] فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[7] علامت قَدْ فعل کے شروع میں تاکید کی علامت ہے۔

[8] نَا فعل کے آخر میں اور اس سے پہلے سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[9] یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[10] لَنَا کے شروع میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہو جاتا ہے۔

[11] اس فعل میں علامت تَ اور شدّ میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[12] فعل کے شروع میں أ اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[13] لَئِنْ دراصل لَ + اِنْ کا مجموعہ ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ	اُن سرداروں نے کہا
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ	اُس کی قوم میں سے جنھوں نے تکبر کیا
لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ	اے شعیب! ہم ضرور بالضرور تجھے نکال دیں گے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ	اور اُن (لوگوں) کو (بھی) جو تیرے ساتھ ایمان لائے
مِنْ قَرْيَتِنَآ	اپنی بستی میں سے
اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ	یا ضرور بالضرور تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ گے
قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۚ (88)	اُس نے کہا اور کیا اگرچہ ہم ناپسند کرنیوالے ہوں۔ (88)
قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا	یقیناً ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا
اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ	اگر ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں اسکے بعد (کہ)
اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ	جب اللہ نے ہمیں اُس سے نجات دے دی
وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ	اور ہمارے لیے مناسب نہیں ہے کہ ہم لوٹ آئیں
فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ	اس میں مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے
وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ	ہمارے رب نے ہر چیز کا علم سے احاطہ کر رکھا ہے
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ	ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا	اے ہمارے رب! تو فیصلہ فرما ہمارے درمیان
وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ	اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ
وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ (89)	اور تو تمام فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ (89)
وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اور کہا اُن سرداروں نے جنھوں نے کفر کیا
مِنْ قَوْمِهٖ	اس کی قوم میں سے
لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا	یقیناً اگر تم نے شعیب کی پیروی کی

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَ : قول، اقوال، اقوال زریں۔
اسْتَكْبَرُوْا : کبیر، اکبر، تکبر، متکبر۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
لَنُخْرِجَنَّكَ : خارج، خروج، اخراج۔
وَ : شان وشوکت، لیل ونہار۔
اٰمَنُوْا : امن، ایمان، مؤمن۔
مَعَكَ : مع اہل وعیال، معیّت۔
قَرْيَتِنَآ : قریہ قریہ بستی بستی۔
لَتَعُوْدُنَّ : اعادہ، عود کر آنا۔
فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الوقت۔
مِلَّتِنَا : ملت ابراہیم، ملت اسلامیہ۔
كٰرِهِيْنَ : کراہت، مکروہ، مکروہات۔
افْتَرَيْنَا : افترا پردازی، مفتری۔
عَلٰى : علیحدہ، علی العموم، علی الاعلان۔
كَذِبًا : کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
بَعْدَ : بعد از طعام، بعد از کلام۔
نَجّٰىنَا : نجات، فرقہ ناجیہ۔
اِلَّآ : الا ماشاء اللہ، الا قلیل۔
يَّشَآءَ : ماشاء اللہ، ان شاء اللہ۔
وَسِعَ : وسعت، توسیع۔
كُلَّ : کل نمبر، کل کائنات۔
شَيْءٍ : شے، اشیائے خورد ونوش۔
عِلْمًا : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
تَوَكَّلْنَا : توکّل، متوکل علی اللہ۔
افْتَحْ : افتتاح، فتح، فاتح، مفتوح۔
بَيْنَنَا : بین بین، بین الاقوامی۔
قَوْمِنَا : قوم، اقوام، قومیت۔
خَيْرُ : خیر، خیریت، خیر خواہی۔
كَفَرُوْا : کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
اتَّبَعْتُمْ : اتباع، تابع، متبع سنت۔

اِنَّكُمْ	اِذًا [1]	لَّخٰسِرُوْنَ (90)	فَاَخَذَتْهُمُ [3][2]	الرَّجْفَةُ [2]
بیشک تم	اس وقت	یقیناً سب نقصان اُٹھانے والے (ہوگے)	تو پکڑ لیا اُن کو	زلزلے (نے)

فَاَصْبَحُوْا [3]	فِيْ دَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ (91)	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
پھر وہ سب ہوگئے (صبح کو)	اپنے گھر میں	سب اوندھے پڑے ہوئے	جن	سب نے جھٹلایا

ربع 4

شُعَيْبًا	كَاَنْ	لَّمْ يَغْنَوْا	فِيْهَا	اَلَّذِيْنَ
شعیب (کو)	(وہ ایسے ہوگئے) گویا کہ	وہ سب بسے ہی نہ تھے	اس میں	جن

كَذَّبُوْا	شُعَيْبًا	كَانُوْا	هُمُ الْخٰسِرِيْنَ [5] (92)	فَتَوَلّٰى [3]
سب نے جھٹلایا	شعیب (کو)	وہ سب تھے	ہی سب خسارہ پانے والے	پھر منہ پھیر لیا

عَنْهُمْ	وَ	قَالَ	يٰقَوْمِ [6]	لَقَدْ [7]	اَبْلَغْتُكُمْ
اُن سے (شعیب نے)	اور	کہا	اے (میری) قوم!	بلا شبہ یقیناً	میں نے پہنچا دیے تمہیں

رِسٰلٰتِ [2]	رَبِّيْ	وَنَصَحْتُ	لَكُمْ [8]	فَكَيْفَ [3]
پیغامات	اپنے رب (کے)	اور میں نے خیر خواہی کی	تمہارے لیے	تو کیسے

ع 11 9 1

اٰسٰى	عَلٰى قَوْمٍ	كٰفِرِيْنَ (93)	وَمَآ [9]	اَرْسَلْنَا [10]
میں غم کروں	(ایسی) قوم پر	(جو) سب کافر (ہیں)	اور نہیں	ہم نے بھیجا

فِيْ قَرْيَةٍ [11][2]	مِّنْ نَّبِيٍّ [12][11]	اِلَّآ	اَخَذْنَآ [10]	اَهْلَهَا
کسی بستی میں	کوئی نبی	مگر (یہ کہ)	ہم نے پکڑا	اُسکے رہنے والوں (کو)

بِالْبَاْسَآءِ [13]	وَالضَّرَّآءِ [13]	لَعَلَّهُمْ	يَضَّرَّعُوْنَ (94)	ثُمَّ
تنگی کے ساتھ	اور تکلیف (کے ساتھ)	تاکہ وہ	وہ سب گڑگڑائیں	پھر

بَدَّلْنَا [10]	مَكَانَ السَّيِّئَةِ [2]	الْحَسَنَةَ [2]	حَتّٰى	عَفَوْا
ہم نے بدل دی	بدحالی کی جگہ	خوشحالی	یہاں تک کہ	وہ سب بڑھ گئے

وَّ	قَالُوْا	قَدْ	مَسَّ	اٰبَآءَنَا [10]
اور	ان سب نے کہا	یقیناً	پہنچی	ہمارے آباؤ اجداد (کو)

الضَّرَّآءُ [2]	وَالسَّرَّآءُ [2]	فَاَخَذْنٰهُمْ [10][3]	بَغْتَةً [2]
تکلیف	اور خوشی	تو ہم نے پکڑ لیا اُنہیں	اچانک

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اِذًا کا ترجمہ تب یا اس وقت اور اِذَا کا ترجمہ جب ہوتا ہے۔

[2] تُ، ۃ، ات اور آء فعل کے آخر میں مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو بھی کیا جاتا ہے۔

[4] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[5] هُمْ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں ہی کا مفہوم ہوتا ہے۔

[6] يٰقَوْمِ اصل میں يٰقَوْمِيْ تھا آخر سے ی تخفیف کے لیے گری ہوئی ہے۔

[7] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[8] لَكُمْ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[9] مَا کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا ہو تو اس مَا کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[10] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے اور نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[11] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ کسی یا کوئی کیا گیا ہے۔

[12] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[13] اَلْبَاْسَآءِ سے مراد محتاجی یعنی قحط سالی وغیرہ اور الضَّرَّآءِ سے مراد بیماری یعنی طاعون وغیرہ میں مبتلا کیا تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں۔

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿90﴾	بیشک تم اس وقت یقیناً نقصان اُٹھانیوالے ہوگے ﴿90﴾
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا	تو اُن کو زلزلے نے پکڑ لیا پھر ہو گئے (صبح کو)
فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿91﴾	اپنے گھر میں اوندھے پڑے ہوئے۔ ﴿91﴾
الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا	جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا
كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا	(وہ ایسے ہوگئے) گویا کہ وہ اس میں بسے ہی نہ تھے
اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا	جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا
كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿92﴾	وہی خسارہ پانے والے تھے۔ ﴿92﴾
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ	پھر اُن سے (شعیب نے) منہ پھیر لیا اور کہا
یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ	اے میری قوم بلاشبہ یقیناً میں نے (تو) تمہیں پہنچا دیے
رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ	اپنے رب کے پیغامات اور میں نے تمہاری خیرخواہی کی
فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿93﴾	تو میں کافر قوم پر کیسے غم کروں۔ ﴿93﴾
وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ	اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا
اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا	مگر (یہ کہ) ہم نے اُس کے رہنے والوں کو پکڑا
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ	تنگی اور تکلیف کے ساتھ
لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ﴿94﴾	تاکہ وہ گڑگڑائیں۔ ﴿94﴾
ثُمَّ بَدَّلْنَا	پھر ہم نے بدل دی
مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى	بدحالی کی جگہ خوشحالی یہاں تک کہ
عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ	وہ (مال اور اولاد میں) بڑھ گئے، اور انہوں نے کہا یقیناً
مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ	ہمارے آباؤاجداد کو (بھی) تکلیف اور خوشی پہنچی تھی
فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً	تو ہم نے اُنہیں اچانک پکڑ لیا

4 ع 11 9 1

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- لَّخٰسِرُوْنَ: خسارہ، خائب وخاسر۔
- فَاَخَذَتْهُمُ: اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
- فِیْ: فی الحال، فی الفور، فی الوقت۔
- دَارِهِمْ: دارِ ارقم، دارِ فانی، دیارِ غیر۔
- كَذَّبُوْا: کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
- وَ: شان وشوکت، لیل ونہار۔
- قَالَ: قول، اقوال، مقولہ۔
- یٰقَوْمِ: یاالٰہی، یااللہ / قوم، قومیت۔
- اَبْلَغْتُكُمْ: ذرائع ابلاغ، تبلیغ۔
- رِسٰلٰتِ: رسول، مرسل، رسالت۔
- نَصَحْتُ: وعظ ونصیحت، پندونصائح۔
- فَكَیْفَ: کیفیت، بہر کیف، کوائف۔
- عَلٰى: علیحدہ، علی الاعلان۔
- كٰفِرِیْنَ: کفر، کافر، کفار۔
- قَرْیَةٍ: قریہ قریہ، ام القریٰ۔
- مِّنْ: منجانب، من حیث القوم۔
- نَّبِیٍّ: نبی، انبیاء، نبوت۔
- اِلَّاۤ: الاماشاءاللہ، الاقلیل۔
- اَخَذْنَاۤ: اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
- اَهْلَهَا: اہل وعیال، اہل خانہ۔
- الضَّرَّآءِ: مضرِ صحت، ضرر رساں۔
- بَدَّلْنَا: نعم البدل، متبادل، تبدیلی۔
- مَكَانَ: کون ومکان، مکین۔
- السَّیِّئَةِ: علمائے سوء، اعمالِ سیئہ۔
- الْحَسَنَةَ: احسن، اخلاقِ حسنہ۔
- حَتّٰى: حتی کہ، حتی الامکان۔
- مَسَّ: مس، مساس۔
- اٰبَآءَنَا: آباؤاجداد، آبائی علاقہ۔
- الضَّرَّآءُ: مضرِ صحت، ضرر رساں۔
- السَّرَّآءُ: سرور، مسرور۔

وَّ [1]	هُمۡ	لَا يَشۡعُرُوۡنَ [2] (95)	وَلَوۡ	اَنَّ	اَهۡلَ الۡقُرٰٓى
اس حال میں کہ	وہ سب	نہیں وہ سب شعور رکھتے (تھے)	اور اگر	واقعی	بستیوں والے

اٰمَنُوۡا	وَ	اتَّقَوۡا	لَفَتَحۡنَا [3]	عَلَيۡهِمۡ
سب ایمان لے آتے	اور	سب تقویٰ اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم کھول دیتے	اُن پر

بَرَكٰتٍ [4]	مِّنَ السَّمَآءِ	وَالۡاَرۡضِ	وَلٰـكِنۡ	كَذَّبُوۡا
برکتیں	آسمان سے	اور زمین (سے)	اور لیکن	ان سب نے جھٹلایا

فَاَخَذۡنٰهُمۡ [5] [6]	بِمَا [7]	كَانُوۡا	يَكۡسِبُوۡنَ (96)	اَفَاَمِنَ [8]
تو ہم نے پکڑ لیا اُنہیں	(اس) وجہ سے جو	وہ سب تھے	وہ سب کمایا کرتے	تو کیا نڈر ہو گئے ہیں

اَهۡلُ الۡقُرٰٓى	اَنۡ	يَّاۡتِيَهُمۡ [9]	بَاۡسُنَا
بستیوں والے	(اس سے) کہ	آجائے اُن کے پاس	ہمارا عذاب

بَيَاتًا	وَّ [1]	هُمۡ	نَآئِمُوۡنَ ؕ (97)	اَوَ [8]	اَمِنَ
رات (کو)	اس حال میں کہ	وہ سب	سب سوئے ہوئے ہوں	اور کیا	نڈر ہو گئے ہیں

اَهۡلُ الۡقُرٰٓى	اَنۡ	يَّاۡتِيَهُمۡ [9]	بَاۡسُنَا	ضُحًى
بستیوں والے	(اس سے) کہ	آجائے اُن کے پاس	ہمارا عذاب	دن چڑھے

وَّ [1]	هُمۡ	يَلۡعَبُوۡنَ (98)	اَفَاَمِنُوۡا [8]	مَكۡرَ اللّٰهِ ۚ
اس حال میں کہ	وہ سب	وہ سب کھیل رہے ہوں	پھر کیا وہ سب نڈر ہو گئے ہیں	اللہ کی تدبیر (سے)

فَلَا يَاۡمَنُ [11]	مَكۡرَ اللّٰهِ	اِلَّا	الۡقَوۡمُ [10]	الۡخٰسِرُوۡنَ ع (99)
تو نہیں نڈر ہوتے	اللہ کی تدبیر (سے)	مگر	(وہ) لوگ	(جو) سب خسارہ پانے والے (ہیں)

ع 12 6 2

اَوَ [8]	لَمۡ يَهۡدِ [12] [9]	لِلَّذِيۡنَ	يَرِثُوۡنَ	الۡاَرۡضَ
اور کیا	نہیں رہنمائی کی	(اُن لوگوں) کی جو	وہ سب وارث بنتے ہیں	زمین (کے)

مِنۡۢ بَعۡدِ [13]	اَهۡلِهَآ	اَنۡ	لَّوۡ	نَشَآءُ
(ہلاکت کے) بعد	اُسکے رہنے والوں (کی)	(اس بات نے) کہ	اگر	ہم چاہیں

اَصَبۡنٰهُمۡ [5] [6]	بِذُنُوۡبِهِمۡ ۚ [6] [7]	وَنَطۡبَعُ	عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ [14] [6]
(تو) ہم سزا دیں اُنہیں	اُن کے گناہوں کے سبب	اور ہم مہر لگا دیں	اُن کے دلوں پر

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] وَ کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی ترجمہ کیا جاتا ہے۔

[2] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[3] فعل کے شروع میں علامت لَ تاکید کی علامت ہے جس کا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[4] ات جمع مؤنث کی علامت ہے، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[5] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[6] هُمۡ یا هِمۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں یا اُن کو اور اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ انکا یا اپنا کیا جاتا ہے۔

[7] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[8] جب بھی اَ کے بعد وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[10] قَوۡمٌ میں چونکہ بہت سے افراد شامل ہوتے ہیں اس لیے اس کا ترجمہ لوگوں کیا گیا ہے۔

[11] لَا کے بعد فعل کے آخر میں پیش ہو تو اس میں کام نہ کرنے کی خبر ہوتی ہے۔

[12] لَمۡ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[13] اگر لفظ بَعۡدِ سے پہلے مِنۡ ہو تو اس کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

[14] یعنی گناہوں کے نتیجے میں صرف عذاب ہی نہیں آتے بلکہ دلوں پر قفل بھی لگ جاتے ہیں تو بڑے بڑے عذاب بھی انہیں غفلت سے نہیں جگاتے۔

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿95﴾	اس حال میں کہ وہ شعور نہیں رکھتے تھے۔ ﴿95﴾
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا	اور اگر واقعی بستیوں والے ایمان لے آتے
وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ	اور تقویٰ اختیار کرتے (تو) ضرور ہم کھول دیتے اُن پر
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	آسمان سے اور زمین سے برکتیں
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ	اور لیکن اُنہوں نے جھٹلایا تو ہم نے اُنہیں پکڑ لیا
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿96﴾	اس وجہ سے جو وہ کمایا کرتے تھے۔ ﴿96﴾
اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى	تو کیا بستیوں والے (اس سے) نڈر ہو گئے ہیں
اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا	کہ اُن کے پاس ہمارا عذاب رات کو آ جائے
وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿97﴾ ط	اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے ہوں۔ ﴿97﴾ ط
اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى	اور کیا بستیوں والے (اس سے) نڈر ہو گئے ہیں
اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى	کہ اُن کے پاس ہمارا عذاب دن چڑھے آ جائے
وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿98﴾	اس حال میں کہ وہ کھیل رہے ہوں۔ ﴿98﴾
اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ج	پھر کیا وہ اللہ کی تدبیر سے نڈر ہو گئے ہیں
فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ	تو اللہ کی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے
اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿99﴾ ع 12/6/2	مگر خسارہ پانے والے لوگ ہی۔ ﴿99﴾ ع
اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ	اور کیا (ان واقعات نے) اُن (لوگوں) رہنمائی نہیں کی جو
يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ	زمین کے وارث بنتے ہیں
مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ	اُسکے رہنے والوں (کی ہلاکت) کے بعد کہ اگر ہم چاہیں
اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ج	(تو) ہم اُنہیں اُن کے گناہوں کی سزا دیں
وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اور ہم اُن کے دلوں پر مہر لگا دیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَا	لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
يَشْعُرُوْنَ	عقل وشعور، لاشعور۔
وَ	شان وشوکت، رحم وکرم۔
اَهْلَ	اہل وعیال، اہل بیت۔
الْقُرٰٓى	قریہ قریہ، ام القریٰ۔
اٰمَنُوْا	امن، ایمان، مؤمن۔
اتَّقَوْا	تقویٰ، متقی۔
لَفَتَحْنَا	افتتاح، فتح، فاتح، مفتوح۔
عَلَيْهِمْ	علیحدہ، علی الاعلان۔
بَرَكٰتٍ	برکت، برکات، تبرک۔
مِّنَ	منجانب، من وعن۔
السَّمَآءِ	ارض وسما، کتب سماویہ۔
الْاَرْضِ	ارض وسما، قطعہ اراضی۔
فَاَخَذْنٰهُمْ	اخذ، ماخوذ، مواخذہ کرنا۔
كَذَّبُوْا	کذب بیانی، کذاب۔
بِمَا	ماحول، ماتحت، ماجرا۔
يَكْسِبُوْنَ	کسب حلال، وہبی وکسبی۔
ضُحًى	شمس الضحیٰ، صلوٰۃ الضحیٰ۔
يَلْعَبُوْنَ	لہوولعب۔
مَكْرَ	مکروفریب، مکار۔
اِلَّا	الاماشاءاللہ، الا قلیل۔
الْقَوْمُ	قوم، قومیت، اقوام۔
الْخٰسِرُوْنَ	خسارہ، خائب وخاسر۔
يَهْدِ	ہدایت، ہادیٔ برحق۔
يَرِثُوْنَ	وارث، وراثت، ورثاء۔
بَعْدِ	بعد از طعام، بعد از کلام۔
اَهْلِهَآ	اہل علاقہ، اہل خانہ۔
نَشَآءُ	ماشاءاللہ، ان شاءاللہ۔
نَطْبَعُ	طبع، طباعت، مطبوعات۔
قُلُوْبِهِمْ	قلبی تعلق، امراض قلب۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ [1][2] (100)	تِلْكَ [3]	الْقُرٰى	نَقُصُّ
تو نہ وہ سب (کچھ) سنتے ہوں	یہ	بستیاں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں

عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ [4]	وَ	لَقَدْ	جَآءَتْهُمْ
آپ پر	ان کی خبریں	اور	بلاشبہ یقیناً	آئے ان کے پاس

رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ ۚ	فَمَا [1][5]	كَانُوْا [6]
اُن کے رسول	واضح دلائل کے ساتھ	پس نہ	ہوتے وہ سب

لِيُؤْمِنُوْا	بِمَا [5][7]	كَذَّبُوْا	مِنْ قَبْلُ ؕ
کہ وہ سب ایمان لاتے	(اس) پر جسے	وہ سب جھٹلا چکے (تھے)	(اس) سے پہلے

كَذٰلِكَ	يَطْبَعُ اللّٰهُ [8]	عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ (101)	وَ	مَا [5]
اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے اللہ	سب کافروں کے دلوں پر	اور	نہیں

وَجَدْنَا [9]	لِاَكْثَرِهِمْ	مِّنْ عَهْدٍ ۚ [4][10]	وَ	اِنْ [11]
ہم نے پایا	ان کے اکثر کے لیے	کوئی عہد (پورا کرنا)	اور	بیشک

وَّجَدْنَآ [9]	اَكْثَرَهُمْ	لَفٰسِقِيْنَ (102)	ثُمَّ
ہم نے پایا	ان میں سے اکثر (کو)	یقیناً سب فاسق (ہیں)	پھر

بَعَثْنَا [9]	مِنْۢ بَعْدِهِمْ [4]	مُّوْسٰى	بِاٰيٰتِنَآ [7]
ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ (کو)	اپنی آیات کے ساتھ

اِلٰى فِرْعَوْنَ	وَ	مَلَا۟ئِهٖ	فَظَلَمُوْا [1]
فرعون کی طرف	اور	اسکے سرداروں (کی طرف)	تو ان سب نے ظلم کیا

بِهَا ۚ [7]	فَانْظُرْ [1]	كَيْفَ	كَانَ [6]
اُن کے ساتھ	پھر آپ دیکھیں	کیسے	ہوا

عَاقِبَةُ	الْمُفْسِدِيْنَ [12] (103)	وَ	قَالَ	مُوْسٰى
انجام	سب فساد کرنے والوں (کا)	اور	کہا	موسیٰ (نے)

يٰفِرْعَوْنُ	اِنِّيْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (104) لا
اے فرعون!	بیشک میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب (کی طرف) سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو یا چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] هُمْ اور یہ دونوں کا ملا کر ترجمہ وہ کیا گیا ہے۔

[3] تِلْكَ کا اصل ترجمہ وہ ہے قرآن مجید میں ذٰلِكَ، تِلْكَ، اُولٰٓئِكَ کا استعمال بہت زیادہ ہوا ہے یہ تینوں عموماً بات میں زور ڈالنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں اور ان تینوں کا ترجمہ وہ ہوتا ہے لیکن ضرورتاً یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

[4] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[5] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[6] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[7] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[8] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں اور فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اس کا فاعل ہوتا ہے۔

[9] نَا سے پہلے اگر سکون ہو تو ترجمہ ہم یا ہم نے کیا جاتا ہے۔

[10] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] اِنْ دراصل اِنَّ تھا تخفیف کے لیے یہ اِنْ استعمال ہوا ہے۔

[12] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿100﴾	تو وہ (کچھ) نہ سنیں۔ ﴿100﴾
تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ	یہ بستیاں ہیں ہم آپ پر بیان کرتے ہیں
مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ	ان کی کچھ خبریں، اور بلاشبہ یقیناً ان کے پاس آئے
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ	اُن کے رسول واضح دلائل کے ساتھ
فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا	تو وہ (ایسے) نہ ہوئے کہ وہ ایمان لاتے
بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ	اُس پر جسے وہ اس سے پہلے جھٹلا چکے تھے
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ	اسی طرح اللہ مُہر لگا دیتا ہے
عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿101﴾	کافروں کے دلوں پر۔ ﴿101﴾
وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ	اور ہم نے ان کے اکثر کے لیے نہیں پایا
مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ	کوئی عہد (کا نباہ) اور بے شک
وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿102﴾	ہم نے ان میں سے اکثر کو یقیناً فاسق ہی پایا۔ ﴿102﴾
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى	پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ کو بھیجا
بِاٰيٰتِنَآ	اپنی آیات کے ساتھ
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ	فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف
فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ	تو اُنہوں نے اُن کے ساتھ ظلم کیا
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ	پھر دیکھیے کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿103﴾	فساد کرنے والوں کا انجام۔ ﴿103﴾
وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ	اور موسیٰ نے کہا اے فرعون!
اِنِّىْ رَسُوْلٌ	بے شک میں رسول ہوں
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿104﴾ لا	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔ ﴿104﴾ لا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَا	:لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
يَسْمَعُوْنَ	:سمع وبصر، آلہ سماعت۔
الْقُرٰى	:قریہ قریہ بستی بستی۔
نَقُصُّ	:قصہ، قصہ گوئی۔
عَلَيْكَ	:علیحدہ، علی العموم۔
مِنْ	:من حیث القوم، منجانب۔
اَنْۢبَآئِهَا	:نبی، نبوت، انبیاء۔
رُسُلُهُمْ	:رسول، رسالت، مرسل۔
بِالْبَيِّنٰتِ	:بیان، مبیّنہ طور پر۔
لِيُؤْمِنُوْا	:امن، ایمان، مؤمن۔
بِمَا	:ماحول، ماتحت، ماجرا۔
كَذَّبُوْا	:کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
قَبْلُ	:قبل از کلام، قبل از طعام۔
كَذٰلِكَ	:کماحقہ، کالعدم۔
يَطْبَعُ	:طبع، طباعت، مطبوعات۔
قُلُوْبِ	:قلبی تعلق، امراض قلب۔
الْكٰفِرِيْنَ	:کفر، کافر، کفار۔
وَجَدْنَا	:وجود، موجود، ایجاد۔
لِاَكْثَرِهِمْ	:لہٰذا، الحمد للہ۔
لِاَكْثَرِهِمْ	:اکثر، کثرت، کثیر۔
عَهْدٍ	:عہد وپیمان، ایفائے عہد۔
لَفٰسِقِيْنَ	:فسق وفجور، فاسق وفاجر۔
بَعَثْنَا	:بعث بعد الموت، بعثت۔
اِلٰى	:مرسل الیہ، مکتوب الیہ۔
فَظَلَمُوْا	:ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
فَانْظُرْ	:نظر، نظارہ، منظر، تناظر۔
كَيْفَ	:کیفیت، بہر کیف، کوائف۔
عَاقِبَةُ	:عاقبت نااندیش۔
الْمُفْسِدِيْنَ	:فساد، فسادی، مفسد۔
الْعٰلَمِيْنَ	:الہ العالمین، عالم برزخ۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

حَقِيْقٌ [1]	عَلٰٓى اَنْ [2]	لَّآ اَقُوْلَ	عَلَى اللّٰهِ
(میں) قائم ہوں	(اس) پر کہ	میں نہ کہوں	اللّٰہ پر

اِلَّا	الْحَقَّ ؕ	قَدْ [3]	جِئْتُكُمْ [4]	بِبَيِّنَةٍ [4][5]
مگر	حق	یقیناً	میں لایا ہوں تمہارے پاس	واضح دلیل

مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَرْسِلْ [6]	مَعِیَ	بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ (105)
تمہارے رب (کی طرف) سے	چنانچہ تو بھیج	میرے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)

قَالَ	اِنْ [2]	كُنْتَ	جِئْتَ [4]	بِاٰيَةٍ [4][5][7]
اس (فرعون) نے کہا	اگر	ہے تو	تو لایا	کوئی نشانی

فَاْتِ [6]	بِهَآ	اِنْ [2]	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (106)
تو تو لے آ	اس کو	اگر	ہے تو	سچوں میں سے

فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا [6][8]	هِیَ	ثُعْبَانٌ
تو اُس نے ڈال دیا	اپنی لاٹھی (کو)	تو اچانک (تھی)	وہ	اژدھا

مُّبِيْنٌ (107) ۚۖ	وَّ نَزَعَ	يَدَهٗ	فَاِذَا [8][6]	هِیَ
واضح	اور اس نے نکالا	اپنا ہاتھ	تو اچانک	وہ

ع 13 9 3

بَيْضَآءُ	لِلنّٰظِرِيْنَ (108) ع	قَالَ	الْمَلَاُ [9]
سفید (تھا)	دیکھنے والوں کے لیے	کہا	سرداروں (نے)

مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اِنَّ [10]	هٰذَا	لَسٰحِرٌ [11]	عَلِيْمٌ [12] (109) لا
فرعون کی قوم میں سے	بیشک	یہ	یقیناً جادوگر (ہے)	بہت علم والا

يُّرِيْدُ	اَنْ	يُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ ج
وہ چاہتا ہے	کہ	وہ نکال دے تمہیں	تمہاری زمین سے

فَمَاذَا [6]	تَاْمُرُوْنَ (110)	قَالُوْٓا	اَرْجِهْ [13]	وَ
تو کیا	تم سب حکم (مشورہ) دیتے ہو	وہ سب کہنے لگے	تو مہلت دے اُسے	اور

اَخَاهُ	وَ	اَرْسِلْ [14]	فِی الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ [15] (111) لا
اُس کے بھائی (کو)	اور	تو بھیج	شہروں میں	سب جمع کرنے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] یہ اصل میں اِنِّیْ حَقِيْقٌ ہے جیسا کہ اس سے پہلے اِنِّیْ رَسُوْلٌ گزرا ہے، یعنی میں اس پر ثابت ہوں یا مجھ پر لازم ہے یا میں اس لائق ہوں۔

[2] علامت اَنْ کا ترجمہ کہ اور اِنْ کا ترجمہ اگر ہوتا ہے۔

[3] قَدْ فعل کے شروع میں تاکید کی علامت ہے۔

[4] جِئْتُ کا اصل ترجمہ ہے میں آیا اور اگر اس کے بعد علامت بِ ہو تو ترجمہ آیا کی بجائے لایا کیا جاتا ہے پھر علامت بِ کا الگ ترجمہ نہیں کیا جاتا۔

[5] ةٍ واحد مؤنث کی علامت ہے۔

[6] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر، سو اور کبھی چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[7] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] اِذَا کا ترجمہ کبھی جب اور کبھی اچانک بھی ہوتا ہے۔

[9] فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں پیش ہو وہ اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[10] اِنَّ شروع میں تاکید کی علامت ہے۔

[11] اسم کے شروع میں لَ تاکید کی علامت ہے جسکا ترجمہ بلاشبہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے

[12] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] اَرْجِهْ دراصل اَرْجِئْهُ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے ء کو حذف کر کے ہ کو ساکن کیا گیا ہے۔

[14] فعل کے شروع میں اَ اور آخر میں جزم ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے

[15] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

حَقِیۡقٌ عَلٰۤی اَنۡ	(میں) پوری طرح قائم ہوں اس پر کہ
لَّاۤ اَقُوۡلَ عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الۡحَقَّ ؕ	میں اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہوں
قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِبَیِّنَۃٍ	یقیناً میں تمہارے پاس واضح دلیل لایا ہوں
مِّنۡ رَّبِّکُمۡ	تمہارے رب کی طرف سے
فَاَرۡسِلۡ مَعِیَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿105﴾ؕ	چنانچہ تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج۔ ﴿105﴾ؕ
قَالَ اِنۡ کُنۡتَ جِئۡتَ بِاٰیَۃٍ	اس نے کہا، اگر تو کوئی نشانی لایا ہے
فَاۡتِ بِہَاۤ	تو اُسے تو لے آ
اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿106﴾	اگر تو سچوں میں سے ہے۔ ﴿106﴾
فَاَلۡقٰی عَصَاہُ	تو اُس نے اپنی لاٹھی کو ڈال دیا
فَاِذَا ہِیَ ثُعۡبَانٌ مُّبِیۡنٌ ﴿107﴾ۚۖ	تو اچانک وہ واضح اژدھا تھی۔ ﴿107﴾ۚۖ
وَّ نَزَعَ یَدَہٗ	اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا
ع 13 9 3 فَاِذَا ہِیَ بَیۡضَآءُ لِلنّٰظِرِیۡنَ ﴿108﴾ع	تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید تھا۔ ﴿108﴾ع
قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ	فرعون کی قوم میں سے سرداروں نے کہا
اِنَّ ہٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیۡمٌ ﴿109﴾ۙ	بے شک یہ یقیناً بڑا دانا جادوگر ہے۔ ﴿109﴾ۙ
یُّرِیۡدُ اَنۡ یُّخۡرِجَکُمۡ	وہ چاہتا ہے کہ تمہیں (جادو کے ذریعے) نکال دے
مِّنۡ اَرۡضِکُمۡ ۚ	تمہاری سرزمین سے
فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ﴿110﴾	تو تم کیا حکم (مشورہ) دیتے ہو۔ ﴿110﴾
قَالُوۡۤا اَرۡجِہۡ وَ اَخَاہُ	وہ کہنے لگے مہلت دے دو اسے اور اسکے بھائی کو
وَ اَرۡسِلۡ فِی الۡمَدَآئِنِ	اور تو شہروں میں بھیج
حٰشِرِیۡنَ ﴿111﴾ۙ	جمع کرنے والے۔ ﴿111﴾ۙ

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

عَلٰۤی	علیحدہ، علی الاعلان۔
اِلَّا	الاماشاءاللہ، الا قلیل۔
الۡحَقَّ	حق و باطل، حقیقت۔
بِبَیِّنَۃٍ	بیان، مبیّنہ طور پر۔
فَاَرۡسِلۡ	رسول، مرسل، رسالت۔
مَعِیَ	مع اہل وعیال، معیّت۔
بَنِیۡۤ	ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
بِاٰیَۃٍ	آیت، آیات قرآنی۔
الصّٰدِقِیۡنَ	صداقت، صدق دل۔
فَاَلۡقٰی	القاء۔
عَصَاہُ	عصائے موسیٰ، عصا بردار۔
نَزَعَ	نزع، وقت نزع۔
یَدَہٗ	ید بیضا، رفع الیدین۔
بَیۡضَآءُ	ابیض، ید بیضاء۔
لِلنّٰظِرِیۡنَ	الحمدللہ، لہٰذا / نظر، نظارہ۔
قَالَ	قول، اقوال، مقولہ۔
مِنۡ	منجانب، من حیث القوم۔
قَوۡمِ	قوم، قومیت، اقوام عالم۔
ہٰذَا	حامل رقعہ ہذا، لہٰذا۔
لَسٰحِرٌ	سحر، ساحر، سحر بیانی۔
عَلِیۡمٌ	علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
یُّرِیۡدُ	ارادہ، مرید، مراد۔
یُّخۡرِجَکُمۡ	خارج، خروج، اخراج۔
اَرۡضِکُمۡ	ارض وسما، قطعہ اراضی۔
تَاۡمُرُوۡنَ	امر، آمر، مامور، امور۔
اَخَاہُ	اخوت، مواخات۔
اَرۡسِلۡ	رسول، مرسل، رسالت۔
فِی	فی الحال، فی الحقیقت۔
الۡمَدَآئِنِ	مدینہ طیبہ، مدینۃ الرسول۔
حٰشِرِیۡنَ	حشر، روز محشر، حشر و نشر۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

يَأْتُوْكَ [1]	بِكُلِّ سٰحِرٍ	عَلِيْمٍ (112)	وَجَآءَ
وہ سب لے آئیں تیرے پاس	ہر جادوگر کو	بہت علم والے	اور آئے

السَّحَرَةُ [2][3]	فِرْعَوْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	لَنَا [4]
جادوگر	فرعون (کے پاس)	وہ سب کہنے لگے	بے شک	ہمارے لیے

لَاَجْرًا [5]	اِنْ	كُنَّا	نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ [6] (113)	قَالَ
یقیناً کوئی انعام (ہوگا)	اگر	ہوئے ہم	ہم ہی سب غالب	اس نے کہا

نَعَمْ	وَاِنَّكُمْ	لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (114)	قَالُوْا
ہاں!	اور یقیناً تم	ضرور مقرب لوگوں میں سے (ہوگے)	اُن سب نے کہا

يٰمُوْسٰٓى	اِمَّآ [7]	اَنْ	تُلْقِيَ	وَاِمَّآ [7]	اَنْ
اے موسیٰ!	یا	یہ کہ	توڈالے	اور یا	یہ کہ

نَّكُوْنَ	نَحْنُ	الْمُلْقِيْنَ (115)	قَالَ	اَلْقُوْا [8] ج
ہم ہوں	ہم	(پہلے) سب ڈالنے والے	اس نے کہا	تم سب ڈالو

فَلَمَّآ [9]	اَلْقَوْا [8]	سَحَرُوْٓا	اَعْيُنَ النَّاسِ
پھر جب	اُن سب نے ڈال دیں (جادو کی چیزیں)	اُنہوں نے جادو کر دیا	لوگوں کی آنکھوں (پر)

وَ	اسْتَرْهَبُوْهُمْ	وَجَآءُوْ [10][11]	بِسِحْرٍ	عَظِيْمٍ [12] (116)
اور	ان سب نے اُنہیں ڈرایا	اور وہ سب لائے	جادو	بہت بڑا

وَ	اَوْحَيْنَآ	اِلٰى مُوْسٰٓى	اَنْ اَلْقِ	عَصَاكَ [13] ج
اور	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	یہ کہ توڈال دے	اپنی لاٹھی

فَاِذَا [14]	هِيَ	تَلْقَفُ [15]	مَا	يَاْفِكُوْنَ (117) ج
تو اچانک	وہ	نگلنے لگی	جو	وہ سب جھوٹ موٹ بنا رہے (تھے)

فَوَقَعَ [9]	الْحَقُّ [3]	وَبَطَلَ	مَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ (118) ج
پس ثابت ہوگیا	حق	اور باطل ہوگیا	جو	وہ سب تھے	وہ سب کرتے

فَغُلِبُوْا [9]	هُنَالِكَ	وَانْقَلَبُوْا	صٰغِرِيْنَ (119) ج
تو وہ سب مغلوب ہوگئے	وہاں	اور وہ سب لوٹے	سب ذلیل (ہوکر)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔
2. اَلسَّحَرَةُ میں ةَ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ وہ جمع کے لیے ہے۔
3. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔
4. لَنَا میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہو جاتا ہے۔
5. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔
6. نَحْنُ کے بعد اَلْ میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔
7. اِمَّآ حرف شرط ہے دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
8. اَلْقُوْا میں حکم کا مفہوم ہے اور اَلْقَوْا میں گزرے ہوئے زمانے میں کام کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔
9. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو، چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔
10. یہاں جَآءُوْ کے آخر میں وْ جمع کی علامت ہے اور "ا" قرآنی کتابت میں نہیں ہے۔
11. جَآءُوْ کا اصل ترجمہ آئے ہے اگر اس کے بعد لفظ بِ ہو تو ترجمہ لائے ہوتا ہے اور پھر علامت بِ کا الگ ترجمہ نہیں کیا جاتا۔
12. اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔
13. كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
14. اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔
15. تَ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہے۔

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿112﴾	(کہ) وہ تیرے پاس ہر دانا جادوگر کو لے آئیں۔ ﴿112﴾
وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ	(چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور جادوگر فرعون کے پاس آ پہنچے
قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا	وہ کہنے لگے بیشک ہمارے لیے یقیناً کوئی انعام ہوگا
اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿113﴾	اگر ہم ہی غالب ہوئے۔ ﴿113﴾
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ	اس نے کہا: ہاں اور یقیناً تم (مزید)
لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿114﴾	ضرور میرے مقرب لوگوں میں سے ہوگے۔ ﴿114﴾
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ	اُنہوں نے کہا اے موسیٰ! یا یہ کہ تو ڈالے
وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿115﴾	اور یا یہ کہ ہم ہی (پہلے) ڈالنے والے ہوں۔ ﴿115﴾
قَالَ اَلْقُوْا ۚ	اس نے کہا تم ڈالو
فَلَمَّآ اَلْقَوْا	پھر جب اُنہوں نے (جادو کی چیزیں) ڈال دیں
سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ	(تو) اُنہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا
وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ	اور اُنہیں ڈرا دیا
وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿116﴾	اور وہ بہت بڑا جادو لائے۔ ﴿116﴾
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى	اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی
اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا	یہ کہ تو (بھی) اپنی لاٹھی ڈال دے تو اچانک
هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿117﴾ ج	وہ (انکو) نگلنے لگی جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔ ﴿117﴾ ج
فَوَقَعَ الْحَقُّ	پس حق ثابت ہو گیا
وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿118﴾ ج	اور جو کچھ وہ کر رہے تھے وہ باطل ہوگیا۔ ﴿118﴾ ج
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ	تو وہ وہاں مغلوب ہو گئے
وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿119﴾ ج	اور وہ ذلیل و خوار ہو کر لوٹے۔ ﴿119﴾ ج

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

بِكُلِّ : کل نمبر، کل تعداد، کلی طور پر۔
سٰحِرٍ : سحر، ساحر، مسحور کن آواز۔
عَلِيْمٍ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
وَ : شان و شوکت، رحم و کرم۔
فِرْعَوْنَ : فرعون، فرعونیت۔
قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ۔
لَاَجْرًا : اجر، اجرت، اجر عظیم۔
الْغٰلِبِيْنَ : غالب، غلبہ، مغلوب۔
لَمِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الْمُقَرَّبِيْنَ : قرب، قریب، قرابت۔
تُلْقِيَ : القاء۔
يٰمُوْسٰٓى : یا اللہ، یا رحمن، یا رحیم۔
اَعْيُنَ : عینی شاہد، معاینہ، عین سامنے۔
النَّاسِ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
عَظِيْمٍ : عظیم، عظمت، معظم، تعظیم۔
اَوْحَيْنَآ : وحی، وحی متلو، وحی الٰہی۔
اِلٰى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
عَصَاكَ : عصائے موسیٰ عصا بردار۔
مَا : ماحول، ماجرا، ماورائے عدالت۔
فَوَقَعَ : واقع، وقائع نگار، وقوعہ۔
الْحَقُّ : حق و باطل، حق گوئی، حقوق۔
بَطَلَ : حق و باطل، زعم باطل۔
يَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
فَغُلِبُوْا : غالب، غلبہ، ظن غالب۔
انْقَلَبُوْا : انقلاب، انقلابی اقدام۔

وَ اُلْقِيَ [1]	السَّحَرَةُ [2]	سٰجِدِيْنَ ج (120)	قَالُوْٓا
اور گرا دیے گئے	جادو گر	سب سجدے (کی حالت میں)	ان سب نے کہا

اٰمَنَّا	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [3] (121) لا	رَبِّ مُوْسٰى	وَ
ہم ایمان لائے	تمام جہانوں کے رب پر	موسیٰ کے رب (پر)	اور

هٰرُوْنَ (122)	قَالَ	فِرْعَوْنُ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ [3]
ہارون کے (رب پر)	کہا	فرعون (نے)	(کیا) تم ایمان لے آئے ہو	اس پر

قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ [4]	لَكُمْ [5] ج	اِنَّ
(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تم کو	بے شک

هٰذَا	لَمَكْرٌ [6]	مَّكَرْتُمُوْهُ [7]	فِي الْمَدِيْنَةِ
یہ	یقیناً ایک چال (ہے)	(جو کہ) تم سب نے چلی ہے وہ	شہر میں

لِتُخْرِجُوْا	مِنْهَآ	اَهْلَهَا ج	فَسَوْفَ
تاکہ تم سب نکال دو	اس (شہر) سے	اُس کے رہنے والوں (کو)	تو عنقریب

تَعْلَمُوْنَ (123)	لَاُقَطِّعَنَّ [8]	اَيْدِيَكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ
تم سب جان لوگے	یقیناً ضرور میں کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ	ثُمَّ	لَاُصَلِّبَنَّكُمْ [8]	اَجْمَعِيْنَ [9] (124)
مخالف سمت سے	پھر	یقیناً ضرور میں سولی پر چڑھاؤں گا تمہیں	سب کو

قَالُوْٓا	اِنَّآ [10]	اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ [11] ج (125)
ان سب نے کہا	یقیناً ہم	اپنے رب کی طرف	سب لوٹنے والے (ہیں)

وَمَا [12]	تَنْقِمُ	مِنَّآ [13]	اِلَّآ	اَنْ
اور نہیں	تو بدلہ لے رہا	ہم سے	مگر	یہ کہ

اٰمَنَّا	بِاٰيٰتِ رَبِّنَا [14]	لَمَّا	جَآءَتْنَا [14] ط
ہم ایمان لائے ہیں	اپنے رب کی آیات پر	جب	وہ آئی ہیں ہمارے پاس

رَبَّنَآ [15]	اَفْرِغْ [16]	عَلَيْنَا	صَبْرًا
(اے) ہمارے رب!	توڈال	ہم پر	صبر

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

2 اَلسَّحَرَةُ میں ۃ واحد مؤنث نہیں بلکہ جمع کے لیے ہے۔

3 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

4 اٰذَنَ دراصل اَأْذَنَ تھا دوسرے ہمزے کو الف سے بدل کر کھڑی زبر دی گئی ہے۔

5 لَكُمْ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

6 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 تُمْ کے بعد کوئی اور علامت لگانی ہو تو تُمْ اور اس علامت کے درمیان وُ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

8 لَ اور نّ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

9 اَجْمَعِيْنَ کا ترجمہ سب ہے اس لیے يْنَ کا الگ ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

10 اِنَّا دراصل اِنَّ+نَا کا مجموعہ ہے، تخفیف کے لیے ایک نون گرا ہوا ہے۔

11 شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

12 کبھی مَا کا ترجمہ نہیں بھی کیا جاتا ہے۔

13 مِنَّا دراصل مِنْ+نَا کا مجموعہ ہے۔

14 ات اور تْ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

15 یہ دراصل يَا رَبَّنَا تھا، شروع سے يَا تخفیف کے لیے گرا ہوا ہے، اسی کا ترجمہ اے کیا گیا ہے۔

16 فعل کے شروع میں اَ اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ	اور جادوگر گرا دیے گئے
سٰجِدِيْنَ ﴿120﴾ صلے	سجدے کی حالت میں۔ ﴿120﴾ صلے
قَالُوْٓا اٰمَنَّا	اُنھوں نے کہا ہم ایمان لائے
بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿121﴾ لا	تمام جہانوں کے رب پر۔ ﴿121﴾ لا
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿122﴾	موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔ ﴿122﴾
قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ	فرعون نے کہا (کیا) تم اس پر ایمان لے آئے ہو
قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج	اس سے پہلے کہ میں تمھیں اجازت دوں
اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ	بیشک یہ یقیناً ایک چال ہے (جو کہ) تم نے چلی ہے وہ
فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ	(اس) شہر میں تاکہ تم نکال دو اس (شہر) سے
اَهْلَهَا ج	اُس کے رہنے والوں کو
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿123﴾	تو عنقریب تم جان لوگے۔ ﴿123﴾
لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ	ضرور بالضرور (پہلے تو) میں تمھارے ہاتھ کاٹ دوں گا
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ	اور تمھارے پاؤں مخالف سمت سے
ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿124﴾	پھر بلاشبہ ضرور میں تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا۔ ﴿124﴾
قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا	اُنھوں نے کہا: یقیناً ہم اپنے رب کی طرف
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿125﴾ ج	لوٹنے والے ہیں۔ ﴿125﴾ ج
وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ	اور تو ہم سے بدلہ نہیں لے رہا
اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا	مگر (صرف اس کا) کہ ہم ایمان لائے ہیں
بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ط	اپنے رب کی آیات پر جب وہ ہمارے پاس آئی ہیں
رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا	اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر ڈال دے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اُلْقِيَ: القاء۔
- السَّحَرَةُ: سحر، ساحر، مسحور کن آواز۔
- سٰجِدِيْنَ: سجدہ، مسجود ملائکہ، ساجد۔
- قَالُوْٓا: قول، اقوال، مقولہ۔
- اٰمَنَّا: امن، ایمان، مؤمن۔
- الْعٰلَمِيْنَ: عالم اسلام، عالم عقبیٰ۔
- قَبْلَ: قبل از کلام، قبل از طعام۔
- اٰذَنَ: اذن عام، اذن الٰہی۔
- هٰذَا: لہٰذا، مسجد ہذا۔
- لَمَكْرٌ: مکر و فریب، مکار۔
- فِي: فی الحال، فی الفور، فی زمانہ۔
- لِتُخْرِجُوْا: خارج، خروج، اخراج۔
- مِنْهَآ: منجانب، من حیث القوم۔
- اَهْلَهَا: اہل محلہ، اہل بیت۔
- تَعْلَمُوْنَ: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- لَاُقَطِّعَنَّ: قطع تعلق، قطع رحمی۔
- اَيْدِيَكُمْ: ید بیضاء، رفع الیدین۔
- خِلَافٍ: خلاف، مخالف، مختلف۔
- لَاُصَلِّبَنَّكُمْ: صلیب، صلیبی جنگیں۔
- اَجْمَعِيْنَ: جمع، جمیع، جامع، مجمع۔
- اِلٰى: مرسل الیہ، مکتوب الیہ۔
- رَبَّنَا: ربوبیت، رب العالمین۔
- مُنْقَلِبُوْنَ: انقلاب، انقلابی اقدام۔
- تَنْقِمُ: انتقام، انتقامی کاروائی۔
- مِنَّآ: منجانب، من حیث القوم۔
- اِلَّآ: الا ماشاء اللہ، الا قلیل۔
- اٰمَنَّا: امن، ایمان، مؤمن۔
- بِاٰيٰتِ: آیت، آیات قرآنی۔
- عَلَيْنَا: علیحدہ، علی الاعلان۔
- صَبْرًا: صبر، صابر، صبر و شکر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ع 14 18 4

وَ	تَوَفَّنَا [1][2]	مُسۡلِمِيۡنَ ع (126)	وَقَالَ
اور	توفوت کر ہمیں	(اس حال میں کہ) سب فرمانبردار ہوں	اور کہا

الۡمَلَاُ	مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ	اَ	تَذَرُ	مُوۡسٰى
سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	کیا	تو چھوڑے رکھے گا	موسیٰ (کو)

وَقَوۡمَهٗ [3]	لِيُفۡسِدُوۡا [4]	فِى الۡاَرۡضِ	وَ	يَذَرَكَ [5]
اور اس کی قوم (کو)	تاکہ وہ سب فساد پھیلائیں	زمین میں	اور	وہ چھوڑ دے تجھے

وَ	اٰلِهَتَكَ [5] ط	قَالَ	سَنُقَتِّلُ [6]	اَبۡنَآءَهُمۡ
اور	تیرے معبودوں (کو)	اس نے کہا	عنقریب ہم قتل کردینگے	اُنکے بیٹوں (کو)

وَ	نَسۡتَحۡيٖ	نِسَآءَهُمۡ ج	وَ	اِنَّا [7]	فَوۡقَهُمۡ
اور	ہم زندہ رہنے دیں گے	اُن کی عورتوں (بیٹیوں) کو	اور	بیشک ہم	اُن کے اُوپر

قٰهِرُوۡنَ (127)	قَالَ	مُوۡسٰى	لِقَوۡمِهِ [3][8]	اسۡتَعِيۡنُوۡا [9]
سب قابو رکھنے والے (ہیں)	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	تم سب مدد طلب کرو

بِاللّٰهِ	وَ	اصۡبِرُوۡا ج	اِنَّ	الۡاَرۡضَ	لِلّٰهِ [8] قف
اللہ سے	اور	تم سب صبر کرو	بیشک	زمین	اللہ کی (ہے)

يُوۡرِثُهَا	مَنۡ	يَّشَآءُ	مِنۡ عِبَادِهٖ [3] ط	وَالۡعَاقِبَةُ [10]
وہ وارث بناتا ہے اس کا	جس کو	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور (اچھا) انجام

لِلۡمُتَّقِيۡنَ (128)	قَالُوۡۤا	اُوۡذِيۡنَا	مِنۡ قَبۡلِ
سب متقی لوگوں کے لیے (ہے)	ان سب نے کہا	ہم تکلیف دیے گئے	(اس) سے پہلے

اَنۡ	تَاۡتِيَنَا	وَ	مِنۡۢ بَعۡدِ مَا [11][12]	جِئۡتَنَا ط
کہ	تو آتا ہمارے پاس	اور	(اس کے) بعد (بھی) کہ	تو آیا ہمارے پاس

قَالَ	عَسٰى	رَبُّكُمۡ	اَنۡ	يُّهۡلِكَ
اس نے کہا	قریب ہے (کہ)	تمہارا رب	یہ کہ	وہ ہلاک کردے

عَدُوَّكُمۡ [13]	وَ	يَسۡتَخۡلِفَكُمۡ [13]	فِى الۡاَرۡضِ
تمہارے دشمن (کو)	اور	وہ جانشین بنادے تمہیں	زمین میں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 علامت تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

2 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے زبر یا زیر ہو تو اس نَا کا ترجمہ ہمیں کیا جاتا ہے۔

3 ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

4 فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ کبھی تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

5 كَ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تجھے کیا جاتا ہے اور اگر كَ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

6 جس فعل کے شروع میں یَ، تَ، اَ، نَ، ہو اس فعل میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں لیکن جب شروع سَ آجائے تو پھر صرف مستقبل کے لیے فعل خاص ہو جاتا ہے۔

7 اِنَّا دراصل اِنَّ+نَا کا مجموعہ ہے، تخفیف کے لیے ایک نون گرا ہوا ہے۔

8 لِ کا اصل ترجمہ کے لیے ہے قَالَ، يَقُوۡلُ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے

9 لفظ کے شروع میں اِسۡتَ میں طلب و چاہت کا مفہوم ہوتا ہے۔

10 ة واحد مؤنث کی علامت ہے، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

11 اگر لفظ بَعۡدِ سے پہلے مِنۡ ہو تو اس کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

12 اگر لفظ بَعۡدِ کے بعد مَا ہو تو اس کا ترجمہ کہ کیا جاتا ہے۔

13 علامت كُمۡ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

ع 14 18 4

وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿126﴾	اور تو ہمیں اس حال میں فوت کر کہ (ہم) فرمانبردار ہوں ﴿126﴾
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اور فرعون کی قوم میں سے سرداروں نے کہا:
اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ	کیا تو موسیٰ اور اُس کی قوم کو چھوڑے رکھے گا
لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ	تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں
وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ	اور وہ تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دے
قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ	اس نے کہا عنقریب ہم اُنکے بیٹوں کو قتل کر دیں گے
وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ	اور ہم اُن کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رہنے دیں گے
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿127﴾	اور بیشک (اس معاملے میں) ہم اُن پر غالب ہیں۔ ﴿127﴾
قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ	موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا:
اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ	تم اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو (یعنی ثابت قدم رہو)
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۟	بے شک زمین (تو) اللہ کی ہے
يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ	وہ اس کا جس کو چاہتا ہے وارث بناتا ہے
مِنْ عِبَادِهٖ ؕ	اپنے بندوں میں سے
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿128﴾	اور (اچھا) انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔ ﴿128﴾
قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا	اُنہوں نے کہا ہمیں تکلیف دی گئی ہے
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا	اس سے پہلے کہ تو ہمارے پاس آتا
وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ	اور اس کے بعد (بھی) کہ تو ہمارے پاس آتا
قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ	اس نے کہا کہ تمہارا رب قریب ہے
اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ	کہ وہ تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے
وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ	اور وہ تمہیں زمین میں جانشین بنادے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

تَوَفَّنَا: فوت، وفات، فوتگی۔
مُسْلِمِيْنَ: مسلمان، اسلام تسلیم۔
مِنْ: منجانب، من حیث القوم۔
قَوْمِ: قوم، قومیت، اقوام عالم۔
لِيُفْسِدُوْا: فساد، مفسد، فسادی لوگ۔
فِي: فی الحال، فی الفور، فی زمانہ۔
الْاَرْضِ: ارض و سما، قطعہ اراضی۔
اٰلِهَتَكَ: الٰہ العالمین، الوہیت۔
سَنُقَتِّلُ: قتل، قاتل، مقتول، قتال۔
اَبْنَآءَهُمْ: ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
وَ: لیل و نہار، رحم و کرم۔
نَسْتَحْيٖ: احیات جاوداں، احیائے سنت
نِسَآءَهُمْ: تربیت نسواں، نسوانیت۔
فَوْقَهُمْ: فوق، فوقیت، مافوق الفطرت۔
قٰهِرُوْنَ: قہر الٰہی، عبد القہار۔
قَالَ: قول، اقوال، اقوال زریں۔
اسْتَعِيْنُوْا: اعانت، استعانت، تعاون۔
اصْبِرُوْا: صبر جمیل، صبر و تحمل، صابر۔
الْاَرْضَ: ارض و سما، ارض مقدس۔
يُوْرِثُهَا: وارث، وراثت، ورثاء۔
يَّشَآءُ: ماشاء اللہ، ان شاء اللہ۔
عِبَادِهٖ: عبد، عابد، معبود، عبادت۔
الْعَاقِبَةُ: عاقبت نااندیش۔
لِلْمُتَّقِيْنَ: تقویٰ، متقی۔
اُوْذِيْنَا: اذیت، اذیتیں، ایذا رسانی۔
قَبْلِ: قبل از وقت، قبل الکلام۔
بَعْدِ: نماز کے بعد، کھانے کے بعد۔
يُّهْلِكَ: ہلاک، ہلاکت، مہلک۔
عَدُوَّكُمْ: عدوّ، اعداء، عداوت۔
يَسْتَخْلِفَكُمْ: خلیفہ، خلافت، خلف۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ع 15 / 3 / 5

فَيَنظُرَ [1]	كَيْفَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿129﴾ ع	وَ	لَقَدْ [2]	اَخَذْنَآ
پھر وہ دیکھے	کیسے	تم سب عمل کرتے ہو	اور	بلاشبہ یقیناً	ہم نے پکڑا

اٰلَ فِرْعَوْنَ	بِالسِّنِيْنَ [3]	وَنَقْصٍ	مِّنَ الثَّمَرٰتِ [4]
آل فرعون (کو)	قحط سالیوں سے	اور نقصان (کرکے)	پھلوں سے

لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ [5] ﴿130﴾	فَاِذَا	جَآءَتْهُمُ [4]	الْحَسَنَةُ [4]
تاکہ وہ	وہ سب نصیحت پکڑیں	تو جب	آئی اُن پر	خوشحالی (تو)

قَالُوْا	لَنَا هٰذِهٖ ج	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ [4]
سب کہتے (ہیں)	یہ ہمارا (حق ہے)	اور	اگر	پہنچتی اُنہیں

سَيِّئَةٌ [4]	يَّطَّيَّرُوْا [6]	بِمُوْسٰى [3]	وَ	مَنْ
کوئی تکلیف (تو)	وہ سب نحوست کا باعث ٹھہراتے ہیں	موسیٰ کو	اور	جو

مَّعَهٗ ط	اَلَآ	اِنَّمَا [7]	طٰٓئِرُهُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ
اُس کے ساتھ (ہیں)	خبردار	درحقیقت	اُن کی نحوست (تو)	اللہ کے پاس (ہے)

وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ [8] ﴿131﴾	وَ	قَالُوْا
اور لیکن	اُنکے اکثر	نہیں وہ سب جانتے	اور	ان سب نے کہا

مَهْمَا	تَاْتِنَا	بِهٖ [3]	مِنْ اٰيَةٍ [4]	لِّتَسْحَرَنَا
جو بھی	تولائے گا ہمارے پاس	اُس کو	کسی نشانی سے	تاکہ تو جادو کرے ہم پر

بِهَا [3] لا	فَمَا [9] [1]	نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِيْنَ [10] [9] ﴿132﴾
اُسکے ذریعے	تو نہیں	ہم	آپ پر	ہرگز سب ایمان لانیوالے

فَاَرْسَلْنَا [1]	عَلَيْهِمُ	الطُّوْفَانَ [11]	وَالْجَرَادَ [12]	وَالْقُمَّلَ [13]
چنانچہ ہم نے بھیجا	اُن پر	طوفان	اور ٹڈی دل	اور جوئیں

وَالضَّفَادِعَ [14]	وَ	الدَّمَ [15]	اٰيٰتٍ [4]	مُّفَصَّلٰتٍ [16] [4] قف
اور مینڈک (جمع)	اور	خون	(جو) نشانیاں (تھیں)	الگ الگ

فَاسْتَكْبَرُوْا [1]	وَ	كَانُوْا	قَوْمًا	مُّجْرِمِيْنَ [10] ﴿133﴾
پھر اُن سب نے تکبر کیا	اور	وہ سب تھے	لوگ	سب جرم کرنے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] علامت فَ کا ترجمہ کبھی پس، تو، پھر، سو اور چنانچہ کیا جاتا ہے۔

[2] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[3] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بوجہ کیا جاتا ہے۔

[4] ات، ت اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں۔

[5] يَذَّكَّرُوْنَ اصل میں يَتَذَكَّرُوْنَ تھا تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے گرامر کے اصول کے مطابق تَ کو ذ سے بدل کر ذ میں مدغم کیا گیا ہے۔

[6] يَطَّيَّرُوْا اصل میں يَتَطَيَّرُوْا تھا تَ کو طَ سے بدل کر طَ میں مدغم کیا گیا ہے۔

[7] علامت اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں حصر کا مفہوم ہوتا ہے کہ بے شک یونہی ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

[8] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[9] علامت مَا کے بعد اگر بِ ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

[10] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[11] طوفان سے مراد سیلاب، کثرت بارش یا کثرت اموات ہے۔

[12] اَلْجَرَادَ سے مراد ٹڈی دل جو غلوں، پھلوں کی فصلوں کو چٹ کر جاتے ہیں۔

[13] اَلْقُمَّلَ سے مراد جوئیں ہیں جو انکے جسم کپڑوں اور بالوں میں انکو پریشان کرتی تھیں

[14] اَلضَّفَادِعَ یہ مینڈک تھے جو ان کے کھانوں اور بستروں میں ہر جگہ موجود تھے

[15] اَلدَّمَ سے مراد نکسیر کی بیماری جس سے وہ عاجز آگئے تھے۔

[16] مُفَصَّلٰتٍ یعنی یہ تمام معجزات ان کے پاس وقفے وقفے سے آئے۔

15 ع 3 5

فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿129﴾	پھر وہ دیکھے (کہ) تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ﴿129﴾
وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آل فرعون کو پکڑا
بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ	قحط سالیوں سے اور پھلوں میں سے نقصان کرکے
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿130﴾	تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ ﴿130﴾
فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ	توجب اُن پر خوشحالی آتی (تو)
قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ	کہتے: یہ ہمارا (حق) ہے
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ	اور اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچتی
يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى	(تو) نحوست کا باعث ٹھہراتے موسیٰ کو
وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ	اور (اُن کو) جو اُس کے ساتھ تھے، خبردار
اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ	بیشک انکی نحوست صرف اللہ کے پاس ہے اور لیکن
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿131﴾ وَقَالُوْا	اُن کے اکثر نہیں جانتے۔ ﴿131﴾ اور انہوں نے کہا
مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ	جو بھی تو ہمارے پاس لائے گا کوئی نشانی
لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ	تاکہ تو ہم پر اُس کے ذریعے جادو کرے
فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿132﴾	تو ہم تجھ پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ﴿132﴾
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ	چنانچہ ہم نے اُن پر بھیجا
الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ	طوفان اور ٹڈی دل
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ	اور جوئیں اور مینڈک اور خون
اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫	(جو) الگ الگ نشانیاں تھیں
فَاسْتَكْبَرُوْا	پھر (بھی) اُنہوں نے تکبر کیا
وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿133﴾	اور وہ مجرم لوگ تھے۔ ﴿133﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَيَنْظُرَ	:نظر، نظارہ، منظر، تناظر۔
كَيْفَ	:کیفیت، بہر کیف، کوائف
تَعْمَلُوْنَ	:عمل، عامل، معمول۔
وَ	:شان وشوکت، رحم وکرم۔
اَخَذْنَآ	:اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
اٰلَ	:آل واولاد، آل رسول۔
نَقْصٍ	:نقص، تنقیص، نقائص۔
مِّنَ	:منجانب، من حیث القوم۔
الثَّمَرٰتِ	:ثمر، ثمرات۔
يَذَّكَّرُوْنَ	:ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔
الْحَسَنَةُ	:حسن، احسان، بدعت حسنہ۔
قَالُوْا	:قول، اقوال، مقولہ۔
هٰذِهٖ	:حامل رقعہ ہذا، الہٰذا۔
تُصِبْهُمْ	:مصیبت، آلام ومصائب۔
سَيِّئَةٌ	:علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
مَّعَهٗ	:مع اہل وعیال، معیّت۔
عِنْدَ	:عندالطلب، عندیہ۔
اَكْثَرَهُمْ	:اکثر، کثیر، کثرت۔
لَا	:لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
يَعْلَمُوْنَ	:علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
اٰيَةٍ	:آیت، آیات قرآنی۔
لِّتَسْحَرَنَا	:سحر، ساحر، سحر بیانی۔
بِمُؤْمِنِيْنَ	:امن، ایمان، مؤمن۔
فَاَرْسَلْنَا	:رسول، مرسل، رسالت۔
عَلَيْهِمُ	:علیحدہ، علی الاعلان۔
الطُّوْفَانَ	:طوفان، طوفانی بارشیں۔
مُّفَصَّلٰتٍ	:فاصلہ، حدفاصل، فاصلے۔
فَاسْتَكْبَرُوْا	:کبیر، اکبر، تکبر، متکبر۔
قَوْمًا	:قوم، اقوام، قومیت۔
مُّجْرِمِيْنَ	:جرم، مجرم، جرائم۔

وَلَمَّا	وَقَعَ [1]	عَلَيۡهِمُ	الرِّجۡزُ	قَالُوۡا [1]
اور جب	واقع ہوتا	اُن پر	عذاب	(تو) سب کہتے

يٰمُوۡسَى	ادۡعُ	لَنَا [2]	رَبَّكَ	بِمَا [3]
اے موسیٰ!	تو دعا کر	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)	(اس) وجہ سے جو

عَهِدَ	عِنۡدَكَ ج	لَئِنۡ	كَشَفۡتَ [1]	عَنَّا [4]	الرِّجۡزَ
اُس نے عہد کر رکھا ہے	تیرے ہاں	یقیناً اگر	تو دور کر دے	ہم سے	(یہ) عذاب

لَنُؤۡمِنَنَّ [5]	لَكَ	وَ	لَنُرۡسِلَنَّ [5]	مَعَكَ
(تو) یقیناً ہم ضرور ایمان لے آئیں گے	آپ پر	اور	یقیناً ہم ضرور بھیجیں گے	تیرے ساتھ

بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿134﴾ ج	فَلَمَّا [6]	كَشَفۡنَا	عَنۡهُمُ	الرِّجۡزَ
بنی اسرائیل (کو)	پھر جب	ہم دور کر دیتے	اُن سے	عذاب (کو)

اِلٰۤى اَجَلٍ	هُمۡ	بٰلِغُوۡهُ [7]	اِذَا [8]	هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ [9] ﴿135﴾
ایک وقت تک (کہ)	وہ	سب پہنچنے والے ہوتے اُسکو	(تو) اچانک	وہ سب عہد توڑ دیتے

فَانۡتَقَمۡنَا [10] [6]	مِنۡهُمۡ	فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ [10] [11] [6]	فِي الۡيَمِّ
چنانچہ ہم نے انتقام لیا	اُن سے	پھر ہم نے غرق کر دیا انہیں	سمندر میں

بِاَنَّهُمۡ [3]	كَذَّبُوۡا	بِاٰيٰتِنَا [3]	وَكَانُوۡا	عَنۡهَا
(اس) وجہ سے کہ بیشک وہ	سب جھٹلاتے (تھے)	ہماری آیات کو	اور وہ سب تھے	اس سے

غٰفِلِيۡنَ ﴿136﴾	وَ	اَوۡرَثۡنَا [10] [12]	الۡقَوۡمَ	الَّذِيۡنَ	كَانُوۡا
سب غافل	اور	ہم نے وارث بنا دیا	(اُس) قوم (کو)	جو	سب تھے

يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ [13]	مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ [14]	وَ	مَغَارِبَهَا [14]
وہ سب کمزور سمجھے جاتے	زمین کے مشرقوں (کا)	اور	اس کے مغربوں (کا)

الَّتِيۡ	بٰرَكۡنَا [10]	فِيۡهَا ط	وَتَمَّتۡ [15]	كَلِمَتُ	رَبِّكَ
(وہ زمین کہ) جو	ہم نے برکت رکھی ہے	اس میں	اور پوری ہوگئی	بات	تیرے رب (کی)

الۡحُسۡنٰى [15]	عَلٰى بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ	بِمَا [3]	صَبَرُوۡا ط
بہترین	بنی اسرائیل پر	(اس) وجہ سے جو	ان سب نے صبر کیا

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[15] یہ فعل ماضی ہے شرطیہ جملے کا ترجمہ اسی طرح کیا جاتا ہے۔

[2] لَنَا میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[3] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[4] عَنَّا دراصل عَنۡ + نَا مجموعہ ہے۔

[5] علامت لَ اور نّ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[6] فَ کا ترجمہ کبھی پس، تو، پھر اور کبھی چنانچہ کیا جاتا ہے۔

[7] وۡا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[8] اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔

[9] علامت هُمۡ اور يَ دونوں کا ملا کر ترجمہ وہ کیا گیا ہے۔

[10] فعل کے آخر میں نَا سے پہلے اگر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[11] هُمۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں کیا جاتا ہے۔

[12] یہاں شروع میں "أ" فعل کے معنی میں تبدیلی لانے کے لیے ہے۔

[13] فعل کے شروع میں علامت يُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] مَشَارِق اور مَغَارِب جمع کے الفاظ ہیں جبکہ مشرق و مغرب تو واحد ہیں دراصل اس سے مراد شام و فلسطین کے تمام مشرقی اور مغربی حصے ہیں۔

[15] علامت تۡ اور ـٰى واحد مؤنث کی علامتیں ہیں الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ	اور جب اُن پر عذاب واقع ہوتا (تو)
قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ	کہتے اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر
بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ج	اس واسطے سے جو اُس نے تیرے ہاں عہد کر رکھا ہے
لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ	یقیناً اگر تو ہم سے (یہ) عذاب دور کر دے
لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ	(تو) یقیناً ہم ضرور آپ پر ایمان لے آئیں گے
وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ	اور یقیناً ضرور ہم تیرے ساتھ بھیجیں گے
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ج (134)	بنی اسرائیل کو۔ ج (134)
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ	پھر جب ہم اُن سے عذاب کو دور کر دیتے
اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ	ایک وقت تک (کہ) وہ اُس کو پہنچنے والے ہوتے
اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ (135)	(تو) اچانک وہ عہد توڑ دیتے۔ (135)
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	چنانچہ ہم نے اُن سے انتقام لیا
فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ	تو ہم نے انہیں سمندر میں غرق کر دیا
بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	اس وجہ سے کہ اُنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ (136)	اور وہ اِن سے غافل تھے۔ (136)
وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ	اور ہم نے اُس قوم کو وارث بنا دیا جو
كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ	کمزور سمجھے جاتے تھے
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا	زمین کے مشرقوں کا اور اس کے مغربوں کا
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ط	(وہ زمین) جس میں ہم نے برکت کر رکھی ہے
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى	اور تیرے رب کی بہترین بات پوری ہوگئی

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ط بنی اسرائیل پر، اس وجہ سے جو اُنھوں نے صبر کیا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ	:شام وسحر، رحم وکرم۔
وَقَعَ	:واقع، وقوع پذیر، وقوعہ۔
عَلَيْهِمْ	:علی لاعلان، علیحدہ۔
ادْعُ	:دعا، داعی، مدعی، مدعو۔
بِمَا	:ماحول، ماتحت، ماجرا۔
عَهِدَ	:عہد، ایفائے عہد، معاہدہ۔
عِنْدَكَ	:عندالطلب، عندیہ۔
لَنُؤْمِنَنَّ	:امن، ایمان، مؤمن۔
لَنُرْسِلَنَّ	:رسول، مرسل، رسالت۔
مَعَكَ	:مع اہل وعیال، معیّت۔
بَنِيْٓ	:بنی اسرائیل، ابن عباس۔
اِلٰٓى	:مرسل الیہ، مکتوب الیہ۔
اَجَلٍ	:اجل، فرشتۂ اجل۔
بٰلِغُوْهُ	:بلوغت، ابلاغ، مبلغ۔
فَانْتَقَمْنَا	:انتقام، انتقامی کاروائی۔
فَاَغْرَقْنٰهُمْ	:غرق، مستغرق۔
كَذَّبُوْا	:کذب بیانی، کاذب۔
اَوْرَثْنَا	:وارث، وراثت، ورثاء۔
يُسْتَضْعَفُوْنَ	:ضعف، ضعیف، ضعفا۔
مَشَارِقَ	:مشرق ومغرب۔
الْاَرْضِ	:ارض وسما، قطعہ اُراضی۔
مَغَارِبَهَا	:مغربی جانب، غربی علاقہ۔
بٰرَكْنَا	:برکت، برکات، مبارک۔
فِيْهَا	:فی الحال، فی الفور، فی زمانہ۔
تَمَّتْ	:اتمام حجت، تمام۔
كَلِمَتُ	:کلمہ، کلام، کلمات۔
الْحُسْنٰى	:حسن، اسمائے حسنیٰ۔
عَلٰى	:علیحدہ، علی الاعلان۔
بَنِيْٓ	:ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
صَبَرُوْا	:صبر جمیل، صبر وتحمل۔

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے آخر میں نَا سے پہلے اگر حرف ساکن ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[2] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[3] یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[4] فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[5] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[6] لَهُمْ میں لَ کے الگ ترجمے کی ضرورت نہیں ہے۔

[7] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ کچھ، ایک یا کوئی کیا گیا ہے۔

[8] اٰلِهَةٌ میں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ جمع کے لیے ہے۔

[9] یہاں وْا اور وْنَ دونوں کا ملا کر ترجمہ سب کیا گیا ہے۔

[10] "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا ہوتا ہے۔

[11] وَ کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی ترجمہ کیا جاتا ہے۔

[12] کُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

[13] فعل کے درمیان اگر شد ہو تو اس میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[14] کُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے کیا جاتا ہے۔

[15] ذٰلِكَ سے جن کے لیے اشارہ کیا جارہا ہو اگر وہ دو سے زیادہ ہوں تو یہ ذٰلِكَ سے ذٰلِكُمْ ہو جاتا ہے البتہ معنی وہی رہتا ہے۔

الربع

وَ	دَمَّرْنَا [1]	مَا [2]	كَانَ	يَصْنَعُ [3]	فِرْعَوْنُ [4]
اور	ہم نے برباد کر دیا	جو	تھا	بناتا	فرعون

وَقَوْمُهٗ	وَمَا	كَانُوْا	يَعْرِشُوْنَ (137)	وَجٰوَزْنَا [1]
اور اس کی قوم	اور جو	تھے وہ سب	وہ سب (محلات) بلند کرتے	اور ہم نے پار اُتارا

بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ [5]	الْبَحْرَ	فَاَتَوْا	عَلٰى قَوْمٍ
بنی اسرائیل کو	سمندر (سے)	تو وہ سب آئے	(ایسی) قوم پر

يَّعْكُفُوْنَ	عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ج [6] [7]	قَالُوْا	يٰمُوْسَى
وہ سب جمے بیٹھے (تھے)	اپنے کچھ بتوں پر	اُن سب نے کہا	اے موسٰی!

اجْعَلْ	لَّنَآ	اِلٰهًا [7]	كَمَا	لَهُمْ	اٰلِهَةٌ ط [8]
تو بنا دے	ہمارے لیے	ایک معبود	جس طرح	اُن کے لیے	معبود (ہیں)

قَالَ	اِنَّكُمْ	قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (138)	اِنَّ	هٰٓؤُلَآءِ
کہا (موسٰی نے)	بیشک تم	تم سب جاہل قوم ہو	بیشک	یہ (لوگ ہیں کہ)

مُتَبَّرٌ	مَّا [2]	هُمْ	فِيْهِ	وَبٰطِلٌ	مَّا [2]
تباہ کیا جانے والا (ہے)	جو (کہ)	وہ سب	اس میں (ہیں)	اور باطل (ہے)	جو

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [9] (139)	قَالَ	اَ [10]	غَيْرَ اللّٰهِ	اَبْغِيْكُمْ
وہ سب کر رہے ہیں	کہا (موسٰی نے)	کیا	اللہ کے سوا	میں تلاش کروں تمہارے لیے

اِلٰهًا [7]	وَّ [11]	هُوَ	فَضَّلَكُمْ [12]	عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (140)
کوئی (اور) معبود	حالانکہ	وہی ہے (جس نے)	فضیلت دی ہے تمہیں	تمام جہانوں پر

وَ	اِذْ	اَنْجَيْنٰكُمْ [12] [4]	مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ [12] [4]
اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں	فرعون کی آل سے	وہ سب پہنچاتے تھے تمہیں

سُوْٓءَ	الْعَذَابِ ج	يُقَتِّلُوْنَ [13]	اَبْنَآءَكُمْ [14]	وَ
بُرا	عذاب	وہ سب قتل کر دیتے (تھے)	تمہارے بیٹوں (کو)	اور

يَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَكُمْ ط [14]	وَ	فِيْ ذٰلِكُمْ [15]	بَلَآءٌ
وہ سب زندہ چھوڑ دیتے (تھے)	تمہاری عورتوں (کو)	اور	اس میں	آزمائش (تھی)

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَدَمَّرۡنَا مَا كَانَ يَصۡنَعُ فِرۡعَوۡنُ	اور ہم نے برباد کر دیا جو (کچھ) فرعون بناتا تھا
وَقَوۡمُهٗ وَمَا كَانُوۡا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿137﴾	اور اسکی قوم، اور جو وہ (محلات) بلند کرتے تھے۔ ﴿137﴾
وَجٰوَزۡنَا بِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ	اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اُتارا
فَاَتَوۡا عَلٰى قَوۡمٍ	تو وہ ایسی قوم پر آئے
يَّعۡكُفُوۡنَ عَلٰٓى اَصۡنَامٍ لَّهُمۡ ۚ	(جو) اپنے کچھ بتوں (کی عبادت) پر وہ جمے بیٹھے تھے
قَالُوۡا يٰمُوۡسَى اجۡعَلْ لَّنَاۤ	اُنہوں نے کہا: اے موسیٰ! تو ہمارے لیے بنادے
اِلٰهًا كَمَا لَهُمۡ اٰلِهَةٌ ؕ	ایک معبود، جس طرح اُن کے معبود ہیں
قَالَ اِنَّكُمۡ قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ ﴿138﴾	(موسیٰ نے) کہا: بیشک تم وہ قوم ہو (کہ) نادانی کرتے ہو۔ ﴿138﴾
اِنَّ هٰٓؤُلَۤاءِ مُتَبَّرٌ	بیشک یہ (ایسے) لوگ (ہیں کہ) تباہ کیا جانے والا ہے
مَّا هُمۡ فِيۡهِ	(وہ کام) جس میں وہ (مشغول) ہیں
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿139﴾	اور جو وہ کر رہے ہیں باطل ہے۔ ﴿139﴾
قَالَ اَغَيۡرَ اللّٰهِ	کہا (موسیٰ نے) کیا اللہ کے سوا
اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰهًا	میں تمہارے لیے کوئی (اور) معبود تلاش کروں
وَّهُوَ فَضَّلَكُمۡ	جبکہ وہی ہے (کہ) اُس نے تمہیں فضیلت دی ہے
عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿140﴾	تمام جہانوں پر۔ ﴿140﴾
وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ	اور جب ہم نے تمہیں فرعون کی آل سے نجات دی
يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ۚ	وہ تمہیں بُرا عذاب پہنچاتے تھے
يُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ	وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے
وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ	اور وہ تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے
وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ	اور اس میں آزمائش تھی

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَا	ماحول، ماتحت، ماجرا۔
يَصۡنَعُ	صنعت وتجارت، مصنوع۔
وَ	شان وشوکت، رحم وکرم۔
قَوۡمُهٗ	قوم، اقوام، قومیت۔
يَعۡرِشُوۡنَ	فرش وعرش۔
جٰوَزۡنَا	تجاوز، متجاوز، تجاوزات۔
الۡبَحۡرَ	بحر قلزم، بحیرۂ عرب۔
عَلٰى	علی الاعلان، علی العموم۔
يَعۡكُفُوۡنَ	عاکف، اعتکاف، معتکفین۔
اَصۡنَامٍ	صنم، صنم کدہ۔
قَالُوۡا	قول، اقوال، مقولہ۔
اِلٰهًا، اٰلِهَةٌ	الٰہ العالمین، اُلوہیت۔
كَمَا	کالعدم، کماحقہ/ماحول۔
تَجۡهَلُوۡنَ	جاہل، جہالت، مجہول۔
فِيۡهِ	فی الحال، فی الفور، فی زمانہ۔
بٰطِلٌ	حق وباطل، ادیان باطلہ۔
يَعۡمَلُوۡنَ	عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
غَيۡرَ	غیر، اغیار، غیر اللہ۔
فَضَّلَكُمۡ	فضل، فضیلت، افضل۔
الۡعٰلَمِيۡنَ	عالم اسلام، عالم کفر۔
اَنۡجَيۡنٰكُمۡ	نجات، فرقہ ناجیہ۔
اٰلِ	آل واولاد، آل رسول۔
سُوۡٓءَ	علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
الۡعَذَابِ	عذاب قبر، عذاب جہنم۔
يُقَتِّلُوۡنَ	قتل، قاتل، مقتول، قتال۔
اَبۡنَآءَكُمۡ	ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
يَسۡتَحۡيُوۡنَ	حیائے سنت، حیات۔
نِسَآءَكُمۡ	تربیت نسواں، نسوانیت۔
فِىۡ	اظہار مافی الضمیر، فی زمانہ۔
بَلَاۤءٌ	بلا، ابتلا وآزمائش، مبتلا۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ع 16 12 6

مِّنْ رَّبِّكُمْ [1]	عَظِيْمٌ [2] ع (141)	وَ	وٰعَدْنَا [3]	مُوْسٰى
تمہارے رب (کی طرف) سے	بہت بڑی	اور	ہم نے وعدہ کیا	موسیٰ (سے)

ثَلٰثِيْنَ	لَيْلَةً	وَّ	اَتْمَمْنٰهَا [3]	بِعَشْرٍ
تیس	راتوں (کا)	اور	ہم نے پورا کیا اُسے	(مزید) دس (راتوں) سے

فَتَمَّ	مِيْقَاتُ	رَبِّهٖٓ	اَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً ج
تو پوری ہوگئی	مقرر مدت	اس کے رب (کی)	چالیس	راتیں

وَقَالَ	مُوْسٰى	لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ [4]	اخْلُفْنِيْ [5]	فِيْ قَوْمِيْ
اور کہا	موسیٰ (نے)	اپنے بھائی ہارون سے	تو میرا جانشین رہ	میری قوم میں

وَاَصْلِحْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ [6]	سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ [7] (142)
اور تو اصلاح کرتے رہنا	اور	تم پیروی نہ کرنا	فساد کرنے والوں کے راستے (کی)

وَلَمَّا	جَآءَ	مُوْسٰى	لِمِيْقَاتِنَا	وَكَلَّمَهٗ	رَبُّهٗ لا
اور جب	آئے	موسیٰ	ہماری مقررہ مدت پر	اور بات کی اُس سے	اُس کے رب (نے)

قَالَ	رَبِّ [8]	اَرِنِيْٓ [5]	اَنْظُرْ	اِلَيْكَ ط
کہنے لگے	(اے میرے) رب!	مجھے دکھا (کہ)	میں دیکھوں	تیری طرف

قَالَ	لَنْ	تَرٰىنِيْ [5]	وَلٰكِنِ	انْظُرْ	اِلَى الْجَبَلِ
(اللہ نے) فرمایا	ہرگز نہیں	تو دیکھ سکے گا مجھے	اور لیکن	تو دیکھ	(اس) پہاڑ کی طرف

فَاِنِ	اسْتَقَرَّ	مَكَانَهٗ [9]	فَسَوْفَ	تَرٰىنِيْ ج [5]	فَلَمَّا [10]
پس اگر	وہ ٹھہرا رہا	اپنی جگہ (پر)	تو عنقریب	تو (بھی) دیکھ سکے گا مجھے	پھر جب

تَجَلّٰى [11]	رَبُّهٗ [9]	لِلْجَبَلِ [12]	جَعَلَهٗ [9]	دَكًّا	وَّخَرَّ
جلوہ ڈالا	اُسکے رب (نے)	پہاڑ پر	(تو) کر دیا اُسے	ریزہ ریزہ	اور گر پڑے

مُوْسٰى	صَعِقًا ج	فَلَمَّآ	اَفَاقَ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ [13]
موسیٰ	بے ہوش (ہوکر)	پھر جب	ہوش آیا	(تو) کہنے لگے	پاک ہے تو

تُبْتُ	اِلَيْكَ	وَ	اَنَا	اَوَّلُ	الْمُؤْمِنِيْنَ (143)
میں نے توبہ کی	تیری طرف	اور	میں	پہلا (ہوں)	ایمان لانے والوں (میں سے)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے کیا جاتا ہے۔
2. اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔
3. نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔
4. قَالَ وغیرہ کے بعد اگر لِ ہو تو ترجمہ عموماً سے کیا جاتا ہے۔
5. اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
6. لَا کے بعد فعل کے آخر میں حرف ساکن یا وْا ہو تو اس میں کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔
7. شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔
8. رَبِّ اصل میں یَارَبِّیْ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے شروع سے یَا اور آخر سے یْ گری ہوئی ہے اسی یْ کا ترجمہ میرے کیا گیا ہے۔
9. علامت ہٗ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسکا، یا اپنا اور فعل کے آخر میں ہو ترجمہ اسے کیا جاتا ہے۔
10. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور کبھی ورنہ کیا جاتا ہے۔
11. علامت تَ اور شد دونوں میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔
12. لِ کا عموماً ترجمہ کے لیے ہوتا اور کبھی ترجمہ پر بھی کیا جاتا ہے۔
13. كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے اور کبھی تو بھی ترجمہ کیا جاتا ہے، سُبْحٰنَكَ کا اصل ترجمہ تیری پاکی ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

ع 16 12 6

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿141﴾	تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی۔ ﴿141﴾
وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً	اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کی میعاد مقرر کی
وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ	اور ہم نے اُسے (مزید) دس (راتوں) سے پورا کیا
فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ	تو اسکے رب کی مقرر مدت چالیس راتیں پوری ہوگئی
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ	اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا
اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ	میری قوم میں میرا جانشین رہ اور اصلاح کرتے رہنا
وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿142﴾	اور فساد کرنے والوں کے راستے کی پیروی نہ کرنا۔ ﴿142﴾
وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا	اور جب موسیٰ ہماری مقررہ مدت پر آئے
وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ	اور اُس سے اُس کے رب نے بات کی
قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ	کہنے لگے اے میرے رب! مجھے دکھا
اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ	(کہ) میں تیری طرف دیکھوں
قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ	فرمایا: تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا
وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ	اور لیکن تو (اس) پہاڑ کی طرف دیکھ
فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ	سو اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا
فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ	تو عنقریب تو (بھی) مجھے دیکھ سکے گا
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ	پھر جب اُس کے رب نے پہاڑ پر جلوہ ڈالا (تو)
جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ	اُسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے
فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ	پھر جب ہوش آیا (تو) کہنے لگے تو پاک ہے
تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا	میں نے توبہ کی تیری طرف، اور میں
اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿143﴾	ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔ ﴿143﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مِّنْ : منجانب، من حیث القوم۔
عَظِيْمٌ : عظیم، معظم، تعظیم۔
وٰعَدْنَا : وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
لَيْلَةً : لیل ونہار، لیلۃ القدر۔
اَتْمَمْنٰهَا : اتمام حجت، تمام۔
بِعَشْرٍ : عشرہ مبشرہ، عاشورہ محرم۔
مِيْقَاتُ : میقاتِ حج، وقت، اوقات۔
وَ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
لِاَخِيْهِ : اخوت، مؤاخات اسلام۔
اخْلُفْنِيْ : خلیفہ، خلافت، خلف۔
فِيْ : فی الوقت، فی الحال۔
قَوْمِيْ : قوم، اقوام، قومیت۔
اَصْلِحْ : اصلاح، اعمال صالحہ۔
تَتَّبِعْ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
سَبِيْلَ : فی سبیل اللہ، سبیل نکالنا۔
كَلَّمَهٗ : کلمہ، کلام، کلمات، متکلم۔
اَرِنِيْۤ، تَرٰىنِيْ : رویت ہلال، مرئی وغیر مرئی۔
اَنْظُرْ : نظر، نظارہ، منظر، تناظر۔
لٰكِنِ : لیکن۔
اِلَى : مرسل الیہ، رجوع الی اللہ۔
الْجَبَلِ : جبل اُحد، جبل رحمت۔
اسْتَقَرَّ : اقرار، اقرارنامہ، استقرار۔
مَكَانَهٗ : کون ومکان، مکانات، مکین۔
تَجَلّٰى : تجلی کعبہ، نور کی تجلی۔
لِلْجَبَلِ : جبل اُحد، جبل رحمت۔
اَفَاقَ : افاقہ ہوا۔
سُبْحٰنَكَ : تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
تُبْتُ : توبہ، تائب، توبۃ النصوحہ۔
الْمُؤْمِنِيْنَ : امن، ایمان، مؤمن۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَالَ	يٰمُوْسٰٓى	اِنِّيْ	اصْطَفَيْتُكَ [1]	عَلَى النَّاسِ	بِرِسٰلٰتِيْ [2]
فرمایا	اے موسیٰ	بیشک میں	میں نے چن لیا ہے تجھے	لوگوں پر	اپنے پیغامات کے ساتھ

وَبِكَلَامِيْ [2]	فَخُذْ [3]	مَآ	اٰتَيْتُكَ [1]	وَكُنْ [4]
اور اپنے کلام کے ساتھ	پس تو پکڑ لے	جو	میں نے دیا ہے تجھے	اور تو ہو جا

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿144﴾	وَ	كَتَبْنَا	لَهٗ	فِي الْاَلْوَاحِ
شکر کرنے والوں میں سے	اور	ہم نے لکھ دی	اُس کے لیے	تختیوں میں

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	مَّوْعِظَةً	وَّتَفْصِيْلًا	لِّكُلِّ شَيْءٍ [5]
ہر چیز سے	نصیحت	اور تفصیل	ہر چیز کے لیے

فَخُذْهَا	بِقُوَّةٍ [2]	وَّاْمُرْ	قَوْمَكَ	يَاْخُذُوْا
تو پکڑ لے اِن کو	مضبوطی کے ساتھ	اور تو حکم دے	اپنی قوم کو (کہ)	وہ سب پکڑے رکھیں

بِاَحْسَنِهَا [2]	سَاُورِيْكُمْ [6] [7]	دَارَ	الْفٰسِقِيْنَ [8] ﴿145﴾
ان کی اچھی باتوں کو	عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	گھر	سب نافرمانوں (کا)

سَاَصْرِفُ [6]	عَنْ اٰيٰتِيَ	الَّذِيْنَ	يَتَكَبَّرُوْنَ [9]
عنقریب میں پھیر دوں گا	اپنی آیتوں سے	(اُن لوگوں کو) جو	وہ سب تکبر کرتے ہیں

فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ [2]	وَ	اِنْ	يَّرَوْا
زمین میں	ناحق (طریقے) سے	اور	اگر	وہ سب دیکھ لیں

كُلَّ	اٰيَةٍ	لَّا يُؤْمِنُوْا	بِهَا [2]	وَاِنْ
ہر	نشانی	(تو) وہ سب ایمان نہ لائیں	اس پر	اور اگر

يَّرَوْا	سَبِيْلَ الرُّشْدِ	لَا يَتَّخِذُوْهُ [10]	سَبِيْلًا
وہ سب دیکھ لیں	بھلائی کا راستہ	(تو) نہ وہ سب پکڑیں اُسے	(اپنے لیے) راستہ

وَاِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ الْغَيِّ	يَتَّخِذُوْهُ [10]
اور اگر	وہ سب دیکھ لیں	گمراہی کا راستہ	(تو) وہ سب پکڑ لیں اُسے

سَبِيْلًا	ذٰلِكَ [11]	بِاَنَّهُمْ [2]	كَذَّبُوْا
(اپنے لیے) راستہ	یہ	(اس) وجہ سے ہے کہ بیشک ان	سب نے جھٹلایا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] كَ اگر فعل کے آخر میں ہو تو تجھے کیا جاتا ہے۔

[2] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بوجہ کیا جاتا ہے۔

[3] خُذْ دراصل أَخُذْ سے ہے جس روٹ کے شروع میں أ ہو اس سے فعل امر بناتے ہوئے أ کو گرا دیا جاتا ہے مثلاً أمر سے مُرْ، أكل سے كُلْ اور أخذ سے خُذْ۔

[4] كُنْ دراصل كون سے بنا ہے جس روٹ کے درمیان میں و ہو اس سے فعل امر بناتے ہوئے و کو گرا دیا جاتا ہے مثلاً قَوْلٌ سے قُلْ، قَوْمٌ سے قُمْ اور كَوْنٌ سے كُنْ۔

[5] یعنی تمام اوامر ونواہی اور حلال وحرام کی تفصیل تھی۔

[6] علامت سَ فعل کے شروع میں آ کر اس کو مستقبل کے لیے خاص کر دیتی ہے۔

[7] علامت كُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

[8] دَارَ الْفٰسِقِيْنَ سے مراد یا تو نافرمانوں کا انجام ہے یا پھر اس سے مراد ہے کہ فاسقوں کے پر تمہیں حکمرانی دوں گا یعنی ملک شام پر۔

[9] علامت تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[10] علامت وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[11] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ	فرمایا: اے موسیٰ! بیشک میں نے تجھے ممتاز کیا ہے
عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ	لوگوں پر اپنے پیغامات اور اپنے (بلاواسطہ) کلام سے
فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ	پس جو میں نے تجھے دیا ہے (اسے) لے لے
وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿144﴾	اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔ ﴿144﴾
وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ	اور ہم نے اُس کے لیے لکھ دی (تورات کی) تختیوں میں
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً	ہر قسم کی نصیحت
وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ	اور ہر چیز کی تفصیل
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ	تو تو اِن کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے
وَّاْمُرْ قَوْمَكَ	اور تو اپنی قوم کو حکم دے
يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ	(کہ) وہ انکی اچھی باتوں کو پکڑے رکھیں (اور یہ بھی بتا دو کہ)
سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿145﴾	عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا۔ ﴿145﴾
سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ	عنقریب میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا
الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ	اُن (لوگوں) کو جو زمین میں تکبر کرتے ہیں
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ	ناحق (طریقے سے) اور اگر وہ ہر نشانی دیکھ لیں
لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ	(تو بھی) وہ اُن پر ایمان نہ لائیں
وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ	اور اگر وہ بھلائی کا راستہ دیکھ لیں
لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ	(تو) اُسے (اپنے لیے) راستہ نہ پکڑیں
وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ	اور اگر وہ گمراہی کا راستہ دیکھ لیں
يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ	(تو) اُسے (اپنے لیے) راستہ پکڑ لیں
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا	یہ اس وجہ سے ہے کہ بے شک اُنہوں نے جھٹلایا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَ :قول، اقوال، مقولہ۔
اصْطَفَيْتُكَ : مصطفیٰ، نظامِ مصطفوی۔
عَلَى :علی الاعلان، علی العموم۔
النَّاسِ :عوام الناس، عامۃ الناس۔
بِرِسٰلٰتِيْ :رسول، مرسل، ترسیل۔
وَ :شان وشوکت، رحم وکرم۔
بِكَلَامِيْ :کلام، متکلم، کلامِ الٰہی۔
فَخُذْ :اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
مَآ :ماحول، ماتحت، ماجرا۔
الشّٰكِرِيْنَ :شکر، شاکر، اظہار تشکر۔
كَتَبْنَا :کتاب، کاتب، کتابت۔
الْاَلْوَاحِ :لوح محفوظ، لوح وقلم۔
كُلِّ :کل نمبر، کل تعداد۔
مَّوْعِظَةً :وعظ، واعظ، وعظ ونصیحت۔
تَفْصِيْلًا :تفصیل، مفصل۔
فَخُذْهَا :اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
وَّاْمُرْ :امر، آمر، مامور، امور۔
بِاَحْسَنِهَا :احسن، احسان، محسن۔
سَاُورِيْكُمْ :رویت ہلال کمیٹی۔
دَارَ :دیارِ غیر، دار القرآن۔
الْفٰسِقِيْنَ :فسق وفجور، فاسق وفاجر۔
سَاَصْرِفُ :صرفِ نظر، صارف۔
يَتَكَبَّرُوْنَ :تکبر، متکبر، کبر۔
فِي :فی الحال، فی الفور۔
الْاَرْضِ :ارض وسما، قطعہ اراضی۔
لَّا :لاتعداد، لاعلاج، لاعلم۔
يُؤْمِنُوْا :امن، ایمان، مومن۔
سَبِيْلَ :اللہ کوئی سبیل نکالے گا۔
الرُّشْدِ :رشد وہدایت، مرشد۔
كَذَّبُوْا :کذب بیانی، کذاب، کاذب۔

بِاٰيٰتِنَا [1][2]	وَ	كَانُوْا	عَنْهَا	غٰفِلِيْنَ (146)	وَ
ہماری آیتوں کو	اور	وہ سب تھے	اُن سے	سب غافل	اور

الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا [1][2]	وَ	لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ [2]
(وہ لوگ) جن	سب نے جھٹلایا	ہماری آیات کو	اور	آخرت کی ملاقات (کو)

حَبِطَتْ [2]	اَعْمَالُهُمْ ؕ	هَلْ [3]	يُجْزَوْنَ [4]
ضائع ہو گئے	اُن کے اعمال	نہیں	وہ سب بدلہ دیے جائیں گے

اِلَّا	مَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ ع (147)	وَ	اتَّخَذَ
مگر	(اس کا) جو	وہ سب تھے	وہ سب عمل کرتے	اور	بنا لیا

ع 17 6 7

قَوْمُ مُوْسٰى	مِنْۢ بَعْدِهٖ [5]	مِنْ حُلِيِّهِمْ	عِجْلًا [6]
موسیٰ کی قوم (نے)	اس کے (جانے کے) بعد	اپنے زیورات سے	ایک بچھڑا

جَسَدًا [6]	لَّهٗ	خُوَارٌ ؕ	اَ	لَمْ يَرَوْا [7]
(جو) ایک جسم (تھا)	(اور) اس کی	گائے جیسی آواز (تھی)	کیا	اُن سب نے نہیں دیکھا

اَنَّهٗ	لَا	يُكَلِّمُهُمْ [8]	وَ	لَا	يَهْدِيْهِمْ [8]
کہ بیشک وہ	نہ	وہ بات کرتا ہے اُن سے	اور	نہ	وہ کوئی رہنمائی دیتا ہے اُنھیں

سَبِيْلًا ۘ [6]	اِتَّخَذُوْهُ [9]	وَ	كَانُوْا	ظٰلِمِيْنَ (148)
کسی راستے کی	اُن سب نے بنا لیا اُسے (معبود)	اور	وہ سب تھے	سب ظلم کرنے والے

وقف لازم

وَلَمَّا	سُقِطَ [10]	فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ	وَرَاَوْا
اور جب	گرایا گیا (اُنکے مونہوں کو)	اُنکے ہاتھوں میں	اور اُن سب نے دیکھا

اَنَّهُمْ	قَدْ	ضَلُّوْا ۙ	قَالُوْا	لَئِنْ
کہ بیشک وہ	یقیناً	وہ سب گمراہ ہو گئے (ہیں)	ان سب نے کہا	یقیناً اگر

لَّمْ يَرْحَمْنَا [11]	رَبُّنَا	وَيَغْفِرْ [7]	لَنَا	لَنَكُوْنَنَّ [12]
ہم پر رحم نہ کیا	ہمارے رب (نے)	اور اُس نے (نہ) بخشا	ہم کو	یقیناً ضرور ہم ہو جائیں گے

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (149)	وَلَمَّا	رَجَعَ	مُوْسٰٓى	اِلٰى قَوْمِهٖ
خسارہ پانے والوں میں سے	اور جب	لوٹے	موسیٰ	اپنی قوم کی طرف

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے　● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے　● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بوجہ کیا جاتا ہے۔

[2] ات، ۃ اور تُ مؤنث کی علامتیں ہیں، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] هَلْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اس هَلْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[4] فعل کے شروع میں یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[5] اگر لفظ بَعْدِ سے پہلے مِنْ ہو تو اس مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

[6] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ ایک یا کسی کیا گیا ہے۔

[7] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ ماضی میں کیا جاتا ہے اسی وجہ سے یَ کا ترجمہ وہ کی بجائے اُس یا اُن کیا جاتا ہے۔

[8] لَا کے بعد فعل کے آخر میں پیش ہو تو اس میں کام نہ کرنے کی خبر ہوتی ہے۔

[9] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[10] سُقِطَ فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے اور ہاتھوں میں گرایا جانا ایک محارہ ہے جسکا مفہوم ہے کہ جب وہ شرمندہ ہوئے یہ ندامت انہیں موسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے بعد ہوئی تھی جب انہوں نے ان کو ڈانٹا تھا۔

[11] یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[12] فعل کے شروع میں لَ اور آخر میں نَّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ یقیناً ضرور کیا گیا ہے۔

بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿146﴾	ہماری آیتوں کو اور وہ اُن سے غافل تھے۔ ﴿146﴾
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا
وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ	اور آخرت کی ملاقات کو (جھٹلایا)
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ	اُن کے اعمال ضائع ہو گئے
هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا	نہیں وہ بدلہ دیے جائیں گے مگر
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؏ ﴿147﴾ ع 17 6 7	اس کا جو وہ عمل کرتے تھے۔ ؏ ﴿147﴾
وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ	اور موسیٰ کی قوم نے اس کے (جانے کے) بعد بنالیا
مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا	اپنے زیورات سے ایک بچھڑا (جو) ایک جسم تھا (اور)
لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا	اسکی گائے جیسی آواز تھی کیا اُنہوں نے دیکھا نہیں
اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ	کہ بے شک وہ نہ اُن سے کوئی بات کرسکتا تھا
وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ وقف لازم	اور نہ وہ اُنہیں کوئی راہ دکھاسکتا تھا
اِتَّخَذُوْهُ	(پھر بھی) اُنہوں نے اُسے (معبود) بنالیا
وَ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿148﴾	اور وہ (اپنے آپ پر) ظلم کرنے والے تھے۔ ﴿148﴾
وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ	اور جب (ندامت) ان کے ہاتھوں میں ڈال دی گئی
وَرَاَوْا	(یعنی وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوئے) اور اُنہوں نے دیکھا
اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ	کہ بے شک وہ واقعی گمراہ ہو گئے ہیں
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا	کہنے لگے کہ یقیناً اگر ہم پر ہمارے رب نے رحم نہ کیا
وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ	اور ہمیں (نہ) بخشا (تو) بلاشبہ یقیناً ہم ہو جائیں گے
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿149﴾	خسارہ پانے والوں میں سے۔ ﴿149﴾
وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ	اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

بِاٰيٰتِنَا	آیت، قرآنی آیات۔
وَ	لیل و نہار، رحم و کرم۔
غٰفِلِيْنَ	غافل، غفلت۔
كَذَّبُوْا	کذب بیانی، کذاب۔
لِقَآءِ	ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
الْاٰخِرَةِ	آخرت، یوم آخرت۔
اَعْمَالُهُمْ	عمل، اعمال، معمول۔
يُجْزَوْنَ	جزاوسزا، جزاک اللہ خیراً۔
اِلَّا	الاماشاءاللہ، الاقلیل۔
مَا	ماحول، ماتحت، ماجرا۔
اتَّخَذَ	اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
قَوْمُ	قوم، قومیت، اقوام عالم۔
مِنْ	منجانب، من حیث القوم۔
بَعْدِهٖ	بعد از طعام، بعد از کلام۔
جَسَدًا	جسد، جسد خاکی۔
يَرَوْا	رویت ہلال کمیٹی۔
لَا	لاتعداد، لاعلاج، لامحالہ۔
يُكَلِّمُهُمْ	کلمہ، کلام، کلمات، متکلم۔
يَهْدِيْهِمْ	ہدایت، ہادی برحق۔
سَبِيْلًا	فی سبیل اللہ، سبیل نکالنا۔
اِتَّخَذُوْهُ	اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
ظٰلِمِيْنَ	ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
سُقِطَ	ساقط، اسقاط، سقوط ڈھاکہ۔
فِيْٓ	فی الحال، فی الفور، فی زمانہ۔
اَيْدِيْهِمْ	ید بیضا، رفع الیدین۔
ضَلُّوْا	ضلالت و گمراہی۔
يَرْحَمْنَا	رحم، رحمٰن، رحمت۔
يَغْفِرْ	مغفرت، استغفار۔
الْخٰسِرِيْنَ	خائب و خاسر، خسارہ۔
رَجَعَ	رجوع، رجعت پسندی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

غَضْبَانَ [1]	اَسِفًا ۙ	قَالَ	بِئْسَمَا	خَلَفْتُمُوْنِيْ [3][2]
بہت غصے (میں)	افسوس کرتے ہوئے	(تو) کہا	بری ہے جو	تم نے میری جانشینی کی

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ [4]	اَ	عَجِلْتُمْ	اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ
میرے بعد	کیا	تم نے جلدی کی	اپنے رب کے حکم (کے آنے سے)

وَ	اَلْقَى	الْاَلْوَاحَ	وَ	اَخَذَ	بِرَاْسِ اَخِيْهِ
اور	ڈال دیں	تختیاں	اور	پکڑ لیا	اپنے بھائی کے سر کو

يَجُرُّهٗٓ	اِلَيْهِ ۭ	قَالَ	ابْنَ اُمَّ [5]
وہ کھینچتے تھے اُسے	اپنی طرف	کہا (ہارون نے)	(اے میری) ماں کے بیٹے

اِنَّ	الْقَوْمَ	اسْتَضْعَفُوْنِيْ [6][3]	وَ	كَادُوْا
بیشک	قوم (نے)	ان سب نے مجھے کمزور سمجھا	اور	قریب تھا (کہ) وہ سب

يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ [3]	فَلَا تُشْمِتْ [7]	بِيَ	الْاَعْدَاۗءَ	وَ	لَا
وہ سب قتل کر دیتے مجھے	سو نہ تو خوش کر	مجھ پر	دشمنوں (کو)	اور	نہ

تَجْعَلْنِيْ [2][1]	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ [8] (150)	قَالَ	رَبِّ [9]
تو مجھے شامل کر	ظالم لوگوں کے ساتھ	کہا (موسیٰ نے)	(اے میرے) رب!

اغْفِرْ	لِيْ	وَ	لِاَخِيْ [10]	وَ	اَدْخِلْنَا [11]
تو بخش دے	مجھ کو	اور	میرے بھائی کو	اور	تو داخل فرما ہمیں

فِيْ رَحْمَتِكَ ڮ	وَاَنْتَ	اَرْحَمُ [12]	الرّٰحِمِيْنَ (151) ع
اپنی رحمت میں	اور تو	زیادہ رحم کرنے والا ہے	سب رحم کرنے والوں (سے)

ع 18 4 8

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوا	الْعِجْلَ
بے شک	(وہ لوگ) جن	سب نے بنایا (معبود)	بچھڑے (کو)

سَيَنَالُهُمْ [13]	غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ	وَذِلَّةٌ
عنقریب پہنچے گا اُنہیں	غضب	اُن کے رب (کی طرف) سے	اور ذلت

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ	وَكَذٰلِكَ [14]	نَجْزِي	الْمُفْتَرِيْنَ (152)
دنیوی زندگی میں	اور اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	بہتان باندھنے والوں (کو)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] تُمْ کے بعد کوئی اور علامت لگانی ہو تو تُمْ اور اس علامت کے درمیان وْ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[3] یْ فعل کے آخر میں آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے

[4] اگر لفظ بَعْدِ سے پہلے مِنْ ہو تو اس کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

[5] اصل میں یَا ابْنَ اُمِّيْ تھا تخفیف کے لیے شروع سے یَا اور آخر سے یْ کو گرایا گیا ہے اور آسانی کے لیے اُمَّ کی مَ کو زبر دی گئی ہے۔

[6] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[7] لَا کے بعد فعل کے آخر میں سکون ہو تو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[8] قوم میں چونکہ زیادہ افراد ہوتے ہیں اس لیے اس کے ساتھ الظّٰلِمِیْنَ جمع آیا ہے۔

[9] رَبِّ دراصل یَارَبِّيْ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے یَا اور آخر سے یْ کو گرایا ہے اسی لیے ترجمہ اے میرے کیا گیا ہے۔

[10] اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[11] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[12] یہاں اَ میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[13] یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[14] كَ اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، ترجمہ مثل، کی طرح کیا جاتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ	سخت غصے میں افسوس کرتے ہوئے (تو) کہا:
بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ	بری ہے جو تم نے میرے بعد میری جانشینی کی
اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ	کیا تم نے اپنے رب کے حکم کے آنے سے جلدی کی
وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ	اور اس نے (شدت غضب سے) تختیاں ڈال دیں
وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ	اور اپنے بھائی (ہارون) کے سر کو پکڑ لیا
يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ	اُسے اپنی طرف کھینچنے لگے، (ہارون نے) کہا:
ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ	اے میری ماں کے بیٹے بیشک قوم نے مجھے کمزور سمجھا
وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ	اور قریب تھے کہ وہ مجھے قتل کر دیتے
فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ	سو تو مجھ پر دشمنوں کو خوش نہ کر
وَلَا تَجْعَلْنِيْ	اور تو مجھے (شامل) نہ کر
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿150﴾	ظالم قوم کے ساتھ۔ ﴿150﴾
قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ	کہا: (موسیٰ نے) اے میرے رب! تو مجھے بخش دے
وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ڮ	اور میرے بھائی کو اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما
وَاَنْتَ اَرْحَمُ	اور تو زیادہ رحم کرنے والا ہے
الرّٰحِمِيْنَ ﴿151﴾ ع	سب رحم کرنے والوں سے۔ ﴿151﴾ ع 18/4/8
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ	بے شک جنہوں نے بچھڑے کو (معبود) بنایا
سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ	عنقریب اُنہیں غضب پہنچے گا
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ	اُنکے رب کی طرف سے اور ذلت (نصیب ہوگی)
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ	دنیوی زندگی میں، اور اسی طرح
نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿152﴾	ہم بہتان باندھنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ ﴿152﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- غَضْبَانَ: غیظ و غضب، غضبناک۔
- خَلَفْتُمُوْنِيْ: خلیفہ، خلافت، ناخلف۔
- مِنْ: منجانب، من حیث القوم۔
- بَعْدِيْ: بعد از طعام، بعد از کلام۔
- عَجِلْتُمْ: عجلت، مہر معجل۔
- اَمْرَ: امر، آمر، مامور، امور۔
- اَلْقٰى: القاء۔
- الْاَلْوَاحَ: لوح محفوظ، لوح و قلم۔
- وَ: شان و شوکت، رحم و کرم۔
- اَخَذَ: اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- بِرَاْسِ: راس المال، رئیس، رؤساء۔
- اَخِيْهِ: اخوت، مواخات۔
- اِلَيْهِ: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- قَالَ: قول، مقولہ، اقوال زریں۔
- ابْنَ: ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
- اُمَّ: اُم الخبائث، اُم الکتاب۔
- الْقَوْمَ: قوم، قومیت، اقوام عالم۔
- اسْتَضْعَفُوْنِيْ: ضعف، ضعیف، ضعفا۔
- يَقْتُلُوْنَنِيْ: قتل، قاتل، مقتول، قتال۔
- الْاَعْدَاۗءَ: عدوّ، اعداء، عداوت۔
- مَعَ: مع اہل و عیال، معیّت۔
- الظّٰلِمِيْنَ: ظلم، ظالم، مظلوم۔
- اغْفِرْ: مغفرت، استغفار۔
- اَدْخِلْنَا: داخل، داخلہ، مداخلت۔
- فِيْ: فی الحال، فی الواقع، فی زمانہ۔
- اَرْحَمُ: رحمت، رحم، رحیم، رحمٰن۔
- اتَّخَذُوْا: اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
- غَضَبٌ: غیظ و غضب، غضبناک۔
- كَذٰلِكَ: کماحقہ، کالعدم۔
- نَجْزِيْ: جزا و سزا، جزاک اللہ خیراً۔

وَالَّذِيْنَ	عَمِلُوا	السَّيِّاٰتِ [1]	ثُمَّ	تَابُوْا
اور جن	سب نے اعمال کیے	بُرے	پھر	اُن سب نے توبہ کی

مِنْۢ بَعْدِهَا [2]	وَ اٰمَنُوْٓا ز	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا [2]
اُن کے بعد	اور وہ سب ایمان لے آئے	بے شک	تیرا رب	اس کے بعد

لَغَفُوْرٌ [3]	رَّحِيْمٌ [3] (153)	وَلَمَّا	سَكَتَ	عَنْ مُّوْسَى
یقیناً بے حد بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	اور جب	(خاموش) ہوگیا	موسیٰ سے

الْغَضَبُ	اَخَذَ	الْاَلْوَاحَ صلے [4]	وَ	فِيْ نُسْخَتِهَا
غصہ	اس نے اُٹھا لیں	تختیاں	اور	اُن میں (جو) لکھا تھا

هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ [1]	لِّلَّذِيْنَ	هُمْ
(وہ) ہدایت	اور	رحمت (تھی)	(اُن لوگوں) کے لیے جو	وہ

لِرَبِّهِمْ	يَرْهَبُوْنَ (154)	وَ	اخْتَارَ	مُوْسٰى
اپنے رب سے	وہ سب ڈرتے ہیں	اور	چنے	موسیٰ (نے)

قَوْمَهٗ	سَبْعِيْنَ	رَجُلًا	لِّمِيْقَاتِنَا ج [5]	فَلَمَّآ
اپنی قوم (سے)	ستر	آدمی	ہمارے مقررہ وقت کے لیے	پھر جب

اَخَذَتْهُمُ [6] [1]	الرَّجْفَةُ [7] [1]	قَالَ	رَبِّ [8]	لَوْ
پکڑ لیا اُنہیں	زلزلے (نے)	کہا (موسیٰ نے)	(اے میرے) رب!	اگر

شِئْتَ	اَهْلَكْتَهُمْ [6]	مِّنْ قَبْلُ	وَ	اِيَّايَ ط	اَ
تو چاہتا	(تو) تو ہلاک کر دیتا اُنہیں	(اس) سے پہلے (ہی)	اور	مجھے بھی	کیا

تُهْلِكُنَا [9]	بِمَا [10]	فَعَلَ	السُّفَهَآءُ	مِنَّا ج [11]	اِنْ [12]
تو ہلاک کرے گا ہمیں	(اس) وجہ سے جو	کیا	بے وقوف (لوگوں نے)	ہم میں سے	نہیں (ہے)

هِيَ [13]	اِلَّا	فِتْنَتُكَ ط	تُضِلُّ	بِهَا [10]	مَنْ
یہ	مگر	تیری آزمائش	تو گمراہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	جسے

تَشَآءُ	وَ	تَهْدِيْ	مَنْ	تَشَآءُ ط
تو چاہتا ہے	اور	تو ہدایت دیتا ہے	جسے	تو چاہتا ہے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] علامت ات، ۃ اسم کے ساتھ اور تْ فعل کے ساتھ مؤنث کی علامتیں ہیں، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] اگر لفظ بَعْدِ سے پہلے مِنْ ہو تو اس مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

[3] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[5] اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کے ستر آدمیوں سمیت کوہ طور پر حاضر ہونے کا حکم دیا تاکہ پوری قوم کی طرف سے بچھڑے کی پوجا کے جرم کی معافی مانگیں چنانچہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ستر نمائندوں کا انتخاب فرمایا اور انہیں کوہِ طور لے گئے۔

[6] علامت هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں یا ان کو کیا جاتا ہے۔

[7] سورۃ بقرہ میں بجلی کی کڑک سے ان کی موت کا ذکر ہے اور یہاں زلزلے سے ہو سکتا ہے کہ دونوں عذاب آئے ہوں اوپر سے بجلی کی کڑک اور نیچے سے زلزلہ۔

[8] رَبِّ اصل میں يَارَبِّيْ تھا، شروع سے يَا اور آخر سے يْ تخفیف کے لیے گرے ہوئے ہیں۔

[9] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمیں کیا جاتا ہے۔

[10] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بذریعہ، بوجہ کیا جاتا ہے۔

[11] مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

[12] اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا ہو تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[13] هِيَ کا اصل ترجمہ وہ ہے یہاں ضرورتاً ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ	اور وہ (لوگ) جنھوں نے بُرے اعمال کیے
ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا	پھر اُنہوں نے اُن کے بعد توبہ کی
وَاٰمَنُوْٓا	اور وہ ایمان لے آئے
اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا	بلاشبہ تیرا رب اس کے بعد
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿153﴾	یقیناً بے حد بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ ﴿153﴾
وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ	اور جب موسیٰ سے غصہ ٹھنڈا ہو گیا
اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا	تختیاں اُٹھا لیں، اور اُن میں (جو) لکھا تھا
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ	(وہ) ہدایت اور رحمت تھی اُن (لوگوں) کے لیے وہ جو
لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿154﴾	اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ﴿154﴾
وَاخْتَارَ مُوْسٰى	اور موسیٰ نے چُنے
قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا	اپنی قوم میں سے ستر آدمی
لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ	ہمارے مقررہ وقت کے لیے، پھر جب
اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ	اُنہیں زلزلے نے پکڑ لیا تو، (موسیٰ نے) کہا:
رَبِّ لَوْ شِئْتَ	اے میرے رب! اگر تو چاہتا
اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ	(تو) اُنہیں اس سے پہلے (ہی) ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی
اَتُهْلِكُنَا بِمَا	کیا تو ہمیں اس وجہ سے ہلاک کرے گا جو
فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ	ہم میں سے بے وقوف لوگوں نے کیا
اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ	یہ تیری آزمائش کے سوا کچھ نہیں ہے
تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ	تو گمراہ کرتا ہے اس کے ذریعے جسے تو چاہتا ہے
وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ	اور تو ہدایت دیتا ہے جسے تو چاہتا ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ	:شان وشوکت، رحم وکرم۔
عَمِلُوْا	:عمل، اعمال، معمول۔
السَّيِّاٰتِ	:علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
تَابُوْا	:توبہ، تائب، توبۃ النصوحہ۔
مِنْ	:منجانب، من حیث القوم۔
بَعْدِهَا	:بعد از طعام، بعد از کلام۔
اٰمَنُوْٓا	:امن، ایمان، مؤمن۔
لَغَفُوْرٌ	:مغفرت، استغفر اللہ۔
رَّحِيْمٌ	:رحیم، رحمت، رحمٰن۔
سَكَتَ	:سکوت طاری ہونا، سکتہ۔
الْغَضَبُ	:غضب، غیظ وغضب۔
اَخَذَ	:اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
الْاَلْوَاحَ	:لوح محفوظ، لوح وقلم۔
فِيْ	:فی الحال، فی الفور، فی زمانہ۔
نُسْخَتِهَا	:نسخہ کیمیا، نسخہ خاص۔
هُدًى	:ہدایت، ہادیٔ برحق۔
رَحْمَةٌ	:رحمت، رحمت باری تعالیٰ۔
لِّلَّذِيْنَ	:الحمد للہ، لہٰذا۔
اخْتَارَ	:اختیار، اختیاری مضامین۔
رَجُلًا	:رجال کار، قحط الرجال۔
لِّمِيْقَاتِنَا	:میقاتِ حج، وقت، اوقات۔
قَالَ	:قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
شِئْتَ	:ماشاء اللہ، ان شاء اللہ۔
اَهْلَكْتَهُمْ	:ہلاک، ہلاکت، مہلک۔
فَعَلَ	:فعل، فاعل، مفعول۔
اِلَّا	:اِلا ماشاء اللہ، اِلا قلیل۔
فِتْنَتُكَ	:فتنہ وفساد، فتنہ پرور۔
تُضِلُّ	:ضلالت وگمراہی۔
تَشَاۗءُ	:ماشاء اللہ، مشیّت۔
تَهْدِيْ	:ہدایت، ہادیٔ برحق۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَنْتَ	وَلِيُّنَا	فَاغْفِرْ [1]	لَنَا [2]	وَارْحَمْنَا
تو	ہمارا کارساز (ہے)	پس تو معاف فرما	ہم کو	اور تو رحم فرما ہم پر

وَ	اَنْتَ	خَيْرُ	الْغٰفِرِيْنَ ﴿155﴾	وَ	اكْتُبْ
اور	تو	بہترین (ہے)	سب معاف کرنے والوں (سے)	اور	تو لکھ دے

لَنَا [2]	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	حَسَنَةً [3]	وَّ	فِي الْاٰخِرَةِ [3]
ہمارے لیے	اس دنیا میں	بھلائی	اور	آخرت میں (بھی)

اِنَّا [4]	هُدْنَآ [5]	اِلَيْكَ ط	قَالَ	عَذَابِيْٓ [6]	اُصِيْبُ
بیشک ہم	ہم نے رجوع کیا	تیری طرف	(اللہ نے) فرمایا	(جو) میرا عذاب (ہے)	میں پہنچاتا ہوں

بِهٖ [7]	مَنْ	اَشَآءُ ج	وَ	رَحْمَتِيْ [6]
اُس کو	جسے	میں چاہتا ہوں	اور	میری رحمت

وَسِعَتْ [8]	كُلَّ شَيْءٍ ط	فَسَاَكْتُبُهَا	لِلَّذِيْنَ
گھیرے ہوئے ہے	ہر چیز (کو)	پس عنقریب ضرور میں لکھ دوں گا اُسے	(اُن لوگوں) کے لیے جو

يَتَّقُوْنَ	وَيُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ [9] [1]	وَالَّذِيْنَ
وہ سب پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں	اور وہ سب ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور (وہ لوگ) جو

هُمْ	بِاٰيٰتِنَا [3] [7]	يُؤْمِنُوْنَ ج ﴿156﴾	اَلَّذِيْنَ	يَتَّبِعُوْنَ
وہ سب	ہماری آیات پر	وہ سب ایمان رکھتے ہیں	(وہ لوگ) جو	وہ سب پیروی کرتے ہیں

الرَّسُوْلَ [9]	النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ	الَّذِيْ	يَجِدُوْنَهٗ
رسول (کی)	(جو) اُمی نبی (ہیں)	جو (کہ)	وہ سب پاتے ہیں اُسے

مَكْتُوْبًا	عِنْدَهُمْ [10]	فِي التَّوْرٰىةِ [3]	وَالْاِنْجِيْلِ ز	يَاْمُرُهُمْ [10]
لکھا ہوا	اپنے پاس	تورات میں	اور انجیل (میں)	وہ حکم دیتا ہے انہیں

بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهٰىهُمْ [10]	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	يُحِلُّ
نیکی کا	اور وہ روکتا ہے انہیں	برائی سے	اور	وہ حلال کرتا ہے

لَهُمُ [2]	الطَّيِّبٰتِ [3]	وَيُحَرِّمُ	عَلَيْهِمُ	الْخَبٰٓئِثَ
اُن کے لیے	پاکیزہ (چیزیں)	اور وہ حرام کرتا ہے	اُن پر	ناپاک (چیزیں)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] شروع میں اَ اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں حکم کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] یہاں لَنَا اور لَهُمْ میں لَ در اصل لِ تھا اس کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[3] ۃ، ـة، تْ اور ات واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، الگ ترجمہ ممکن نہیں اور کبھی کو "ا" کو کھڑی زبر سے بھی لکھا جاتا ہے۔

[4] اِنَّا در اصل اِنَّ+نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون گرا ہوا ہے

[5] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو اور اس میں حکم کا مفہوم نہ ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[6] یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[7] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بذریعہ، بوجہ کیا جاتا ہے۔

[8] رحمت کی وسعت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے 100 حصے ہیں جس میں سے ایک حصہ اُس نے پوری دنیا میں بھیجا ہے جس کی وجہ سے پوری مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ وحشی جانور بھی اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں اور 99 حصے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھے ہیں۔

[9] فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[10] علامت هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا یا اپنا اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں کیا جاتا ہے۔

اَنْتَ وَلِيُّنَا	تو ہمارا کارساز ہے
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا	تو ہمیں (ہمارے گناہ) معاف فرما اور ہم پر رحم فرما
وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿155﴾	اور تو معاف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے ﴿155﴾
وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	اور تو ہمارے لیے اس دنیا میں لکھ دے
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ	بھلائی اور آخرت میں (بھی)
اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ	بے شک ہم نے تیری طرف رجوع کیا
قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ	فرمایا: (جو) میرا عذاب ہے، میں اُسے پہنچاتا ہوں
مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ	جسے میں چاہتا ہوں اور (جو) میری رحمت ہے
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ	وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے
فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ	پس عنقریب ضرور میں اُسے لکھ دوں گا اُن کیلئے جو
يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ ﴿156﴾	اور وہ (لوگ) جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ ﴿156﴾
اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ	وہ (لوگ) جو اُس رسول کی پیروی کرتے ہیں
النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ	(جو) اُمّی نبی ہیں
الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا	جس (کے اوصاف) کو لکھا ہوا وہ پاتے ہیں
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ	اپنے پاس تورات اور انجیل میں،
يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ	وہ اُنہیں نیکی کا حکم دیتا ہے
وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور اُنہیں بُرائی سے روکتا ہے
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ	اور وہ اُن کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ	اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَلِيُّنَا: ولی، ولایت، اولیائے کرام۔
فَاغْفِرْ: مغفرت، استغفر اللہ۔
ارْحَمْنَا: رحمت، رحم، رحیم، رحمٰن۔
خَيْرُ: خیروعافیت، خیریت۔
اُكْتُبْ: کتاب، کُتب، کاتب۔
فِيْ: فی الحال، فی الفور، فی زمانہ۔
هٰذِهِ: حامل رقعہ ہذا، الہذا۔
حَسَنَةً: حسن، احسان، بدعت حسنہ۔
اِلَيْكَ: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
قَالَ: قول، اقوال، اقوال زریں۔
اُصِيْبُ: مصیبت، مصائب۔
اَشَآءُ: ماشاء اللہ، مشیت الٰہی۔
وَسِعَتْ: وسعت، توسیع۔
كُلَّ: کل نمبر، کل تعداد۔
شَيْءٍ: شے، اشیائے خوردونوش۔
فَسَاَكْتُبُهَا: کتاب، کُتب، کاتب۔
يَتَّقُوْنَ: تقویٰ، متقی۔
يُؤْمِنُوْنَ: امن، ایمان، مؤمن۔
يَتَّبِعُوْنَ: اتباع، تابع، متبع سنت۔
الْاُمِّيَّ: نبی اُمی۔
يَجِدُوْنَهٗ: وجد، وجود، موجود، وجدان۔
عِنْدَهُمْ: عندالطلب، عندیہ۔
يَاْمُرُهُمْ: امر، آمر، مامور، امور۔
يَنْهٰىهُمْ: نہی عن المنکر، منہیات۔
الْمُنْكَرِ: منکرات، نہی عن المنکر۔
يُحِلُّ: حلال وحرام، رزق حلال۔
الطَّيِّبٰتِ: طیب وطاہر، مدینہ طیبہ۔
يُحَرِّمُ: حرام، محرم، حرمت۔
عَلَيْهِمُ: علیحدہ، علی الاعلان۔
الْخَبٰٓئِثَ: خبیث، خباثت۔

وَيَضَعُ [1]	عَنْهُمْ	اِصْرَهُمْ [2]	وَالْاَغْلٰلَ [2]	الَّتِيْ
اور وہ دور کرتا ہے	اُن سے	اُن کا بوجھ	اور (وہ) طوق	جو

كَانَتْ [3]	عَلَيْهِمْ ط	فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِهٖ
تھے	اُن پر	تو (وہ لوگ) جو	سب ایمان لائے	اُس پر

وَعَزَّرُوْهُ	وَنَصَرُوْهُ	وَاتَّبَعُوا	النُّوْرَ [4]
اور سب نے حمایت کی اُس کی	اور سب نے مدد کی اُس کی	اور ان سب نے پیروی کی	(اُس) نور کی

ع 19 6 9

الَّذِيْٓ	اُنْزِلَ [5]	مَعَهٗٓ لا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [6] ع (157)
جو	نازل کیا گیا	اُسکے ساتھ	وہ (لوگ)	ہی سب فلاح پانے والے (ہیں)

قُلْ	يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ [7]	اِنِّيْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
آپ کہہ دیجیے	اے	لوگو	بے شک میں	اللہ کا رسول (ہوں)

اِلَيْكُمْ	جَمِيْعًا	الَّذِيْ	لَهٗ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ [3]
تمہاری طرف	سب کی	جو (کہ)	اُسی کے لیے (ہے)	بادشاہی	آسمانوں (کی)

وَالْاَرْضِ ج	لَآ اِلٰهَ [8]	اِلَّا هُوَ	يُحْيٖ	وَيُمِيْتُ ص
اور زمین (کی)	کوئی نہیں معبود	مگر وہی	وہ زندہ کرتا ہے	اور وہ مارتا ہے

فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ [9]	وَ	رَسُوْلِهِ	النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ [10]
پس تم سب ایمان لاؤ	اللہ پر	اور	اسکے رسول (پر)	(جو) امی نبی (ہیں)

الَّذِيْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ [9]	وَكَلِمٰتِهٖ [3]	وَاتَّبِعُوْهُ
(وہ) جو	وہ ایمان رکھتا ہے	اللہ پر	اور اُسکی باتوں (پر)	اور تم سب پیروی کرو اُسی کی

لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ (158)	وَ	مِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى	اُمَّةٌ [12] [11] [3]
تاکہ تم	تم سب ہدایت پا جاؤ	اور	موسیٰ کی قوم سے	ایک گروہ (ہے کہ)

يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ [9]	وَ	بِهٖ [9]	يَعْدِلُوْنَ (159)
وہ سب رہنمائی کرتے ہیں	حق کے ساتھ	اور	اسی کے ساتھ	وہ سب عدل کرتے ہیں

وَ	قَطَّعْنٰهُمُ	اثْنَتَيْ عَشْرَةَ [2]	اَسْبَاطًا	اُمَمًا ط
اور	ہم نے جدا جدا کردیا اُنہیں	بارہ	قبیلوں (میں)	گروہ (بنا کر)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 يَضَعُ کا اصل ترجمہ وہ رکھتا ہے اگر اسکے بعد عَنْ ہو تو پھر اسکا ترجمہ وہ دور کرتا ہے ہوتا ہے۔

2 بوجھ اور طوق دور کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو مشکلات پچھلی شریعت میں تھیں انہیں دور کیا مثلاً: قاتل کو معافی اور دیت کی سہولت نہیں تھی اور کپڑے میں نجاست والی جگہ کو کاٹنا ضروری تھا تو اسلامی شریعت میں قاتل کو معافی اور دیت کی سہولت دی گئی نجاست والے کپڑے کو دھونے کا حکم دیا گیا۔

3 تْ اور ات، ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

4 فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس کا مفعول ہوتا ہے۔

5 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

6 هُمْ کے بعد اَلْ ہو تو اسکا ملا کر ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

7 یا اور اَيُّهَا دونوں کا ترجمہ اے ہے۔

8 لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے۔

9 بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر، بذریعہ، بوجہ کیا جاتا ہے۔

10 نبی اُمّی آپ ﷺ کی خاص صفت ہے جسکا ترجمہ ان پڑھ ہے یعنی آپکا کوئی استاذ نہیں کہ شاگرد ہونے کی وجہ سے آپ کی شان میں کمی ہوتی آپ نے ان پڑھ ہو کر یہ قرآن پیش کیا یہ آپکی صداقت اور حقانیت کی دلیل ہے۔

11 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

12 اس سے مراد وہ یہودی ہیں جو مسلمان ہوگئے تھے مثلاً عبد اللہ بن سلام وغیرہ۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ	اور وہ اُن سے اُن کا بوجھ دور کرتا ہے
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ	اور (وہ) طوق (بھی اتارتا ہے) جو اُن پر تھے
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ	تو جو (لوگ) اُس پر ایمان لائے اور اُس کی حمایت کی
وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ	اور اُسکی مدد کی اور انہوں نے (اُس) نور کی پیروی کی
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ	جو اُس کے ساتھ اُتارا گیا
ع 19 9 اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿157﴾	وہ (لوگ) ہی فلاح پانے والے ہیں۔ ﴿157﴾
قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ	کہہ دیجیے اے لوگو! بیشک میں اللہ کا رسول ہوں
اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِيْ لَهٗ	تم سب کی طرف جس کے لیے
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠	وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ	پس تم اللہ پر ایمان لاؤ
وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ	اور اس کے رسول اُمی نبی پر (ایمان لاؤ)
الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ	(وہ رسول) جو اللہ اور اُس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿158﴾	اور اُسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔ ﴿158﴾
وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ	اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ (ایسا) ہے
يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ	(کہ) وہ رہنمائی کرتے ہیں حق کے ساتھ
وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿159﴾	اور اسی (حق) کیساتھ وہ عدل وانصاف کرتے ہیں۔ ﴿159﴾
وَقَطَّعْنٰهُمُ	اور ہم نے اُنہیں تقسیم کر دیا
اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ	بارہ قبیلے (بناکر) گروہوں کی شکل میں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- عَلَيْهِمْ: علیحدہ، علی العموم۔
- اٰمَنُوْا: امن، ایمان، مؤمن۔
- نَصَرُوْهُ: نصرت، ناصر، انصار، منصور۔
- اتَّبَعُوا: اتباع، تابع، متبع سنت۔
- النُّوْرَ: نور، انوار، نورانیت۔
- اُنْزِلَ: نازل، نزول، منزل من اللہ۔
- مَعَهٗٓ: مع اہل وعیال، معیّت۔
- الْمُفْلِحُوْنَ: فوز وفلاح، فلاح دارین۔
- قُلْ: قول، اقوال، مقولہ۔
- النَّاسُ: عوام الناس، عامۃ الناس۔
- رَسُوْلُ: رسول، رسالت، مرسل۔
- اِلَيْكُمْ: مرسل الیہ، رجوع الی اللہ۔
- جَمِيْعًا: جماعت، جمع، مجموعہ۔
- مُلْكُ: مُلک وملت، مملکت۔
- السَّمٰوٰتِ: ارض وسما، کتب سماویہ۔
- الْاَرْضِ: ارض وسما، قطعہ اُراضی۔
- لَآ: لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
- اِلٰهَ: یاالٰہی، الہ العالمین۔
- اِلَّا: الاماشاء اللہ، الاقلیل۔
- يُحْيٖ: حیات، احیائے سنت۔
- يُمِيْتُ: موت وحیات، میت۔
- الْاُمِّيِّ: نبی اُمی۔
- كَلِمٰتِهٖ: کلمہ، کلام، کلمات، متکلم۔
- اتَّبِعُوْهُ: اتباع، تابع، متبع سنت۔
- تَهْتَدُوْنَ: ہدایت، ہادی برحق۔
- قَوْمِ: قوم، قومیت، اقوام عالم۔
- بِالْحَقِّ: حق وباطل، حقیقت۔
- يَعْدِلُوْنَ: عدل، عادل، عدلیہ۔
- قَطَّعْنٰهُمُ: قطع تعلق، قطع رحمی۔
- اُمَمًا: امم سابقہ، امت محمدیہ۔

وَ	اَوْحَيْنَآ [1]	اِلٰى مُوْسٰى	اِذِ	اسْتَسْقٰهُ [2]
اور	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	جب	پانی مانگا اس سے

قَوْمُهٗٓ	اَنِ	اضْرِبْ [3]	بِّعَصَاكَ [4]	الْحَجَرَ ۚ
اسکی قوم (نے)	یہ کہ	تو مار	اپنی لاٹھی کو	پتھر (پر)

فَانْۢبَجَسَتْ [5][6]	مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ [6]	عَيْنًا ؕ	قَدْ عَلِمَ
تو پھوٹ پڑے	اُس سے	بارہ	چشمے	یقیناً معلوم کرلیا

كُلُّ اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ ؕ	وَظَلَّلْنَا [1]	عَلَيْهِمُ	الْغَمَامَ
سب لوگوں (نے)	اپنا گھاٹ	اور ہم نے سایہ کیا	اُن پر	بادلوں (کا)

وَ	اَنْزَلْنَا [1]	عَلَيْهِمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى ؕ
اور	ہم نے اُتارا	اُن پر	من	اور	سلویٰ

كُلُوْا [7]	مِنْ طَيِّبٰتِ [6]	مَا	رَزَقْنٰكُمْ ؕ [8][1]	وَمَا
تم سب کھاؤ	پاکیزہ (چیزوں) سے	جو	ہم نے رزق دیا تمھیں	اور نہیں

ظَلَمُوْنَا [9]	وَلٰكِنْ	كَانُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ (160)
ظلم کیا اُن سب نے ہم پر	اور لیکن	وہ تھے سب	اپنی جانوں (پر)	وہ سب ظلم کرتے

وَاِذْ	قِيْلَ [10]	لَهُمُ	اسْكُنُوْا [3]	هٰذِهِ الْقَرْيَةَ [11][6]
اور جب	کہا گیا	اُن سے	تم سب رہو	اس بستی (میں)

وَكُلُوْا [7]	مِنْهَا	حَيْثُ	شِئْتُمْ	وَقُوْلُوْا
اور تم سب کھاؤ	اُس میں سے	جہاں (سے)	تم چاہو	اور تم سب کہو

حِطَّةٌ [6]	وَّادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا [12]	نَّغْفِرْ
بخش دے	اور تم سب داخل ہوجاؤ	دروازے (میں)	سجدہ کرتے ہوئے	ہم بخش دیں گے

لَكُمْ	خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ [6]	سَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ [13] (161)
تمہارے لیے	تمہاری خطائیں	عنقریب ضرور ہم زیادہ دیں گے	سب نیکی کرنے والوں (کو)

فَبَدَّلَ [5]	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْهُمْ	قَوْلًا
پھر بدل دیا	(اُن لوگوں نے) جن	سب نے ظلم کیا	اُن میں سے	بات (کو)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[2] فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] فعل کے شروع میں اُ اور آخر میں سکون یا وْا ہو تو اس فعل میں حکم کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بذریعہ، بوجہ کیا جاتا ہے ۔

[5] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو بھی کیا جاتا ہے۔

[6] تْ، ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[7] كُلُوْا دراصل اُؤْكُلُوْا تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے شروع کے دونوں ہمزے گرائے گئے ہیں۔

[8] فعل کے آخر میں كُمْ ہو تو اس کا ترجمہ تمہیں کرتے ہیں۔

[9] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[10] قِيْلَ اصل میں قُوِلَ تھا فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے یہاں و کی زیر ماقبل کو دے کر اُسے ی سے بدلا گیا ہے۔

[11] اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ بستی بیت المقدس تھی ۔

[12] سُجَّدًا سے بعض نے جھکے ہوئے اور بعض نے سجدہ شکر کرتے ہوئے مراد لیا ہے۔

[13] شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى	اور ہم نے موسیٰ کی طرف (اس وقت) وحی کی
اِذِ اسۡتَسۡقٰٮهُ قَوۡمُهٗۤ	جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا
اَنِ اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ‌ ۚ	یہ کہ تو اپنی لاٹھی کو پتھر پر مار
فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ	تو اُس میں سے پھوٹ نکلے
اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا‌ ؕ	بارہ چشمے
قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ‌ ؕ	یقیناً سب لوگوں نے اپنے پانی پینے کی جگہ معلوم کرلی
وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡغَمَامَ	اور ہم نے اُن پر بادلوں کا سایہ کیا
وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى‌ؕ	اور ہم نے اُن پر من اور سلویٰ اُتارا (اور اُن سے کہا)
كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ‌ؕ	تم پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق دیا
وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰـكِنۡ	اور اُنہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا اور لیکن
كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿160﴾	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ ﴿160﴾
وَاِذۡ قِيۡلَ لَهُمُ	اور جب اُن سے کہا گیا
اسۡكُنُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ	(کہ) تم اس بستی میں رہو
وَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ	اور تم اُس میں سے جہاں سے تم چاہو کھاؤ (پیو)
وَقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ	اور (بستی میں داخل ہوتے وقت) تم کہو "بخش دے"
وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا	اور تم دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا
نَّـغۡفِرۡ لَـكُمۡ خَطِيْٓـٰٔتِكُمۡ‌ؕ	(تو) ہم تمہارے لیے تمہاری خطائیں بخش دیں گے
سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿161﴾	عنقریب ہم ضرور نیکی کرنیوالوں کو زیادہ دیں گے ﴿161﴾
فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ	پھر اُن میں سے جنہوں نے ظلم کیا بدل دیا
قَوۡلًا	بات کو

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- وَ : عدل وانصاف، رحم وکرم۔
- اَوۡحَيۡنَاۤ : وحی، وحی متلو، وحی الٰہی۔
- اسۡتَسۡقٰٮهُ : ساقی، ساقیٔ کوثر۔
- اضۡرِبْ : ضربِ کاری۔
- بِّعَصَاكَ : عصائے موسیٰ، عصا بردار۔
- الۡحَجَرَ : حجر اسود، حجر وشجر۔
- عَلِمَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- اُنَاسٍ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
- مَّشۡرَبَهُمۡ : شراب، شربت، مشروب
- ظَلَّلۡنَا : ظل سبحانی، ظل ہما۔
- اَنۡزَلۡنَا : نازل، نزول، انزال۔
- الۡمَنَّ : من وسلویٰ۔
- السَّلۡوٰى : من وسلویٰ۔
- كُلُوۡا : اکل وشرب، اکلِ حلال۔
- طَيِّبٰتِ : طیب وطاہر، طیب چیزیں۔
- رَزَقۡنٰكُمۡ : رزق، رزّاق، رازق۔
- ظَلَمُوۡنَا : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
- اَنۡفُسَهُمۡ : نفس، نفسا نفسی، تنفس۔
- اسۡكُنُوۡا : ساکن، سکون، مسکن، سکنہ۔
- الۡقَرۡيَةَ : قریہ قریہ بستی بستی۔
- حَيۡثُ : حیثیت، من حیث القوم۔
- شِئۡتُمۡ : ماشاء اللہ، مشیّت۔
- ادۡخُلُوا : دخل، داخل، دخول۔
- الۡبَابَ : باب، ابواب، باب خیبر۔
- نَّغۡفِرۡ : مغفرت، استغفار۔
- خَطِيْٓـٰٔتِكُمۡ : خطا، خطا کار۔
- سَنَزِيۡدُ : زیادہ، مزید، زائد۔
- الۡمُحۡسِنِيۡنَ : احسان، محسن، حسن خلق۔
- فَبَدَّلَ : تغیر وتبدل، تبدیلی، متبادل۔
- قَوۡلًا : قول، اقوال، مقولہ۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

غَيْرَ الَّذِىْ	قِيْلَ	لَهُمْ [1]	فَاَرْسَلْنَا [2][3]	عَلَيْهِمْ
(اسکے) علاوہ جو	کہی گئی	اُن سے	تو ہم نے بھیجا	اُن پر

ع 20 5 10

رِجْزًا	مِّنَ السَّمَآءِ	بِمَا [4]	كَانُوْا	يَظْلِمُوْنَ ﴿162﴾ ع
عذاب	آسمان سے	(اس) وجہ سے جو	وہ تھے	وہ سب ظلم کرتے

وَسْـَٔلْهُمْ [5]	عَنِ الْقَرْيَةِ [6]	الَّتِىْ	كَانَتْ [6]
اور آپ پوچھیں اُن سے	(اس) بستی کے بارے میں	جو	تھی

وقف لازم

حَاضِرَةَ [6]	الْبَحْرِ	اِذْ	يَعْدُوْنَ	فِى السَّبْتِ
کنارے (پر)	سمندر (کے)	جب	وہ سب حد سے تجاوز کرتے (تھے)	ہفتے کے دن میں

اِذْ	تَاْتِيْهِمْ [6]	حِيْتَانُهُمْ [7]	يَوْمَ سَبْتِهِمْ [7]
جب	آتی تھیں اُن کے پاس	اُن کی مچھلیاں	اُنکے ہفتے کے دن

معانقة 6

شُرَّعًا	وَّ	يَوْمَ	لَا يَسْبِتُوْنَ [8] لا	لَا تَاْتِيْهِمْ [9] ج
سر اُٹھاتے ہوئے	اور	(جس) دن	وہ سب ہفتہ نہ کرتے	نہ آتی تھیں اُن کے پاس

النصف

كَذٰلِكَ ج	نَبْلُوْهُمْ [9]	بِمَا [4]	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿163﴾
اسی طرح	ہم آزماتے تھے اُنہیں	(اس) وجہ سے جو	تھے وہ سب نافرمانی کرتے

وَ	اِذْ	قَالَتْ [6]	اُمَّةٌ [6][10]	مِّنْهُمْ	لِمَ
اور	جب	کہا	ایک گروہ (نے)	اُن میں سے	کیوں

تَعِظُوْنَ [11]	قَوْمًا لا	اللّٰهُ	مُهْلِكُهُمْ [12][13]
تم سب نصیحت کرتے ہو	(ایسی) قوم کو (کہ)	اللہ	ہلاک کرنے والا ہے اُنہیں

اَوْ	مُعَذِّبُهُمْ [12][13]	عَذَابًا	شَدِيْدًا ط	قَالُوْا
یا	عذاب دینے والا ہے اُنہیں	عذاب	سخت	(تو) اُن سب نے کہا

مَعْذِرَةً [6]	اِلٰى رَبِّكُمْ	وَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿164﴾
معذرت (پیش کرنے کے لیے)	تمہارے رب کی طرف	اور	شاید کہ وہ	وہ سب ڈر جائیں

فَلَمَّا [2]	نَسُوْا	مَا	ذُكِّرُوْا [14][15]	بِهٖٓ [4]
پھر جب	اُن سب نے بھلا دیا	جو	وہ سب نصیحت کیے گئے (تھے)	اس کے ساتھ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہو جاتا ہے۔

2 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

3 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

4 بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بذریعہ، بوجہ کیا جاتا ہے ۔

5 وَسْـَٔلْهُمْ اصل میں وَ اِسْـَٔلْهُمْ تھا وَ کے بعد ا کو قرآنی کتابت میں گرایا جاتا ہے۔

6 ۃ، تْ اور تَ واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

7 هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے ۔

8 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے ۔

9 هُمْ یا هِمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں یا اُن کو کیا جاتا ہے ۔

10 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 تَعِظُوْنَ دراصل تَوْعِظُوْنَ تھا آسانی کے لیے وْ کو گرا دیا گیا ہے۔

12 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

13 مُهْلِكُ اور مُعَذِّبُ دونوں اسموں میں کام کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے اس لیے انکے بعد هُمْ کا ترجمہ اُنہیں کیا گیا ہے۔

14 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے

15 فعل کے درمیان میں شد ہو تو اس فعل میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ	اس کے علاوہ جو اُن سے کہی گئی تھی
فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ	تو ہم نے اُن پر بھیجا
رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ	آسمان سے عذاب
بِمَا كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ ع ۝162	اِس وجہ سے جو وہ ظلم کرتے تھے۔ ع ۝162
وَسۡـَٔلۡهُمۡ عَنِ الۡقَرۡيَةِ	اور آپ اُن سے اس بستی کے بارے میں پوچھیں
الَّتِىۡ كَانَتۡ حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ‌ۘ	جو سمندر کے کنارے پر (موجود) تھی
اِذۡ يَعۡدُوۡنَ فِى السَّبۡتِ	جب وہ حد سے تجاوز کرتے تھے ہفتے کے دن میں
اِذۡ تَاۡتِيۡهِمۡ حِيۡتَانُهُمۡ	جب اُن کے پاس اُن کی مچھلیاں آتی تھیں
يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ شُرَّعًا	سر اُٹھاتے ہوئے اُن کے ہفتے کے دن
وَّيَوۡمَ لَا يَسۡبِتُوۡنَ‌ ۙ لَا تَاۡتِيۡهِمۡ‌ ۛۚ	اور جس دن (انکا) ہفتہ نہ ہوتا وہ اُنکے پاس نہ آتی تھیں
كَذٰلِكَ‌ ۛۚ نَبۡلُوۡهُمۡ	اسی طرح ہم اُنہیں آزماتے تھے
بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ۝163	اس وجہ سے جو وہ نافرمانی کرتے تھے۔ ۝163
وَاِذۡ قَالَتۡ اُمَّةٌ مِّنۡهُمۡ	اور جب اُن میں سے ایک گروہ نے کہا
لِمَ تَعِظُوۡنَ قَوۡمًا ۙ	تم ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو (کہ)
اۨللّٰهُ مُهۡلِكُهُمۡ	اللہ اُنہیں ہلاک کرنے والا ہے
اَوۡ مُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا‌ ؕ	یا اُنہیں عذاب دینے والا ہے سخت عذاب
قَالُوۡا مَعۡذِرَةً	(تو) اُنہوں نے کہا: معذرت (پیش کرنے) کے لیے
اِلٰى رَبِّكُمۡ	تمہارے رب کی طرف
وَلَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۝164 فَلَمَّا	اور (اس لیے کہ) شاید وہ ڈر جائیں۔ ۝164 پھر جب
نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖۤ	اُنہوں نے اسے بھلا دیا جسکی وہ نصیحت کیے گئے تھے

ع 20 / 5 / 10 — وقف لازم — معانقة — النصف

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- غَيۡرَ: غیر، اغیار، دیارِ غیر۔
- قِيۡلَ: قول، اقوال، مقولہ۔
- فَاَرۡسَلۡنَا: رسول، مرسل، ترسیل۔
- عَلَيۡهِمۡ: علی الاعلان، علی العموم۔
- مِّنَ: منجانب، من حیث القوم۔
- السَّمَآءِ: کتبِ سماویہ، ارض وسما۔
- بِمَا: ماحول، ماتحت، ماجرا۔
- يَظۡلِمُوۡنَ: ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
- وَسۡـَٔلۡهُمۡ: سوال، سائل، مسئول۔
- الۡقَرۡيَةِ: قریہ قریہ بستی بستی، ام القریٰ۔
- حَاضِرَةَ: حاضر، حاضری، استحضار۔
- الۡبَحۡرِ: بحرِ قلزم، بحیرۂ عرب، برّوبحر۔
- فِى: فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
- يَوۡمَ: یوم، ایام، یوم آخرت۔
- لَا: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
- كَذٰلِكَ: کماحقہ، کالعدم، عوام کالانعام۔
- نَبۡلُوۡهُمۡ: بلاء، ابتلاء و آزمائش، مبتلا۔
- يَفۡسُقُوۡنَ: فسق و فجور، فاسق و فاجر۔
- اُمَّةٌ: امت، امت محمدیہ۔
- تَعِظُوۡنَ: وعظ، واعظ، وعظ و نصیحت۔
- قَوۡمًا: قوم، اقوام، قومیت۔
- مُهۡلِكُهُمۡ: ہلاک، ہلاکت، مہلک بیماریاں۔
- مُعَذِّبُهُمۡ: عذاب، عذابِ جہنم۔
- قَالُوۡا: قول، اقوال، مقولہ، اقوالِ زریں۔
- مَعۡذِرَةً: عذر، معذرت، معذور۔
- اِلٰى: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- رَبِّكُمۡ: رب، ربوبیت، رب العالمین۔
- يَتَّقُوۡنَ: تقویٰ، متقی۔
- نَسُوۡا: نسیان، نسیاً منسیاً۔
- ذُكِّرُوۡا: ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔

اَنْجَيْنَا [1]	الَّذِيْنَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ السُّوْٓءِ
(تو) ہم نے نجات دی	(اُن لوگوں کو) جو	وہ سب روکتے (تھے)	برائی سے

وَ	اَخَذْنَا [1]	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ [2]
اور	ہم نے پکڑ لیا	(اُن لوگوں کو) جن	سب نے ظلم کیا	بدترین عذاب کے ساتھ

بِمَا [2]	كَانُوْا	يَفْسُقُوْنَ (165)	فَلَمَّا [3]
(اس) وجہ سے جو	وہ تھے	وہ سب نافرمانی کیا کرتے	پھر جب

عَتَوْا	عَنْ مَّا	نُهُوْا	عَنْهُ	قُلْنَا [1]
اُن سب نے سرکشی کی	(اس) سے جو	وہ سب روکے گئے (تھے)	اُس سے	(تو) ہم نے کہا

لَهُمْ [4]	كُوْنُوْا	قِرَدَةً [5]	خٰسِـِٕيْنَ (166)	وَاِذْ
اُن سے	(کہ) تم سب ہو جاؤ	بندر	سب ذلیل	اور جب

تَاَذَّنَ [6]	رَبُّكَ [7]	لَيَبْعَثَنَّ [8]	عَلَيْهِمْ
اعلان کر دیا	تیرے رب (نے)	بلاشبہ ضرور وہ بھیجتا رہے گا	اُن پر

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَنْ [9]	يَّسُوْمُهُمْ [10]	سُوْٓءَ
قیامت کے دن تک	جو	وہ چکھاتا رہے گا اُنہیں	برا

الْعَذَابِ ط	اِنَّ	رَبَّكَ [7]	لَسَرِيْعُ	الْعِقَابِ صلے	وَ
عذاب	بیشک	آپ کا رب	یقیناً بہت جلد	سزا (دینے) والا ہے	اور

اِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ [11]	رَّحِيْمٌ [11] (167)	وَ	قَطَّعْنٰهُمُ [1][10][12]
بیشک وہ	یقیناً بہت بخشنے والا	نہایت رحم کرنے والا (ہے)	اور	ہم نے جدا جدا کر دیا اُنہیں

فِي الْاَرْضِ	اُمَمًا ج	مِنْهُمُ	الصّٰلِحُوْنَ [13]
زمین میں	گروہوں (کی شکل میں)	اُن میں سے (کچھ)	نیک (تھے) (جمع)

وَ	مِنْهُمْ	دُوْنَ ذٰلِكَ ز	وَ	بَلَوْنٰهُمْ [10]
اور	اُن میں سے (کچھ)	اس کے علاوہ (تھے)	اور	ہم نے آزمایا اُنہیں

بِالْحَسَنٰتِ [2]	وَ	السَّيِّاٰتِ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ (168)
بھلائیوں (خوشحالیوں) سے	اور	برائیوں (بدحالیوں سے)	تاکہ وہ	وہ سب رجوع کر لیں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[2] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر اور کبھی بوجہ کیا جاتا ہے۔

[3] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو بھی کیا جاتا ہے۔

[4] لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[5] یہاں قِرَدَةً قِرْدٌ کی جمع ہے آخر میں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ جمع کے لیے ہے۔

[6] علامت تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[7] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[8] فعل کے شروع میں علامت لَ اور آخر میں نّ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[9] مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس اور کبھی کون، کس کیا جاتا ہے۔

[10] هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں یا اُن کو کیا جاتا ہے۔

[11] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] قَطَّعْنٰهُمْ ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا تاکہ اُن کی اجتماعی قوت وجود میں نہ آسکے آج اگر یہودی فلسطین میں جمع ہونے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں اپنی حکومت بنائے ہوئے ہیں تو قرآن کی بیان کردہ حقیقت کے خلاف نہیں ہے سورۃ آل عمران آیت 112 میں جو استثنا بیان ہوا ہے یہ اسکی وجہ سے ہے یعنی دوسری حکومتوں کی پشت پناہی کی وجہ سے ہے معلوم نہیں اسکا انجام کیا ہوگا۔

[13] یہاں وْنَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ	(تو) ہم نے نجات دی اُن (لوگوں) کو جو
يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ	بُرائی سے روکتے تھے
وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	اور ہم نے پکڑ لیا اُن (لوگوں) کو جنھوں نے ظلم کیا
بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ	بدترین عذاب کے ساتھ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿165﴾	اس وجہ سے جو وہ نافرمانی کیا کرتے تھے۔ ﴿165﴾
فَلَمَّا عَتَوْا	پھر جب اُنھوں نے سرکشی کی
عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ	اس (بات) سے جس سے روکے گئے تھے
قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا	(تو) ہم نے اُن سے کہا (کہ) تم ہو جاؤ
قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿166﴾	ذلیل بندر۔ ﴿166﴾
وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ	اور جب تیرے رب نے اعلان کر دیا
لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ	وہ بلاشبہ ضرور اُن پر (ایسا شخص) بھیجتا رہے گا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	قیامت کے دن تک
مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ	جو اُنھیں بُرا عذاب چکھاتا رہے
اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ	بیشک تیرا رب یقیناً بہت جلد سزا دینے والا ہے، اور
اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿167﴾	بیشک وہ یقیناً بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنیوالا ہے ﴿167﴾
وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ	اور ہم نے اُنھیں زمین میں جدا جدا کر دیا
اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ	گروہوں (کی شکل) میں، اُن میں سے (کچھ) نیک تھے
وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ	اور اُن میں سے (کچھ) اس کے علاوہ (یعنی بدکار) تھے
وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ	اور ہم نے اُنھیں آزمایا خوشحالیوں اور بدحالیوں (دونوں) سے
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿168﴾	تا کہ وہ (ہماری طرف) رجوع کریں۔ ﴿168﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اَنْجَيْنَا : نجات، نجات دہندہ۔
- يَنْهَوْنَ : نہی عن المنکر، اوامر ونواہی۔
- السُّوْٓءِ : علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
- وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
- اَخَذْنَا : اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
- ظَلَمُوْا : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
- بِعَذَابٍ : عذاب قبر، عذاب آخرت۔
- بِمَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
- يَفْسُقُوْنَ : فسق وفجور، فاسق وفاجر۔
- نُهُوْا : نہی عن المنکر، اوامر ونواہی۔
- قُلْنَا : قول، اقوال، مقولہ۔
- تَاَذَّنَ : اذان دینا، مؤذن۔
- لَيَبْعَثَنَّ : بعث بعد الموت، مبعوث۔
- عَلَيْهِمْ : علی الاعلان، علی العموم۔
- اِلٰى : مرسل الیہ، رجوع الی اللہ۔
- يَوْمِ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
- الْقِيٰمَةِ : یوم قیامت، قائم، مقیم۔
- سُوْٓءَ : علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
- لَسَرِيْعُ : سریع الحرکت، سرعت۔
- الْعِقَابِ : عقبی جانب، عالم عقبیٰ۔
- لَغَفُوْرٌ : مغفرت، استغفر اللہ۔
- رَّحِيْمٌ : رحم، رحیم، رحمٰن۔
- قَطَّعْنٰهُمْ : قطع تعلق، قطع رحمی، قاطع۔
- فِی : فی سبیل اللہ، فی الحال۔
- الْاَرْضِ : ارض وسما، قطعہ اراضی۔
- اُمَمًا : امت، امت محمدیہ۔
- الصّٰلِحُوْنَ : اصلاح، صالح، اعمال صالحہ۔
- بَلَوْنٰهُمْ : بلاء، ابتلاء وآزمائش، مبتلا۔
- بِالْحَسَنٰتِ : حسن، احسان، احسن الجزاء۔
- يَرْجِعُوْنَ : رجوع، رجعت پسندی۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَخَلَفَ [1]	مِنْۢ بَعْدِهِمْ [2]	خَلْفٌ [3]	وَّرِثُوا	الْكِتٰبَ [4]
پھر جانشین بنے	اُن کے بعد	کچھ ناخلف	(جو) سب وارث ہوئے	کتاب (تورات کے)

يَاْخُذُوْنَ	عَرَضَ	هٰذَا	الْاَدْنٰى	وَ	يَقُوْلُوْنَ
وہ سب لے لیتے ہیں	سامان	اس	حقیر (دنیا کا)	اور	وہ سب کہتے ہیں

سَيُغْفَرُ [5]	لَنَا ج [6]	وَاِنْ	يَّاْتِهِمْ [5]	عَرَضٌ [3]
عنقریب ضرور بخش دیا جائے گا	ہم کو	اور اگر	آجائے اُن کے پاس	کچھ سامان

مِّثْلُهٗ	يَاْخُذُوْهُ ط [7][8]	اَلَمْ	يُؤْخَذْ [5][9]	عَلَيْهِمْ	مِّيْثَاقُ
اُس جیسا	وہ سب لے لیتے اُسے (بھی)	کیا نہیں	لیا گیا	اُن پر	پختہ عہد

الْكِتٰبِ	اَنْ	لَّا يَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا الْحَقَّ
کتاب (کا)	یہ کہ	نہ وہ سب کہیں گے	اللہ پر	مگر حق بات

وَ	دَرَسُوْا	مَا	فِيْهِ ط	وَ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ [10]
اور	ان سب نے پڑھ لیا	جو (کچھ)	اس میں (ہے)	اور	اُخروی گھر

خَيْرٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ ط	اَفَلَا [11]	تَعْقِلُوْنَ (169)
بہتر (ہے)	(اُن) کے لیے جو	وہ سب تقویٰ اختیار کرتے ہیں	تو کیا نہیں	تم سب عقل کرتے

وَالَّذِيْنَ	يُمَسِّكُوْنَ	بِالْكِتٰبِ [12]	وَاَقَامُوا
اور (وہ لوگ) جو	وہ سب مضبوطی سے پکڑتے ہیں	کتاب کو	اور اُن سب نے قائم کی ہے

الصَّلٰوةَ ط [10]	اِنَّا [13]	لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ	الْمُصْلِحِيْنَ [14] (170)
نماز	بیشک ہم	نہیں ہم ضائع کرتے	اجر	سب اصلاح کرنے والوں (کا)

وَ	اِذْ	نَتَقْنَا	الْجَبَلَ	فَوْقَهُمْ	كَاَنَّهٗ
اور	جب	ہم نے اُٹھایا	پہاڑ (کو)	اُن کے اوپر	گویا کہ وہ

ظُلَّةٌ [3][10]	وَّ	ظَنُّوْٓا [15]	اَنَّهٗ	وَاقِعٌۢ	بِهِمْ ج [12]
ایک سائبان (تھا)	اور	ان سب نے یقین کرلیا	کہ بیشک وہ	گرنے والا (ہے)	اُن پر

خُذُوْا	مَآ	اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ [10][12]	وَّاذْكُرُوْا
(ہم نے کہا) تم سب پکڑ لو	جو	ہم نے تمہیں دیا	مضبوطی سے	اور تم سب یاد رکھو

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔
2. لفظ بَعْدِ سے پہلے اگر مِنْ ہو تو مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
3. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اس لیے ترجمہ کچھ یا ایک کیا گیا ہے۔
4. فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔
5. یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
6. کیونکہ ہم اللہ کے پیارے اور انبیاء کی اولاد ہیں اس لیے اللہ ہمیں معاف کردے گا۔
7. یعنی بجائے اسکے کہ گناہ کرنے کے بعد شرمندہ ہوتے اور توبہ کرتے بلکہ گناہوں پر جرأت اور بیباکی بڑھتی جاتی ہے چنانچہ ایک مرتبہ رشوت لینے کے بعد دوبارہ موقع ملتا تو اسے بلا جھجک قبول کرلیتے۔
8. علامت وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔
9. علامت لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔
10. ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
11. جب أ کے بعد وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
12. بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر اور کبھی بوجہ کیا جاتا ہے۔
13. اِنَّا دراصل اِنَّ+نَا کا مجموعہ ہے، تخفیف کے لیے ایک نون گرا ہوا ہے۔
14. اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔
15. ظَنَّ وغیرہ کے بعد اگر اَنَّ ہو پھر ظَنَّ کا ترجمہ گمان کی بجائے یقین کیا جاتا ہے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	پھر اُن کے بعد کچھ ناخلف جانشین بنے
وَّرِثُوا الْكِتٰبَ	(جو) کتاب (تورات) کے وارث ہوئے
يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى	وہ اس حقیر (دنیا) کا سامان (بطور رشوت) لے لیتے ہیں
وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ	اور کہتے ہیں عنقریب ضرور ہمیں بخش دیا جائے گا
وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ	اور اگر اُنکے پاس کچھ (اور) سامان اُس جیسا آ جائے
يَاْخُذُوْهُ ؕ	وہ اُسے (بھی) لے لیتے ہیں
اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ	کیا اُن پر نہیں لیا گیا
مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ	کتاب کا پختہ عہد
اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ	یہ کہ وہ اللّٰہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہیں گے
وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ	اور جو کچھ اس (کتاب) میں ہے اُنہوں نے (اسے) پڑھ (بھی) لیا
وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ	اور آخرت کا گھر بہتر ہے اُن کے لیے جو
يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿169﴾	تقویٰ اختیار کرتے ہیں تو کیا تم عقل نہیں کرتے ﴿169﴾
وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ	اور وہ (لوگ) جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا	اور اُنہوں نے نماز قائم کی، بے شک ہم
لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿170﴾	اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ ﴿170﴾
وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ	اور جب ہم نے اُن کے اوپر پہاڑ کو اُٹھایا
كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا	گویا کہ وہ ایک سائبان تھا اور اُنہوں نے یقین کر لیا
اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ	کہ بے شک وہ اُن پر گرنے والا ہے
خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ	(ہم نے کہا) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے (اُسے) پکڑ لو
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا	مضبوطی سے، اور یاد رکھو (یعنی عمل کرو)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَخَلَفَ	خلیفہ، خلافت، ناخلف۔
مِنْ	منجانب، من حیث القوم۔
بَعْدِهِمْ	بعد از طعام، بعد از کلام۔
وَرِثُوا	وارث، وراثت، ورثا۔
يَاْخُذُوْنَ	اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
هٰذَا	حامل رقعہ ہذا، الہذا۔
الْاَدْنٰى	ادنیٰ، ادنیٰ و اعلیٰ۔
يَقُوْلُوْنَ	قول، اقوال، اقوال زریں۔
سَيُغْفَرُ	مغفرت، استغفر اللّٰہ۔
مِثْلُهٗ	مثل، مثال، تمثیل، امثلہ۔
عَلَيْهِمْ	علی الاعلان، علی العموم۔
مِّيْثَاقُ	میثاق، میثاق مدینہ، وثوق۔
اِلَّا	الاماشاءاللّٰہ، الا قلیل۔
دَرَسُوْا	درس و تدریس، مدرسہ۔
الدَّارُ	دار ارقم، دار فانی، دیار غیر۔
يَتَّقُوْنَ	تقویٰ، متقی۔
تَعْقِلُوْنَ	عقل، عاقل، معقول۔
يُمَسِّكُوْنَ	تمسک۔
اَقَامُوا	اقامت، مقیم، اقامت گاہ۔
لَا	لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
نُضِيْعُ	ضائع، ضیاع۔
الْمُصْلِحِيْنَ	اصلاح، اعمال صالحہ۔
الْجَبَلَ	جبل اُحد، جبل رحمت۔
فَوْقَهُمْ	فوق، فوقیت۔
ظُلَّةٌ	ظل سبحانی، ظل ہما۔
ظَنُّوْۤا	بدظن، حسن ظن۔
وَاقِعٌ	وقوع پذیر، وقائع نگار۔
خُذُوْا	اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
بِقُوَّةٍ	قوت، قوی، قوی الجثہ۔
اذْكُرُوْا	ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔

ع 21 9 11

مَا	فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿171﴾ ع	وَ	اِذْ
جو	اس میں (ہے)	تاکہ تم	تم سب بچ جاؤ	اور	جب

اَخَذَ	رَبُّكَ	مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ	مِنْ ظُهُوْرِهِمْ	ذُرِّيَّتَهُمْ
لیا (نکالا)	تیرے رب (نے)	آدم کے بیٹوں سے	اُن کی پشتوں سے	اُن کی اولاد (کو)

وَ	اَشْهَدَهُمْ	عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ج [1]	اَ	لَسْتُ
اور	گواہ بنایا اُنہیں	اُن کی جانوں پر	کیا	میں نہیں ہوں

بِرَبِّكُمْ ط [2]	قَالُوْا	بَلٰى ج	شَهِدْنَا ج [3]	اَنْ
(واقعی) تمہارا رب	(تو) ان سب نے کہا	ہاں! کیوں نہیں	ہم نے گواہی دی	(ایسا نہ ہو) کہ

تَقُوْلُوْا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اِنَّا [4]	كُنَّا	عَنْ هٰذَا
تم سب کہو	قیامت کے دن	بے شک ہم	ہم تھے	اس (بات) سے

غٰفِلِيْنَ ﴿172﴾ لا	اَوْ	تَقُوْلُوْٓا	اِنَّمَآ [5]	اَشْرَكَ
سب غافل	یا	تم سب (یہ) کہو	بے شک صرف	شرک کیا (تھا)

اٰبَآؤُنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا	ذُرِّيَّةً [6]
ہمارے آباؤ اجداد (نے)	(اس) سے پہلے	اور	تھے ہم	(اُن کی) اولاد

مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ج [7]	اَفَتُهْلِكُنَا [8] [9]	بِمَا [10]	فَعَلَ
اُن کے بعد	تو کیا تو ہلاک کرتا ہے ہمیں	(اس) وجہ سے جو	کیا ہے

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿173﴾	وَ	كَذٰلِكَ [11]	نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ [6]
سب گمراہوں (نے)	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیات (کو)

وَ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ ﴿174﴾	وَ	اتْلُ	عَلَيْهِمْ
اور	تاکہ وہ	وہ سب رجوع کریں	اور	آپ پڑھیے	اُن پر

نَبَاَ	الَّذِيْٓ [12]	اٰتَيْنٰهُ [3]	اٰيٰتِنَا [6]	فَانْسَلَخَ [9]
خبر	(اس کی) جو (کہ)	ہم نے دیں اُسے	اپنی آیتیں	تو وہ نکل گیا

مِنْهَا	فَاَتْبَعَهُ [9]	الشَّيْطٰنُ	فَكَانَ [9]	مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿175﴾
اُن سے	پھر پیچھے لگایا اُسے	شیطان (نے)	تو وہ ہو گیا	گمراہوں میں سے

معانقة 7

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے بعد انکی پشت سے ہونے والی تمام اولاد کو نکالا اور انہیں عقل اور قوت گویائی عطا فرمائی اور اُن سے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے کہا: ہاں کیوں نہیں ہم سب تیرے رب ہونے کی گواہی دیتے ہیں یہ بات کئی صحیح احادیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے لہٰذا اسے تمثیلی واقعہ کہنا درست نہیں۔

[2] بِ سے پہلے اگر نفی والا لفظ گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ اس سے بات میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

[3] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[4] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، تخفیف کے لیے ایک نون گرا ہوا ہے۔

[5] اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں صرف یونہی ہے کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔

[6] ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[7] اگر لفظ بَعْدِ سے پہلے مِنْ ہو تو عموماً اس مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

[8] جب اَ کے بعد وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو بھی کیا جاتا ہے۔

[10] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ کیا جاتا ہے۔

[11] كَ اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[12] بظاہر لگ رہا ہے کہ یہ آیت کسی خاص شخص سے متعلق ہے لیکن کسی بھی حدیث میں اس شخص کا تعین نہیں کیا گیا۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

ع 21 9 11

مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿171﴾	جو کچھ اس میں ہے، تاکہ تم بچ جاؤ۔ ﴿171﴾
وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ	اور جب آپ کے رب نے بنی آدم سے لیا (یعنی نکالا)
مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ	اُن کی پشتوں میں سے اُن کی اولاد کو
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ	اور اُن کو (خود) اُن کی جانوں پر گواہ بنایا (اور پوچھا)
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ	کیا میں واقعی تمہارا رب نہیں ہوں
قَالُوْا بَلٰي ۛ شَهِدْنَا ۛ (معانقة 7)	اُنہوں نے کہا: ہاں، کیوں نہیں ہم نے گواہی دی
اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	(یہ اقرار اس لیے کرایا کہ ایسا نہ ہو) کہ تم قیامت کے دن کہو
اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿172﴾	بیشک ہم اس (بات) سے بے خبر تھے۔ ﴿172﴾
اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ	یا تم (یہ) کہو کہ بیشک شرک تو صرف کیا
اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ	ہمارے آباؤ اجداد نے اس سے قبل (یعنی وہی مجرم تھے)
وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ	اور ہم تو اُن کے بعد (اُن کی) اولاد تھے
اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا	تو کیا تو ہمیں اس (اس فعل) کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے جو
فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿173﴾	گمراہوں نے کیا۔ ﴿173﴾
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ	اور اسی طرح ہم آیات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں
وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿174﴾	اور تاکہ وہ (حق کی طرف) رجوع کریں۔ ﴿174﴾
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ	اور آپ اُن پر (اُس شخص کی) خبر پڑھیے
الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا	جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں
فَانْسَلَخَ مِنْهَا	تو وہ اُن سے نکل گیا
فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ	پھر شیطان نے اُسے (اپنے) پیچھے لگایا
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿175﴾	تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ ﴿175﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَا: ماحول، ماتحت، ماجرا۔
فِيْهِ: فی الحقیقت، فی الفور۔
تَتَّقُوْنَ: تقویٰ، متقی۔
وَ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
اَخَذَ: اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
مِنْ: منجانب، من حیث القوم۔
بَنِيْٓ: ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
ذُرِّيَّتَهُمْ: ذریت آدم، ذریت ابلیس۔
اَشْهَدَهُمْ: شاہد، شہید، شہادت۔
عَلٰٓي: علی الاعلان، علی العموم۔
اَنْفُسِهِمْ: نفس، نفسا نفسی، تنفس۔
قَالُوْا: قول، مقولہ، اقوال زریں۔
يَوْمَ: یوم، یوم آخرت، ایام۔
الْقِيٰمَةِ: قیامت، قیامت خیز۔
هٰذَا: لہٰذا، مسجد ہٰذا، علی ہٰذا القیاس۔
غٰفِلِيْنَ: غافل، غفلت، تغافل۔
اَشْرَكَ: شرک، شریک، مشرک۔
اٰبَاۗؤُنَا: آباؤ اجداد، آبائی علاقہ۔
قَبْلُ: قبل از وقت، قبل از طعام۔
ذُرِّيَّةً: ذریت آدم، ذریت ابلیس۔
اَفَتُهْلِكُنَا: ہلاک، مہلک بیماریاں۔
فَعَلَ: فعل، فاعل، مفعول، افعال
الْمُبْطِلُوْنَ: حق وباطل، ادیان باطلہ۔
كَذٰلِكَ: کماحقہ، کالعدم۔
نُفَصِّلُ: تفصیل، مفصل۔
يَرْجِعُوْنَ: رجوع، رجعت پسندی۔
اُتْلُ: تلاوت قرآن، وحی متلو۔
عَلَيْهِمْ: علی الاعلان، اعلانیہ طور پر۔
نَبَاَ: نبی، نبوت، انبیاء۔
فَاَتْبَعَهُ: اتباع، تابع، متبع سنت۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَلَوۡ	شِئۡنَا [1]	لَرَفَعۡنٰهُ [2]	بِهَا [3]	وَ
اور اگر	ہم چاہتے	ضرور ہم بلند کرتے اُسے	اُن کے ذریعے	اور

لٰكِنَّهٗۤ	اَخۡلَدَ	اِلَى الۡاَرۡضِ	وَ	اتَّبَعَ
لیکن وہ	وہ جھک گیا	زمین کی طرف	اور	اس نے پیروی کی

هَوٰٮهُ ۚ [2]	فَمَثَلُهٗ [2]	كَمَثَلِ الۡـكَلۡبِ ۚ	اِنۡ	تَحۡمِلۡ
اپنی خواہش کی	تو اس کی مثال	کتے کی مثال کی طرح (ہے)	اگر	تو حملہ کرے

عَلَيۡهِ	يَلۡهَثۡ	اَوۡ	تَتۡرُكۡهُ [2]	يَلۡهَثْ ؕ
اُس پر	(تو) وہ زبان نکال کر ہانپتا ہے	یا	تو چھوڑ دے اُسے	وہ زبان نکال کر ہانپتا ہے

ذٰلِكَ [4]	مَثَلُ	الۡقَوۡمِ	الَّذِيۡنَ	كَذَّبُوۡا
یہ	مثال (ہے)	(اس) قوم کی	جن	سب نے جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَا ۚ [5][3]	فَاقۡصُصِ	الۡقَصَصَ	لَعَلَّهُمۡ	يَتَفَكَّرُوۡنَ (176)
ہماری آیات کو	تو آپ سنا دیں	(یہ) بیان	تاکہ وہ	وہ سب غور و فکر کریں

سَآءَ	مَثَلَاْ	الۡقَوۡمُ	الَّذِيۡنَ	كَذَّبُوۡا
بری ہے	مثال	(اس) قوم کی	جن	سب نے جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَا [5][3]	وَ	اَنۡفُسَهُمۡ	كَانُوۡا	يَظۡلِمُوۡنَ (177)	مَنۡ
ہماری آیات کو	اور	اپنی جانوں پر	تھے وہ سب	وہ سب ظلم کرتے	جسے

يَّهۡدِ اللّٰهُ [7][6]	فَهُوَ الۡمُهۡتَدِىۡ ۚ [8]	وَ	مَنۡ	يُّضۡلِلۡ
ہدایت دے اللہ	تو وہی ہدایت پانے والا (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کر دے

فَاُولٰۤٮِٕكَ	هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ [8] (178)	وَلَقَدۡ [9]	ذَرَاۡنَا [10]	لِجَهَنَّمَ
تو وہ (لوگ)	ہی سب خسارہ پانے والے (ہیں)	اور بلاشبہ یقیناً	ہم نے پیدا کیے	جہنم کے لیے

كَثِيۡرًا	مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ۖ	لَهُمۡ [11]	قُلُوۡبٌ	لَّا يَفۡقَهُوۡنَ [12]
بہت (سے)	جنوں اور انسانوں میں سے	اُن کے	دل (ہیں لیکن)	نہیں وہ سب سمجھتے

بِهَا ۡ [3]	وَلَهُمۡ [11]	اَعۡيُنٌ	لَّا يُبۡصِرُوۡنَ [12]	بِهَا ۡ [3]
ان سے	اور اُن کی	آنکھیں (ہیں لیکن)	نہیں وہ سب دیکھتے	اُن سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] شِئۡنَا یہ فعل ماضی ہے شرطیہ جملے کا ترجمہ اسی طرح کیا جاتا ہے۔

[2] علامت ہٗ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے اور اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے اور اگر ہٗ سے پہلے ساکن حرف ہو تو یہ ہُ ہو جاتا ہے۔

[3] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ کیا جاتا ہے۔

[4] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ، یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[5] ات اسم کے ساتھ جمع مؤنث کی علامت ہے الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[6] یہاں یِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[7] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[8] هُوَ یا هُمۡ کے بعد اَلۡ ہو تو اُن میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی یا وہی کیا جاتا ہے۔

[9] لَ اور قَدۡ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[10] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[11] لَهُمۡ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہوا ہے اس کا ترجمہ کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[12] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وۡنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَلَوْ شِئْنَا	اور اگر ہم چاہتے
لَرَفَعْنٰهُ بِهَا	(تو) ضرور ہم اُن (آیات) کے ذریعے اُسے بلند کرتے
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ	اور لیکن وہ زمین (یعنی پستی) کی طرف جھک گیا
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ	اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ	تو اُس کی مثال کتے کی مثال کی طرح ہے
اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ	اگر تو اُس پر حملہ کرے تو وہ زبان نکال کر ہانپتا ہے
اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ	یا تو اُسے چھوڑ دے (پھر بھی) زبان نکال کر ہانپتا ہے
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ	یہ مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ	ہماری آیات کو جھٹلایا، تو آپ (ان کو) سنا دیں
الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿176﴾	(یہ) بیان تاکہ وہ غور وفکر کریں۔ ﴿176﴾
سَاۗءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ	بُرے ہیں وہ لوگ مثال کے لحاظ سے جنھوں نے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	ہماری آیات کو جھٹلایا
وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿177﴾	اور اپنی جانوں پر وہ ظلم کرتے تھے۔ ﴿177﴾
مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ	جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت یافتہ ہے
وَمَنْ يُّضْلِلْ	اور جسے وہ گمراہ کردے
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿178﴾	تو وہ (لوگ) ہی خسارہ پانے والے ہیں۔ ﴿178﴾
وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے پیدا کیے جہنم کے لیے
كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ڮ	بہت سے جن اور انسان
لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ	اُن کے دل ہیں (لیکن) وہ اُن سے سمجھتے نہیں
وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ	اور اُن کی آنکھیں ہیں (لیکن) وہ اُن سے دیکھتے نہیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

شِئْنَا	ان شاءاللہ، مشیّتِ الٰہی۔
لَرَفَعْنٰهُ	رفعت، مرفوع، اعلیٰ وارفع۔
لٰكِنَّهٗٓ	لیکن۔
اِلَى	مکتوب الیہ، الداعی الی الخیر۔
الْاَرْضِ	ارض وسما، قطعہ اراضی۔
اتَّبَعَ	اتباع، تابع، متبع سنّت۔
هَوٰىهُ	ہوائے نفس۔
فَمَثَلُهٗ	مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
تَحْمِلْ	حملہ کرنا، حملہ آور۔
عَلَيْهِ	علی الاعلان، علی العموم۔
تَتْرُكْهُ	ترک، ترکہ، تارکِ صلوٰۃ۔
الْقَوْمِ	قوم، اقوام، قومیت۔
كَذَّبُوْا	کذب بیانی، کذاب، تکذیب
بِاٰيٰتِنَا	آیت، آیاتِ قرآنی۔
فَاقْصُصِ	قصہ، قصہ گوئی، قصص۔
يَتَفَكَّرُوْنَ	فکر، افکار، تفکر، مفکر۔
سَاۗءَ	علمائے سوء، اعمالِ سیّئہ۔
اَنْفُسَهُمْ	نفس، نفسا نفسی، تنفس۔
يَظْلِمُوْنَ	ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
يَّهْدِ	ہدایت، ہادیٔ برحق۔
يُّضْلِلْ	ضلالت وگمراہی۔
الْخٰسِرُوْنَ	خسارہ، خائب وخاسر۔
مِّنَ	منجانب، من وعن۔
الْاِنْسِ	جنّ وانس، انسان، انسانیت
قُلُوْبٌ	قلبی تعلق، امراضِ قلب۔
لَّا	لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
يَفْقَهُوْنَ	فقہ، فقاہت، فقہ السنہ۔
بِهَا	بالمقابل، بسبب، بالکل۔
اَعْيُنٌ	عینی شاہد، معاینہ۔
يُبْصِرُوْنَ	سمع وبصر، بصارت، مبصر۔

وَلَهُمْ [2]	اٰذَانٌ	لَّا يَسْمَعُوْنَ [2]	بِهَا ط [3]	اُولٰٓئِكَ [4]
اور اُن کے	کان (ہیں لیکن)	نہیں وہ سب سنتے	اُن سے	یہ (لوگ)

كَالْاَنْعَامِ [5]	بَلْ	هُمْ	اَضَلُّ ط [6]
چوپاؤں کی طرح (ہیں)	بلکہ	وہ	(اُن سے بھی) زیادہ گمراہ (ہیں)

اُولٰٓئِكَ [4]	هُمُ الْغٰفِلُوْنَ [7] (179)	وَ	لِلّٰهِ
وہ (لوگ)	ہی سب بے خبر (ہیں)	اور	اللہ ہی کے (ہیں)

الْاَسْمَآءُ	الْحُسْنٰى [8]	فَادْعُوْهُ	بِهَا ص [3]	وَ
نام	سب سے اچھے	تو تم سب پکارو اُسے	اُن کے ساتھ	اور

ذَرُوا	الَّذِيْنَ	يُلْحِدُوْنَ [9]	فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ط
تم سب چھوڑ دو	(اُن لوگوں کو) جو	وہ سب کج روی اختیار کرتے ہیں	اُسکے ناموں (کے بارے) میں

سَيُجْزَوْنَ [10]	مَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ (180)	وَ
عنقریب وہ سب بدلہ دیے جائیں گے	(اس کا) جو	وہ سب تھے	وہ سب عمل کرتے	اور

مِمَّنْ [11]	خَلَقْنَآ	اُمَّةٌ [12]	يَّهْدُوْنَ
(اُن) میں سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا	ایک گروہ (ہے)	(کہ) وہ سب رہنمائی کرتے ہیں

ع 22 10 12

بِالْحَقِّ [3]	وَ	بِهٖ [3]	يَعْدِلُوْنَ ع (181)	وَ
حق کے ساتھ	اور	اسی کے ساتھ	وہ سب عدل کرتے ہیں	اور

الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا [3]	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
(وہ لوگ) جن	سب نے جھٹلایا	ہماری آیات کو	عنقریب ہم تدریجاً پکڑیں گے اُنہیں

مِّنْ حَيْثُ	لَا يَعْلَمُوْنَ [2] صلے (182)	وَاُمْلِيْ	لَهُمْ [1] قف ط
جہاں سے	نہیں وہ سب جانتے ہوں گے	اور میں مہلت دیتا ہوں	اُن کو

اِنَّ	كَيْدِيْ	مَتِيْنٌ (183)	اَوَ	لَمْ
بیشک	میری تدبیر	بہت مضبوط (ہے)	اور کیا	نہیں

يَتَفَكَّرُوْا سكتة [13] [14]	مَا	بِصَاحِبِهِمْ [3]	مِّنْ جِنَّةٍ ط [12]
اُن سب نے غور کیا (کہ)	نہیں (ہے)	اُن کے ساتھی کو	کوئی جنون

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہوا ہے اس کا ترجمہ کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[2] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[3] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر بھی کیا جاتا ہے۔

[4] اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

[5] كَ اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[6] اسم کے شروع میں أ میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[7] هُمْ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[8] ـٰی واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[9] ایک کجروی یہ ہے کہ اللہ کے ناموں کو بگاڑ کر بتوں کے نام رکھتے مثلاً: اللہ، عزیز، منان کو بگاڑ کر لات، عزّٰی اور منات اور اسی طرح ٹونے ٹوٹکوں میں بھی اللہ کے نام استعمال کرنا کجروی ہے۔

[10] فعل کے شروع میں یہ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[11] مِمَّنْ دراصل مِنْ + مَنْ کا مجموعہ ہے۔

[12] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اس لیے ترجمہ کوئی یا ایک کیا گیا ہے۔

[13] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔

[14] علامت یہ کا ترجمہ وہ کی بجائے اُن بھی کیا جاتا ہے۔

وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ	اور اُن کے کان ہیں (لیکن) وہ اُن سے سنتے نہیں
اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ	یہ (لوگ) چوپاؤں کی طرح ہیں
بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ	بلکہ وہ (اُن سے بھی) زیادہ گمراہ ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿179﴾	یہ (لوگ) ہی بے خبر ہیں۔ ﴿179﴾
وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں
فَادْعُوْهُ بِهَا ۪	تو تم اُسے ان (ناموں) کے ساتھ پکارو
وَذَرُوا الَّذِيْنَ	اور تم اُن (لوگوں) کو چھوڑ دو جو
يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ	اُسکے ناموں کے بارے میں کج روی اختیار کرتے ہیں
سَيُجْزَوْنَ	عنقریب وہ بدلہ دیے جائیں گے
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿180﴾	اس کا جو وہ عمل کرتے تھے۔ ﴿180﴾
وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ	اور اُن (لوگوں) میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا
اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ	ایک گروہ ہے (جو) حق کے ساتھ رہنمائی کرتے ہیں
وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿181﴾ ع (ع 22 10 12)	اور اسی کے ساتھ وہ عدل کرتے ہیں۔ ﴿181﴾ ع
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	اور وہ (لوگ) جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ	عنقریب ضرور ہم اُنہیں بتدریج پکڑیں گے
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿182﴾ ۚ	جہاں سے وہ جانتے بھی نہ ہوں گے۔ ﴿182﴾ ۚ
وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۗ	اور میں اُنہیں مہلت دیے جاتا ہوں
اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿183﴾	بے شک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔ ﴿183﴾
اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ	اور کیا اُنہوں نے غور نہیں کیا،
مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ	اُن کے ساتھی کو کوئی جنون نہیں ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
لَّا : لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
يَسْمَعُوْنَ : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
كَالْاَنْعَامِ : کماحقہ، کالعدم۔
بَلْ : بلکہ۔
اَضَلُّ : ضلالت وگمراہی۔
الْغٰفِلُوْنَ : غافل، غفلت، تغافل۔
الْاَسْمَآءُ : اسم گرامی، اسم بامسمّٰی۔
الْحُسْنٰى : حسن، اسمائے حسنیٰ، احسن۔
فَادْعُوْهُ : دعا، داعی، مدعو، دعوت۔
يُلْحِدُوْنَ : الحاد، ملحد۔
فِيْٓ : فی الحال، فی الفور، فی زمانہ۔
اَسْمَآئِهٖ : اسم گرامی، اسماء۔
سَيُجْزَوْنَ : جزاء وسزا، جزاک اللہ خیراً۔
مَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
يَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، تعمیل۔
خَلَقْنَآ : خلق، تخلیق، خالق، خلقت۔
اُمَّةٌ : امت، امت محمدیہ۔
يَّهْدُوْنَ : ہدایت، ہادی برحق۔
بِالْحَقِّ : بالکل، بسبب، بوجہ، بذریعہ۔
بِالْحَقِّ : حق وباطل، حقیقت۔
يَعْدِلُوْنَ : عدل، عادل، عدلیہ۔
كَذَّبُوْا : کذب بیانی، تکذیب۔
مِّنْ : منجانب، من وعن۔
حَيْثُ : حیثیت، من حیث القوم۔
لَا : لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
يَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
يَتَفَكَّرُوْا : فکر، افکار، تفکر، مفکر۔
بِصَاحِبِهِمْ : صاحب، صحابی، صحابہ۔
جِنَّةٍ : مجنون، جنون۔

اِنْ [1]	هُوَ	اِلَّا	نَذِيْرٌ [2]	مُّبِيْنٌ ﴿184﴾	اَوَ
نہیں ہے	وہ	مگر	ایک ڈرانے والا	واضح	اور کیا

لَمْ	يَنْظُرُوْا [3]	فِيْ مَلَكُوْتِ	السَّمٰوٰتِ [4]
نہیں	اُن سب نے دیکھا	بادشاہت میں	آسمانوں (کی)

وَ	الْاَرْضِ	وَمَا	خَلَقَ اللّٰهُ [5]	مِنْ شَيْءٍ [2] [6]
اور	زمین (کی)	اور جو	پیدا کی ہے اللہ (نے)	کوئی چیز

وَّ	اَنْ	عَسٰٓى	اَنْ	يَّكُوْنَ [7]	قَدِ
اور	یہ کہ	شاید	کہ	ہو	یقیناً

اقْتَرَبَ	اَجَلُهُمْ ج	فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ [8]	بَعْدَهٗ
قریب آ گیا	اُن کا مقررہ وقت	تو کس بات پر	اس کے بعد

يُؤْمِنُوْنَ ﴿185﴾	مَنْ	يُّضْلِلِ اللّٰهُ [5]	فَلَا هَادِيَ [9]
وہ سب ایمان لائیں گے	جسے	گمراہ کردے اللہ	تو کوئی نہیں ہدایت دینے والا

لَهٗ ط [10]	وَ	يَذَرُهُمْ	فِيْ طُغْيَانِهِمْ
اُس کو	اور	وہ چھوڑ دیتا ہے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں

يَعْمَهُوْنَ ﴿186﴾	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ [4]	اَيَّانَ
وہ سب بھٹکتے پھرتے ہیں	وہ سب پوچھتے ہیں آپ سے	قیامت کے بارے میں	کب (ہے)

مُرْسٰىهَا ط	قُلْ [11]	اِنَّمَا [12]	عِلْمُهَا
اسکا واقع ہونا	آپ کہہ دیجیے	بے شک صرف	اسکا علم

عِنْدَ رَبِّيْ ج [13]	لَا يُجَلِّيْهَا	لِوَقْتِهَآ [14]	اِلَّا
میرے رب کے پاس (ہے)	نہیں وہ ظاہر کرے گا اُسے	اس کے وقت پر	مگر

هُوَ ط	ثَقُلَتْ [4] [15]	فِي السَّمٰوٰتِ [4]	وَ
وہی	وہ (بہت) بھاری ہے	آسمانوں میں	اور

الْاَرْضِ ط	لَا تَاْتِيْكُمْ [4]	اِلَّا	بَغْتَةً ط [4]
زمین (میں)	نہیں آئے گی تم پر	مگر	اچانک

وقف لازم

وقف منزل

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 اِنْ کا ترجمہ اگر ہوتا ہے مگر جب اِنْ کے بعد اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

2 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے۔

3 علامت لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ ماضی میں کیا جاتا ہے، اس لیے یہ کا ترجمہ وہ کی بجائے اُس یا اُن کیا جاتا ہے۔

4 ات، ۃ، تـ اور تُ مؤنث کی علامتیں ہیں، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

5 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

6 مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

7 یہاں یـ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

8 بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بوجہ، بذریعہ کیا جاتا ہے

9 لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے اور ترجمہ کوئی نہیں کیا جاتا ہے۔

10 لَهٗ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہو جاتا ہے۔

11 قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق "و" گرا ہوا ہے۔

12 اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں صرف یوں ہی ہے کا مفہوم ہوتا ہے۔

13 یعنی قیامت کا یقینی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے کسی فرشتے اور کسی نبی کو معلوم نہیں کہ قیامت کب آئے گی۔

14 لَ کا اصل ترجمہ کے لیے یا کا، کی، کے، کو ہوتا ہے یہاں لِ کا ترجمہ پر ضرورتاً کیا گیا ہے۔

15 ثَقُلَتْ بھاری ہے کا مفہوم یہ ہے کہ زمین و آسمان اسکی دہشت سے کانپتے ہیں۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿184﴾	نہیں ہے وہ مگر واضح ڈرانے والا۔ ﴿184﴾
اَوَلَمۡ يَنۡظُرُوۡا	اور کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا (یعنی غور نہیں کیا)
فِىۡ مَلَكُوۡتِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی میں
وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَىۡءٍ ۙ	اور (اس میں) جو کوئی چیز اللہ نے پیدا کی ہے
وَّاَنۡ عَسٰٓى اَنۡ	اور (اس بات پر غور نہیں کیا) کہ ہو سکتا ہے کہ
يَّكُوۡنَ قَدِ اقۡتَرَبَ اَجَلُهُمۡ ۚ	اُن کا مقررہ وقت واقعی قریب آچکا ہو
فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَهٗ	تو اس (قرآن) کے بعد کس بات پر
يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿185﴾	وہ ایمان لائیں گے۔ ﴿185﴾
مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ	جسے اللہ گمراہ کر دے
فَلَا هَادِىَ لَهٗ ؕ	پھر اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں
وَيَذَرُهُمۡ	اور وہ اُنہیں چھوڑے رکھتا ہے
فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ	(کہ) اپنی سرکشی میں
يَعۡمَهُوۡنَ ﴿186﴾	وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ﴿186﴾
يَسۡـئَلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ	(یہ لوگ) آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں
اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا ؕ قُلۡ	اُسکا واقع ہونے کا وقت کب ہے، آپ کہہ دیجیے!
اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ ۚ	بیشک اسکا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے
لَا يُجَلِّيۡهَا لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ م	اُسے اسکے وقت پر اسکے سوا کوئی ظاہر نہیں کرے گا
ثَقُلَتۡ	وہ (قیامت بہت) بھاری ہے
فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ	آسمانوں اور زمین میں
لَا تَاۡتِيۡكُمۡ اِلَّا بَغۡتَةً ؕ	وہ تم پر نہیں آئے گی مگر اچانک

وقف منزل — وقف لازم

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اِلَّا	الاماشاءاللہ، الا قلیل۔
نَذِيۡرٌ	بشارت وانذار، نذیر۔
مُّبِيۡنٌ	بیان، دلیل بین، مبیّنہ۔
وَ	شان وشوکت، رحم وکرم۔
يَنۡظُرُوۡا	نظر، نظارہ، منظر، تناظر۔
فِىۡ	فی الحال، فی الفور، فی الوقت
مَلَكُوۡتِ	مالک، املاک، مُلک وملت۔
السَّمٰوٰتِ	ارض وسما، کتب سماویہ۔
مَا	ماحول، ماتحت، ماجرا۔
الۡاَرۡضِ	ارض وسما، قطعہ اُراضی۔
خَلَقَ	خالق، مخلوق، خلقِ خدا۔
مِنۡ	منجانب، من حیث القوم۔
شَىۡءٍ	شے، اشیائے خورد ونوش۔
اقۡتَرَبَ	قرب، قریب، مقرب۔
اَجَلُهُمۡ	اجل، فرشتۂ اجل۔
بَعۡدَهٗ	بعد از طعام، بعد از کلام۔
يُؤۡمِنُوۡنَ	امن، ایمان، مؤمن۔
يُّضۡلِلِ	ضلالت وگمراہی۔
هَادِىَ	ہدایت، ہادیٔ برحق۔
طُغۡيَانِهِمۡ	طاغوت، طغیانی۔
يَسۡـئَلُوۡنَكَ	سوال، سائل، مسئول۔
قُلۡ	قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
عِلۡمُهَا	علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
عِنۡدَ	عند الطلب، عند اللہ ماجور۔
رَبِّىۡ	رب، ربوبیت۔
لِوَقۡتِهَاۤ	وقت، اوقات، میقات۔
اِلَّا	اِلاماشاءاللہ، اِلا قلیل۔
ثَقُلَتۡ	ثقیل، کشش ثقل۔
لَا	لاعلاج، لاعلم، لاتعداد۔
الۡاَرۡضِ	ارض وسما، قطعہ اراضی۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ [1]	كَاَنَّكَ	حَفِيٌّ	عَنْهَا ؕ [2]
وہ سب (ایسے) پوچھ رہے ہیں آپ سے	گویا کہ آپ	خوب تحقیق کرنے والے (ہیں)	اس کی
قُلْ	اِنَّمَا [3]	عِلْمُهَا	عِنْدَ اللّٰهِ
آپ کہہ دیجیے	بلاشبہ صرف	اس کا علم	اللہ کے پاس (ہے)

وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ	النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ [4] (187)	قُلْ
اور لیکن	اکثر	لوگ	وہ سب نہیں جانتے	آپ کہہ دیجیے
لَّآ	اَمْلِكُ [4]	لِنَفْسِيْ	نَفْعًا [5]	وَّ
نہیں	میں اختیار رکھتا	اپنی جان کے لیے	کسی نفع (کا)	اور
لَا ضَرًّا [5]	اِلَّا	مَا	شَآءَ اللّٰهُ ؕ	وَلَوْ
نہ کسی نقصان (کا)	مگر	جو	اللہ چاہے	اور اگر

كُنْتُ اَعْلَمُ [6]	الْغَيْبَ	لَاسْتَكْثَرْتُ [7]	مِنَ الْخَيْرِ ۛ (معانقة 8)
میں جانتا ہوتا	غیب (کو)	یقیناً میں بہت حاصل کر لیتا	بھلائی سے

وَمَا	مَسَّنِيَ [8]	السُّوْٓءُ ۛ	اِنْ [9]	اَنَا	اِلَّا
اور نہ	پہنچتی مجھے	(کبھی کوئی) تکلیف	نہیں (ہوں)	میں	مگر

نَذِيْرٌ [5]	وَّبَشِيْرٌ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ع (188) (ع 23 / 7 / 13)
ایک ڈرانے والا	اور خوشخبری دینے والا	(اُس) قوم کے لیے	(جو) وہ سب ایمان رکھتے ہیں
هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ [10]	مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ [11]
(اللہ) وہ ہے	جس نے	پیدا کیا تمہیں	ایک جان سے

وَّ	جَعَلَ	مِنْهَا	زَوْجَهَا	لِيَسْكُنَ [12]
اور	اُس نے بنایا	اُس سے	اس کا جوڑا	تاکہ وہ سکون حاصل کرے

اِلَيْهَا ج	فَلَمَّا [13]	تَغَشّٰىهَا [14]	حَمَلَتْ [11]
اُس کی طرف (جاکر)	پھر جب	اس نے ڈھانک لیا اُسے	(تو) اُٹھایا اُس نے

حَمْلًا خَفِيْفًا	فَمَرَّتْ [13][11]	بِهٖ ج	فَلَمَّآ	اَثْقَلَتْ [11]
ہلکا سا حمل	تو لیے پھرتی رہی	اُس کو	پھر جب	وہ بوجھل ہو گئی (تو)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. كَ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تجھے، آپ کو کبھی ضرورتاً آپ سے کیا جاتا ہے۔
2. عَنْ کا ترجمہ ضرورتاً کی کیا گیا ہے۔
3. اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں صرف یونہی ہے کا مفہوم ہوتا ہے۔
4. لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں جمع کے لیے کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے اور اگر لَا کے بعد فعل کے آخر میں پیش ہو تو اس میں واحد کے لیے کام نہ کرنے کی خبر ہوتی ہے۔
5. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ کسی ایک کیا گیا ہے۔
6. تُ اور اَ دونوں کا ملا کر ترجمہ میں کیا گیا ہے۔
7. لَاسْتَكْثَرْتُ دراصل یہ لَ+اِسْتَكْثَرْتُ کا مجموعہ ہے۔
8. اگر فعل کے آخر میں نِیْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
9. اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا ہو تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔
10. كُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔
11. ۃ اور تْ واحد مؤنث کی علامت ہے، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
12. اگر فعل کے شروع میں لِ ہو اور آخر میں زبر ہو تو اس لِ کا ترجمہ کبھی تاکہ کیا جاتا ہے۔
13. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو بھی کیا جاتا ہے۔
14. علامت تّ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ	وہ آپ سے (ایسے) پوچھ رہے ہیں گویا کہ آپ
حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ	خوب تحقیق کرنے والے ہیں اس کی
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ	کہہ دیجیے یقیناً اسکا علم تو صرف اللّٰہ کے پاس ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ	اور لیکن اکثر لوگ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿187﴾ قُلْ	نہیں جانتے۔ ﴿187﴾ آپ کہہ دیجیے
لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا	میں اپنی جان کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا
وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ	اور نہ کسی نقصان کا مگر جو اللّٰہ چاہے
وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ	اور اگر میں غیب جانتا ہوتا
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ	(تو) یقیناً میں (اپنے لیے) بھلائی میں سے بہت حاصل کر لیتا — معانقة
وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ	اور مجھے (کبھی کوئی) تکلیف نہ پہنچتی
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ	نہیں ہوں میں مگر ایک ڈرانے والا
وَّبَشِيْرٌ	اور خوشخبری دینے والا
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿188﴾ ع	اُس قوم کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ ع ﴿188﴾ — ع 23 / 7 / 13
هُوَ الَّذِيْ	(اللّٰہ) وہ ہے جس نے
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	تمھیں ایک جان (آدم) سے پیدا کیا
وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا	اور اُس نے اُسی سے اُس کا جوڑا بنایا
لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ	تاکہ وہ اُس کی طرف سے سکون حاصل کرے
فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا	پھر جب اس نے ڈھانک لیا اُسے (صحبت کی)
حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا	(تو) اُس نے ہلکا سا حمل اُٹھایا
فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ	تو وہ اُس کو لیے پھرتی رہی، پھر جب وہ بوجھل ہوگئی

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- يَسْـَٔلُوْنَكَ: سوال، سائل، مسئول۔
- قُلْ: قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
- عِلْمُهَا: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- عِنْدَ: عنداللہ، عندیہ، عندالناس۔
- وَ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
- لٰكِنَّ: لیکن۔
- اَكْثَرَ: اکثر، کثیر، کثرت۔
- النَّاسِ: عوام الناس، عامۃ الناس۔
- لَا: لاتعداد، لاعلم، لامحدود۔
- اَمْلِكُ: مالک، ملکیت، املاک۔
- لِنَفْسِيْ: الحمدللہ، الہٰذا / نفسا نفسی۔
- نَفْعًا: نفع، منافع، منفعت۔
- ضَرًّا: مضرِ صحت، ضرر رساں۔
- شَآءَ: ماشاءاللہ، مشیّت۔
- لَاسْتَكْثَرْتُ: اکثر، کثیر، اکثریت۔
- الْخَيْرِ: خیر، خیریت، خیرخواہی۔
- مَسَّنِيَ: مس۔
- السُّوْٓءُ: علمائے سوء، اعمالِ سیّئہ۔
- نَذِيْرٌ: بشارت وانذار، نذیر۔
- بَشِيْرٌ: بشارت، بشیر، عشرہ مبشرہ۔
- يُّؤْمِنُوْنَ: امن، ایمان، مؤمن۔
- خَلَقَكُمْ: خالق، مخلوق، تخلیق۔
- وَّاحِدَةٍ: واحد، احد، توحید، موحّد۔
- زَوْجَهَا: زوجہ، زوجیت۔
- لِيَسْكُنَ: سکون، سکینت۔
- اِلَيْهَا: مرسل الیہ، مکتوب الیہ۔
- حَمَلَتْ: حمل، حامل، محمول۔
- خَفِيْفًا: خفیف، تخفیف، مخفف۔
- فَمَرَّتْ: مرورِ زمانہ۔
- اَثْقَلَتْ: ثقیل، کششِ ثقل۔

دَّعَوَا [1]	اللّٰهَ	رَبَّهُمَا	لَئِنْ	اٰتَيْتَنَا
اُن دونوں نے دعا کی	اللّٰہ (سے)	(جو) ان دونوں کا رب (ہے)	واقعی اگر	تو نے دیا ہمیں

صَالِحًا	لَّنَكُوْنَنَّ [2]	مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿189﴾	فَلَمَّآ [3]
تندرست (بچہ)	(تو) یقیناً ضرور ہم ہوں گے	شکر کرنے والوں میں سے	پھر جب

اٰتٰىهُمَا	صَالِحًا	جَعَلَا [1]	لَهٗ [4]	شُرَكَآءَ
اُس نے دے دیا اُن دونوں کو	تندرست (بچہ)	(تو) دونوں نے بنائے	اُس کے لیے	شریک

فِيْمَآ	اٰتٰىهُمَا ج	فَتَعٰلَى [5]	اللّٰهُ	عَمَّا [6]
(اس) میں جو	اس نے دیا اُن دونوں کو	پس بہت بلند ہے	اللّٰہ	(اس) سے جو

يُشْرِكُوْنَ ﴿190﴾	اَ	يُشْرِكُوْنَ	مَا	لَا يَخْلُقُ
وہ سب شریک بناتے ہیں	کیا	وہ سب شریک بناتے ہیں (انہیں)	جو	نہیں وہ پیدا کر سکتے

شَيْـًٔا [7]	وَّ	هُمْ	يُخْلَقُوْنَ [8] ﴿191﴾ صلے	وَ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ [9]
کوئی چیز	حالانکہ	وہ سب	وہ سب پیدا کیے جاتے ہیں	اور	نہیں وہ سب طاقت رکھتے

لَهُمْ [4]	نَصْرًا	وَّلَآ	اَنْفُسَهُمْ	يَنْصُرُوْنَ ﴿192﴾
اُن کی	مدد کرنے کی	اور نہ	اپنے نفسوں کی	وہ سب مدد کر سکتے ہیں

وَاِنْ	تَدْعُوْهُمْ [10]	اِلَى الْهُدٰى	لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ط
اور اگر	تم سب بلاؤ انہیں	ہدایت کی طرف	(تو) نہیں وہ سب پیروی کریں گے تمہاری

سَوَآءٌ	عَلَيْكُمْ	اَ	دَعَوْتُمُوْهُمْ [12] [11]	اَمْ	اَنْتُمْ
برابر (ہے)	تم پر	خواہ	تم سب پکارو انہیں	یا	تم

صَامِتُوْنَ ﴿193﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
سب خاموش رہنے والے ہو	بیشک	(وہ لوگ) جنہیں	تم سب پکارتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [13]	عِبَادٌ	اَمْثَالُكُمْ [14]	فَادْعُوْهُمْ [10] [3]
اللّٰہ کے علاوہ	(وہ) بندے (ہیں)	تمہاری طرح	سو تم سب پکارو انہیں

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا [3]	لَكُمْ [4]	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿194﴾
پھر چاہیے کہ وہ سب جواب دیں	تم کو	اگر	ہو تم	سب سچے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] علامت "ا" میں دو ہونے کا مفہوم ہے۔

[2] لَ اور نّ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[3] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو بھی کیا جاتا ہے۔

[4] لَهٗ، لَهُمْ اور لَكُمْ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہو جاتا ہے۔

[5] علامت تَ اور "ا" میں مبالغے کا مفہوم ہے، اس لیے ترجمہ بہت کیا گیا ہے۔

[6] عَمَّا دراصل عَنْ + مَا مجموعہ ہے۔

[7] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ کوئی کیا گیا ہے۔

[8] فعل کے شروع میں علامت يُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں جمع کے لیے کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[10] علامت وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[11] علامت أ کے بعد اُسی جملے میں اَمْ ہو تو اس اَ کا ترجمہ عموماً خواہ کیا جاتا ہے۔

[12] تُمْ کے بعد کوئی اور علامت لگانی ہو تو تُمْ اور اس علامت کے درمیان وْ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[13] اگر مِنْ کے بعد لفظ دُوْنَ موجود ہو تو مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

[14] یعنی جب وہ زندہ تھے اب تو تم ان سے زیادہ کامل ہو کہ تم دیکھ سکتے ہو اور وہ دیکھ نہیں سکتے تم سن سکتے ہو اور وہ سن نہیں سکتے تم انہیں پکار کر دیکھ لو کیا وہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں؟۔

دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا	(تو) اُن دونوں نے اپنے رب اللہ سے دعا کی
لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا	یقیناً اگر تو نے ہمیں تندرست (صحیح وسالم بچہ) دیا (تو)
لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿189﴾	یقیناً ضرور ہم شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔ ﴿189﴾
فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا	پھر جب اُس نے اُن دونوں کو تندرست (بچہ) دے دیا
جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ	(تو) دونوں نے اُسکے شریک بنائے اس (بچے) میں جو
اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا	اس نے انہیں دیا تھا پس اللہ اس سے بہت بلند ہے جو
يُشْرِكُوْنَ ﴿190﴾ اَيُشْرِكُوْنَ	وہ شریک بناتے ہیں۔ ﴿190﴾ کیا وہ شریک بناتے ہیں
مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا	(انہیں) جو کوئی چیز (بھی) پیدا کر نہیں سکتے
وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۖ ﴿191﴾	حالانکہ وہ (خود) پیدا کیے جاتے ہیں۔ ﴿191﴾
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا	اور وہ اُن کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے
وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿192﴾	اور نہ وہ اپنے نفسوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ ﴿192﴾
وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى	اور اگر تم اُنہیں ہدایت کی طرف بلاؤ
لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ	(تو) وہ تمہاری پیروی نہیں کریں گے
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ	برابر ہے تم پر خواہ تم نے اُنہیں پکارا ہو
اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿193﴾	یا تم خاموش رہنے والے ہو۔ ﴿193﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ	(اے مشرکو!) بے شک وہ (لوگ) جنہیں تم پکارتے ہو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ	اللہ کے علاوہ وہ تو تمہاری طرح بندے ہی ہیں
فَادْعُوْهُمْ	سو تم اُنہیں پکارو
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ	پھر چاہیے کہ وہ تمہیں جواب دیں (یعنی تمہاری دعا قبول کریں)
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿194﴾	اگر تم سچے ہو۔ ﴿194﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

دَّعَوَا	:دعا، داعی، مدعی، مدعو۔
صَالِحًا	:اصلاح، اعمال صالحہ۔
مِنَ	:منجانب، من وعن۔
الشّٰكِرِيْنَ	:شکر، شاکر، شکر گزار۔
شُرَكَآءَ	:شرک، مشرک۔
فِيْمَآ	:فی الحال، فی سبیل اللہ۔
فِيْمَآ	:ماحول، ماجرا، ماتحت۔
فَتَعٰلَى	:اللہ تعالیٰ، اعلیٰ وارفع۔
لَا	:لاتعداد، لاعلاج، لاعلم۔
يَخْلُقُ	:خلق، تخلیق، خالق۔
شَيْـًٔا	:شے، اشیاء، عفوودرگزر۔
وَ	:شان وشوکت، رحم وکرم۔
يَسْتَطِيْعُوْنَ	:حسب استطاعت۔
نَصْرًا	:نصرت، ناصر، نصیر۔
اَنْفُسَهُمْ	:نفس، نفسا نفسی، تنفس۔
تَدْعُوْهُمْ	:دعا، داعی، مدعو، دعوت۔
اِلَى	:مرسل الیہ، مکتوب الیہ۔
الْهُدٰى	:ہدایت، ہادی برحق۔
يَتَّبِعُوْكُمْ	:اتباع، تابع، متبع سنت۔
سَوَآءٌ	:مساوی، مساوات۔
عَلَيْكُمْ	:علیحدہ، علی الاعلان۔
تَدْعُوْنَ	:دعا، داعی، مدعی، دعوت۔
مِنْ	:منجانب، من وعن۔
عِبَادٌ	:عبد، عابد، معبود۔
اَمْثَالُكُمْ	:مثل، مثالیں، امثلہ۔
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا	:مستجاب الدعوات۔
صٰدِقِيْنَ	:صداقت، صدق دل۔

اَ [1]	لَهُمْ [2]	اَرْجُلٌ	يَّمْشُوْنَ	بِهَآ ز	اَمْ
کیا	اُن کے	پاؤں (ہیں)	(کہ) وہ سب چلتے ہوں	اُن سے	یا

لَهُمْ [2]	اَيْدٍ	يَّبْطِشُوْنَ	بِهَآ ز	اَمْ	لَهُمْ [2]
اُن کے	ہاتھ (ہیں)	(کہ) وہ سب پکڑتے ہوں	اُن سے	یا	اُن کی

اَعْيُنٌ	يُّبْصِرُوْنَ	بِهَآ ز	اَمْ	لَهُمْ [2]
آنکھیں (ہیں)	(کہ) وہ سب دیکھتے ہوں	اُن سے	یا	اُن کے

اٰذَانٌ	يَّسْمَعُوْنَ	بِهَا ط	قُلِ [3]	ادْعُوْا [4]
کان (ہیں)	(کہ) وہ سب سنتے ہوں	اُن سے	آپ کہہ دیجیے	تم سب بلالو

شُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ	كِيْدُوْنِ [5]	فَلَا تُنْظِرُوْنِ [5] (195)
اپنے شریکوں (کو)	پھر	تم سب تدبیر کرو میرے خلاف	پھر مت تم سب مہلت دو مجھے

اِنَّ	وَلِيِّ [6]	اللّٰهُ	الَّذِيْ	نَزَّلَ	الْكِتٰبَ صلے ز
بیشک	میرا مددگار	اللہ (ہے)	جس نے	اُتاری ہے	کتاب

وَهُوَ	يَتَوَلَّى [7]	الصّٰلِحِيْنَ (196)	وَ	الَّذِيْنَ
اور وہی	مددگار بنتا ہے	سب نیکوں (کی)	اور	(وہ لوگ) جنہیں

تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ [8]	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ [9]	نَصْرَكُمْ
تم سب پکارتے ہو	اُس کے سوا	نہیں وہ سب طاقت رکھتے	تمہاری مدد کرنے کی

وَلَآ	اَنْفُسَهُمْ	يَنْصُرُوْنَ (197)	وَاِنْ	تَدْعُوْهُمْ [10]
اور نہ	اپنے نفسوں (کی)	وہ سب مدد کر سکتے ہیں	اور اگر	تم سب بلاؤ اُنہیں

اِلَى الْهُدٰى	لَا يَسْمَعُوْا ط	وَتَرٰىهُمْ [10]	يَنْظُرُوْنَ
ہدایت کی طرف	(تو) نہیں وہ سب سنیں گے	اور تو دیکھتا ہے اُنہیں	(کہ) وہ سب دیکھ رہے ہیں

اِلَيْكَ	وَ	هُمْ	لَا يُبْصِرُوْنَ [9][11] (198)	خُذِ [12]
آپ کی طرف	حالانکہ	وہ سب	نہیں وہ سب دیکھتے	آپ اختیار کیجیے

الْعَفْوَ	وَاْمُرْ	بِالْعُرْفِ	وَاَعْرِضْ	عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (199)
درگزر کرنے (کو)	اور حکم دیجیے	نیکی کا	اور آپ اعراض کیجیے	سب جاہلوں سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] أ الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا ہوتا ہے

[2] لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[3] قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" گرا ہوا ہے۔

[4] فعل کے شروع میں أ اور آخر میں وْا ہو تو اس میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[5] كِيْدُوْنِ دراصل كِيْدُوْنِيْ اور فَلَا تُنْظِرُوْنِ دراصل فَلَا تُنْظِرُوْنِيْ تھا اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور تخفیف کے لیے آخر سے یْ گر گئی ہے۔

[6] یہ دراصل وَلِيِّ + یْ وَلِيِّ تھا اگلے لفظ سے ملانے کے لیے کھڑی زیر کی بجائے الگ یَ لکھ کر اُسے زبر دی گئی ہے۔

[7] تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[8] اگر مِنْ کے بعد لفظ دُوْنَ موجود ہو تو مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

[9] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[10] هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں یا ان کو کیا جاتا ہے۔

[11] اس جملے میں دیکھنے کے لیے تین فعل استعمال ہوتے ہیں رأی، نظر، اور بصر تینوں کے مفہوم میں فرق ہے رأی خیال کرنا، نظر آنکھوں سے دیکھنا اور بصر دل سے دیکھنا تو اس جملے کا معنی ہوگا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ آپکی طرف آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

[12] جس فعل کے شروع میں أ ہو اس کا فعل امر بناتے ہوئے أ گر جاتا ہے مثلاً أمر سے مُرْ، أكُلُ سے كُلْ اور أخذ سے خُذْ۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ز	کیا اُن کے پاؤں ہیں (کہ) وہ اُن سے چلتے ہوں
اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ز	یا اُن کے ہاتھ ہیں (کہ) وہ اُن سے پکڑتے ہوں
اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ز	یا اُن کی آنکھیں ہیں (کہ) وہ اُن سے دیکھتے ہوں
اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ط	یا اُن کے کان ہیں (کہ) وہ اُن سے سنتے ہوں
قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ	آپ کہہ دیجیے تم اپنے شریکوں کو بلا لو
ثُمَّ كِيْدُوْنِ	پھر تم میرے خلاف تدبیر کرو
فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿195﴾	پس تم مجھے مہلت (بھی) نہ دو۔ ﴿195﴾
اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ	بے شک میرا مددگار (کارساز) اللہ ہے
الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ صلے	جس نے کتاب اُتاری ہے
وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿196﴾	اور وہی نیکوں کا مددگار (کارساز) بنتا ہے۔ ﴿196﴾
وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ	اور وہ (لوگ) جنہیں تم اُس کے سوا پکارتے ہو
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ	نہ وہ تمہاری مدد (کرنے) کی طاقت رکھتے ہیں
وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿197﴾	اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ ﴿197﴾
وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى	اور اگر تم اُنہیں ہدایت کی طرف بلاؤ
لَا يَسْمَعُوْا ط وَتَرٰىهُمْ	(تو) وہ نہیں سنیں گے اور آپ اُنہیں دیکھتے ہیں
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ	(کہ) آپ کی طرف وہ دیکھ رہے ہیں
وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿198﴾	حالانکہ وہ نہیں دیکھتے۔ ﴿198﴾
خُذِ الْعَفْوَ	آپ درگزر کرنے کو اختیار کیجیے
وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ	اور نیکی کا حکم دیجیے
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿199﴾	اور جاہلوں سے اعراض کیجیے۔ ﴿199﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

بِهَآ: بالمقابل، بسبب، بالکل۔
اَيْدٍ: ید بیضا، ید طولیٰ۔
اَعْيُنٌ: عینی شاہد، معاینہ۔
يُّبْصِرُوْنَ: سمع و بصر، بصارت۔
يَّسْمَعُوْنَ: سمع و بصر، آلۂ سماعت۔
قُلِ: قول، اقوال، مقولہ، اقوال۔
شُرَكَآءَ: شرک، شریک، شراکت۔
فَلَا: لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
وَلِيِّ: ولی، اولیائے کرام، ولایت۔
نَزَّلَ: نازل، نزول، انزال۔
الْكِتٰبَ: کتاب، کاتب، کتابت۔
وَ: شان و شوکت، رحم و کرم۔
يَتَوَلَّى: ولی، اولیائے کرام، ولایت۔
الصّٰلِحِيْنَ: اصلاح، اعمال صالحہ۔
تَدْعُوْنَ: دعا، داعی، مدعی، مدعو۔
مِنْ: منجانب، من حیث القوم۔
يَسْتَطِيْعُوْنَ: حسب استطاعت۔
نَصْرَكُمْ: نصرت، ناصر، نصیر، انصار۔
اَنْفُسَهُمْ: نفس، نفوس قدسیہ۔
يَسْمَعُوْا: سمع و بصر، آلۂ سماعت۔
تَرٰىهُمْ: رؤیت ہلال، مرئی اشیا۔
يَنْظُرُوْنَ: نظر، نظارہ، منظر، منظور۔
يُبْصِرُوْنَ: سمع و بصر، بصارت، تبصرہ۔
خُذِ: اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
الْعَفْوَ: معاف، معافی، عفو و درگزر۔
وَاْمُرْ: امر، آمر، مامور، امور۔
بِالْعُرْفِ: معروف، امر بالمعروف۔
وَ: سحر و افطار، رنج و الم۔
اَعْرِضْ: اعراض کرنا۔
الْجٰهِلِيْنَ: جاہل، جہالت، مجہول۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَاِمَّا [1]	يَنْزَغَنَّكَ [2]	مِنَ الشَّيْطٰنِ	نَزْغٌ [3]
اور اگر	واقعی اُبھارے آپ کو	شیطان (کی طرف) سے	کوئی وسوسہ

فَاسْتَعِذْ [4]	بِاللّٰهِ [5] ط	اِنَّهٗ	سَمِيْعٌ [6]	عَلِيْمٌ [6] (200)
تو آپ پناہ مانگیے	اللہ کی	بیشک وہ	خوب سننے والا	خوب جاننے والا (ہے)

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	اِذَا [7]	مَسَّهُمْ [8]
بے شک	(وہ لوگ) جن	سب نے تقویٰ اختیار کیا	جب	چھو جائے اُنہیں

طٰٓئِفٌ [3]	مِّنَ الشَّيْطٰنِ	تَذَكَّرُوْا [9]	فَاِذَا [10] [7]	هُمْ
کوئی (برا) خیال	شیطان (کی طرف) سے	(تو) سب چونک پڑتے ہیں	پھر اچانک	وہ سب

مُّبْصِرُوْنَ [11] (201) ج	وَاِخْوَانُهُمْ	يَمُدُّوْنَهُمْ [8]
سب دل کی آنکھوں سے دیکھنے والے (ہو جاتے ہیں)	اور اُنکے (شیطان) بھائی	وہ سب کھینچتے ہیں اُنہیں

فِي الْغَيِّ	ثُمَّ	لَا يُقْصِرُوْنَ (202)	وَاِذَا [7]	لَمْ تَاْتِهِمْ
گمراہی میں	پھر	نہیں وہ سب کمی کرتے	اور جب	نہ لائیں آپ اُنکے پاس

بِاٰيَةٍ [3]	قَالُوْا [12]	لَوْلَا	اجْتَبَيْتَهَا ط	قُلْ
کوئی نشانی	(تو) سب کہتے ہیں	کیوں نہ	تو نے خود بنالیا اُسے	آپ کہہ دیجیے

اِنَّمَآ	اَتَّبِعُ	مَا	يُوْحٰٓى [2]	اِلَيَّ
بے شک صرف	میں پیروی کرتا ہوں	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف

مِنْ رَّبِّيْ ج	هٰذَا	بَصَآئِرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ
میرے رب (کی طرف) سے	یہ	روشن دلائل (ہیں)	تمہارے رب (کی طرف) سے

وَهُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ (203)
اور ہدایت	اور	رحمت (ہے)	(اس) قوم کے لیے	(جو) وہ سب ایمان لاتے ہیں

وَ	اِذَا [7]	قُرِئَ [13]	الْقُرْاٰنُ	فَاسْتَمِعُوْا [14]
اور	جب	پڑھا جائے	قرآن	تو تم سب غور سے سنا کرو

لَهٗ	وَ	اَنْصِتُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ (204)
اس کو	اور	سب خاموش رہو	تاکہ تم	تم سب رحم کیے جاؤ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 اِمَّا دراصل اِنْ + مَا کا مجموعہ ہے اِنْ کا ترجمہ اگر اور مَا زائدہ ہے۔

2 یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

3 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ کوئی کیا گیا ہے۔

4 اِسْتَ میں طلب وچاہت کا مفہوم ہوتا ہے۔

5 بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ کیا جاتا ہے۔

6 فَعِیْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 اِذَا کا ترجمہ کبھی جب اور کبھی اچانک ہوتا ہے۔

8 هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں کیا جاتا ہے۔

9 تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

10 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو بھی کیا جاتا ہے۔

11 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا اور اگر زیر ہو تو کرنے والے کا مفہوم ہے۔

12 قَالُوْا فعل ماضی ہے ضرورتاً مستقبل میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

13 فُعِلَ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے فعل میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔ یہاں ضرورتاً ترجمہ پڑھا گیا کی بجائے پڑھا جائے کیا گیا ہے۔

14 فَاسْتَمِعُوْا غور سے سنو اور فَاسْمَعُوْا سنو جس فعل کے درمیان میں تَ ہو تو اس فعل میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے اس لیے ترجمہ غور سے کیا گیا ہے۔

وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ	اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے واقعی اُبھارے
نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ	کوئی وسوسہ، تو اللہ سے پناہ مانگیے
اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿200﴾	بیشک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ ﴿200﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا	بے شک وہ (لوگ) جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا
اِذَا مَسَّهُمْ	جب اُنہیں چھو جائے
طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ	کوئی (بُرا) خیال شیطان کی طرف سے
تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ	(تو) چونک پڑتے ہیں پھر اچانک وہ
مُّبْصِرُوْنَ ج ﴿201﴾	دیکھنے والے (یعنی سوجھ بوجھ والے) ہوجاتے ہیں۔ ج ﴿201﴾
وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ	اور (جو) اُن شیاطین کے بھائی ہیں وہ انہیں کھینچتے ہیں
فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿202﴾	گمراہی میں پھر وہ کمی نہیں کرتے۔ ﴿202﴾
وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ	اور جب آپ اُنکے پاس (کچھ دنوں تک) کوئی آیت نہ لائیں
قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ	(تو) کہتے ہیں تو نے اُسے کیوں نہ خود بنالیا
قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ	آپ کہہ دیجیے درحقیقت میں (تو) صرف پیروی کرتا ہوں
مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ	اس کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے
مِنْ رَّبِّيْ ج	میرے رب کی طرف سے
هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ	یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں ہیں
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ	اور ہدایت اور رحمت ہے
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿203﴾	اُن لوگوں کے لیے (جو) ایمان لاتے ہیں۔ ﴿203﴾

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنا کرو

وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿204﴾ اور تم خاموش رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔ ﴿204﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
- مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
- فَاسْتَعِذْ : تعویذ، معاذاللہ، تعوذ۔
- سَمِيْعٌ : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
- عَلِيْمٌ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- اتَّقَوْا : تقویٰ، متقی۔
- مَسَّهُمْ : مس، مساس۔
- تَذَكَّرُوْا : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
- مُّبْصِرُوْنَ : سمع وبصر، بصارت، تبصرہ۔
- اِخْوَانُهُمْ : اخوت، مواخات۔
- فِي : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
- قَالُوْا : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
- اَتَّبِعُ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
- مَا : ماحول، ماورائے عدالت۔
- يُوْحٰٓى : وحی، وحی متلو، وحی الٰہی۔
- اِلَيَّ : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- هٰذَا : حامل رقعہ ہذا، الٰہذا۔
- مِنْ : اظہر من الشمس، من وعن۔
- هُدًى : ہدایت، ہادیٔ برحق۔
- لِّقَوْمٍ : لٰہذا، الحمد للہ۔
- لِّقَوْمٍ : قوم، اقوام، قومیت۔
- يُّؤْمِنُوْنَ : امن، ایمان، مؤمن۔
- قُرِئَ : قاری، مقابلہ حسن قراءت۔
- فَاسْتَمِعُوْا : سمع وبصر، آلۂ سماعت، سامع۔
- تُرْحَمُوْنَ : رحمت، رحم، رحیم، رحمٰن۔

وَ	اُذْكُرْ [1]	رَّبَّكَ [2]	فِيْ نَفْسِكَ [2]	تَضَرُّعًا [3]
اور	آپ یاد کیجیے	اپنے رب (کو)	اپنے دل میں	عاجزی (سے)
وَّ	خِيْفَةً	وَّ	دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ [4]	بِالْغُدُوِّ [5]
اور	ڈرتے ہوئے	اور	بغیر بلند آواز کے	صبح کو
وَالْاٰصَالِ [5]	وَ	لَا تَكُنْ [6]	مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ (205)	اِنَّ
اور شام (کو)	اور	مت آپ ہوں	غافلوں میں سے	بے شک
الَّذِيْنَ	عِنْدَ رَبِّكَ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ [7]	عَنْ عِبَادَتِهٖ	
(وہ لوگ) جو	آپ کے رب کے پاس (ہیں)	وہ سب تکبر نہیں کرتے	اُس کی عبادت سے	
وَ	يُسَبِّحُوْنَهٗ	وَ	لَهٗ [8]	يَسْجُدُوْنَ (206) السجدة
اور	وہ سب تسبیح بیان کرتے ہیں اُس کی	اور	اُسی کو	وہ سب سجدہ کرتے ہیں

ع 24 18 14 السجدة الثالثة

اٰيَاتُهَا: 75 | 8 سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ 88 | رُكُوْعَاتُهَا: 10

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ	قُلِ [9]	الْاَنْفَالُ	
وہ سوال کرتے ہیں آپ سے	مالِ غنیمت کے بارے میں	آپ کہہ دیجیے!	مالِ غنیمت	
لِلّٰهِ	وَالرَّسُوْلِ ۚ	فَاتَّقُوا اللّٰهَ	وَ	اَصْلِحُوْا
(تو) اللہ کے لیے	اور رسول (کے لیے ہے)	پس تم سب ڈرو اللہ (سے)	اور	تم سب اصلاح کرو
ذَاتَ بَيْنِكُمْ [10]	وَ	اَطِيْعُوا اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗٓ
اپنے درمیان	اور	تم سب اطاعت کرو اللہ (کی)	اور	اس کے رسول (کی)
اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ (1)	اِنَّمَا [11]	الْمُؤْمِنُوْنَ [12]
اگر	ہو تم	سب ایمان لانیوالے	درحقیقت صرف	مؤمن (وہ ہوتے ہیں)
الَّذِيْنَ	اِذَا	ذُكِرَ اللّٰهُ [13]	وَجِلَتْ [14][15]	قُلُوْبُهُمْ
جو (کہ)	جب	ذکر کیا جائے اللہ (کا)	(تو) ڈر جاتے ہیں	اُن کے دل
وَ	اِذَا	تُلِيَتْ [13][14]	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُهٗ [14]
اور	جب	تلاوت کی جائے	اُن پر	اُس کی آیات

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں اُ اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[2] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[4] مِنْ کا ترجمہ کے ضرورتاً کیا گیا ہے۔

[5] بِالْغُدُوِّ جمع ہے غُدْوَةٌ کی اور الْاٰصَالِ جمع ہے الْاُصُلُ کی یہاں مراد صبح اور شام کے اوقات میں ہے۔

[6] لَا کے بعد فعل کے آخر میں سکون ہو تو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[7] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[8] لَهٗ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہو جاتا ہے۔

[9] قُلْ یہ قَوْلٌ سے بنا ہے، قاعدے کے مطابق و گری ہوئی ہے۔

[10] ذَاتَ بَيْنِكُمْ میں با محاورہ ترجمہ کرتے ہوئے ذَات کا ترجمہ نہیں کیا گیا ویسے ذَات کا ترجمہ والی ہے یعنی اپنے درمیان والی باتوں کی اصلاح کرو۔

[11] اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں صرف یونہی ہے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] یہاں وْنَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[13] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے البتہ شرطیہ جملے میں ترجمہ اسی طرح کیا جاتا ہے۔

[14] تْ اور اتْ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[15] یہ فعل ماضی ہے البتہ شرطیہ جملے میں ترجمہ عموماً حال یا مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

[1] تْ، ةٌ، اتٌ اور تہ یہ سب مؤنث کی

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ	اور آپ اپنے رب کو یاد کیجیے
فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً	اپنے دل میں عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے
وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ	اور بلند آواز کے بغیر
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ	صبح اور شام کو
وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿205﴾	اور آپ غافلوں میں سے مت ہو جائیں۔ ﴿205﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ	بے شک وہ (لوگ) جو تیرے رب کے پاس ہیں
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ	وہ اُس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے
وَيُسَبِّحُوْنَهٗ	اور وہ اُس کی تسبیح بیان کرتے ہیں
ع 24 18 14 السجدة الثالثة — وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿206﴾	اور وہ اُسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ ﴿206﴾

اٰيَاتُهَا: 75 — 8 سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ 88 — رُكُوْعَاتُهَا: 10

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ	وہ آپ سے مالِ غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ	کہہ دیجیے مالِ غنیمت (تو) اللہ اور رسول کے لیے ہے
فَاتَّقُوا اللّٰهَ	پس تم اللہ سے ڈرو
وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠	اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ	اور تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿1﴾	اگر تم ایمان لانے والے ہو۔ ﴿1﴾
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	درحقیقت صرف مؤمن وہ ہوتے ہیں جو
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	جب اللہ کا ذکر کیا جائے (تو) اُنکے دل ڈر جاتے ہیں
وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ	اور جب اُن پر اُس کی آیات تلاوت کی جائیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
وَاذْكُرْ : ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔
فِيْ : فی الحال، فی الفور۔
نَفْسِكَ : نفس، نفوسِ قدسیہ۔
خِيْفَةً : خائف، خوف وہراس۔
الْجَهْرِ : جہری نمازیں، آمین بالجہر۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
الْغٰفِلِيْنَ : غافل، غفلت، تغافل۔
عِنْدَ : عندالطلب، عندیہ۔
يَسْتَكْبِرُوْنَ : تکبر، متکبر، تکبیر، کبر۔
عِبَادَتِهٖ : عبادت، عابد، معبود۔
يُسَبِّحُوْنَهٗ : تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
يَسْجُدُوْنَ : سجدہ، مسجودِ ملائکہ، ساجد۔
يَسْــَٔلُوْنَكَ : سوال، سائل، مسئول۔
قُلِ : قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
لِلّٰهِ : الحمد للہ، لہٰذا / اللہ تعالیٰ۔
الرَّسُوْلِ : رسول، رسالت، مرسل۔
فَاتَّقُوْا : تقویٰ، متقی۔
اَصْلِحُوْا : اصلاح، صالح، اعمالِ صالحہ۔
ذَاتَ : ذات، بذاتِ خود۔
بَيْنِكُمْ : بین السطور، بین الاقوامی۔
اَطِيْعُوْا : اطاعت، مطیع وفرمانبردار۔
مُّؤْمِنِيْنَ : امن، ایمان، مؤمن۔
ذُكِرَ : ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔
قُلُوْبُهُمْ : قلبی تعلق، امراضِ قلب۔
تُلِيَتْ : تلاوتِ قرآن، وحی متلو۔
عَلَيْهِمْ : علی الاعلان، علانیہ طور پر۔
اٰيٰتُهٗ : آیت، آیاتِ قرآنی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

زَادَتْهُمْ [1]	اِيْمَانًا	وَّ	عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ [2] ۚ (2)
(تو) بڑھادیتی ہیں اُن کو	ایمان (میں)	اور	اپنے رب پر	وہ سب بھروسا رکھتے ہیں

الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ [1]	وَ	مِمَّا [3]
(وہ لوگ) جو	وہ سب قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(اُس) سے جو

رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ؕ (3)	اُولٰٓئِكَ	هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ [4]
ہم نے رزق دیا اُنہیں	وہ سب خرچ کرتے ہیں	وہ (لوگ)	ہی سب مؤمن ہیں

حَقًّا ؕ	لَهُمْ	دَرَجٰتٌ [1]	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ
حقیقی	اُن کے لیے	درجات (ہیں)	اُن کے رب کے پاس	اور

مَغْفِرَةٌ [1]	وَّ	رِزْقٌ	كَرِيْمٌ ۚ (4)	كَمَآ [5]
بخشش (ہے)	اور	رزق (ہے)	باعزت	جیسا کہ

اَخْرَجَكَ [6]	رَبُّكَ [7]	مِنْۢ بَيْتِكَ [7]	بِالْحَقِّ ۨ
آپ کو نکالا	آپ کے رب (نے)	آپ کے گھر سے	حق کے ساتھ

وَاِنَّ	فَرِيْقًا [8]	مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	لَكٰرِهُوْنَ ۙ (5)
اور بیشک	ایک جماعت	مؤمنوں میں سے	یقیناً سب ناپسند کرنے والے (تھے)

يُجَادِلُوْنَكَ	فِي الْحَقِّ	بَعْدَ مَا [9]	تَبَيَّنَ [2]	كَاَنَّمَا
وہ سب جھگڑتے تھے آپ سے	حق میں	(اس کے) بعد کہ	وہ واضح ہوگیا (تھا)	گویا کہ

يُسَاقُوْنَ	اِلَى الْمَوْتِ	وَ	هُمْ يَنْظُرُوْنَ [10] ؕ (6)
وہ سب ہانکے جارہے ہوں	موت کی طرف	اس حال میں کہ	وہ سب دیکھ رہے ہیں

وَ	اِذْ	يَعِدُكُمُ اللّٰهُ [11]	اِحْدَى	الطَّآئِفَتَيْنِ
اور	جب	تم سے اللہ وعدہ کررہا (تھا)	ایک (کا)	دو گروہوں (میں سے)

اَنَّهَا	لَكُمْ	وَ	تَوَدُّوْنَ	اَنَّ
کہ یقیناً وہ	تمہارے لیے (ہے)	اور	تم سب چاہتے (تھے)	کہ بیشک

غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ [12] [1]	تَكُوْنُ [1]	لَكُمْ	وَيُرِيْدُ اللّٰهُ [11]
(جو جماعت) کانٹے والی (مسلح) نہیں	وہ ہو	تمہارے لیے	اور اللہ چاہتا (تھا)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] علامت تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[3] مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

[4] هُمْ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[5] كَمَا (جیسا کہ) کا کیا مفہوم ہے اس بارے میں مفسرین نے بہت سی باتیں لکھیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا تعلق هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا سے ہے یعنی انکا مؤمن برحق ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ اُس نے آپ کو آپ کے گھر سے حق کے ساتھ نکالا۔

[6] یہاں شروع میں "اَ" فعل کے معنی میں تبدیلی لانے کے لیے ہے۔

[7] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[8] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ ایک کیا گیا ہے۔

[9] اگر لفظ بَعْدِ کے بعد مَا ہو تو اس کا ترجمہ کہ کیا جاتا ہے۔

[10] هُمْ اور يَ دونوں کا ملا کر ترجمہ وہ کیا گیا ہے۔

[11] یہاں يَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[12] یہاں علامت ذَاتِ واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوتی ہے "جو کانٹے والی نہیں" سے مراد غیر مسلح جماعت اور تجارتی قافلہ ہے۔

[1] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں

زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا	(تو) اُن کو ایمان میں بڑھادیتی ہیں
وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ (2)	اور وہ اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہیں۔ (2)
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا	وہ (لوگ) جو نماز قائم کرتے اور اُس میں سے جو
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ (3)	ہم نے اُنہیں رزق دیا وہ خرچ کرتے ہیں۔ (3)
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ	وہ (لوگ) ہی حقیقی مؤمن ہیں
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس درجات ہیں
وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ (4)	اور بخشش ہے اور باعزت رزق ہے۔ (4)
كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ	جیسا کہ آپ کو آپ کے رب نے نکالا
مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠	آپ کے گھر سے حق کے ساتھ
وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	اور بے شک مؤمنوں میں سے ایک جماعت
لَكٰرِهُوْنَ ۙ (5)	یقیناً ناپسند کرنے والی تھی۔ (5)
يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ	وہ آپ سے حق (کے بارے) میں جھگڑتے تھے
بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ	اس کے بعد کہ وہ واضح ہوگیا تھا
كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ	گویا کہ وہ موت کی طرف ہانکے جارہے ہوں
وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ؕ (6)	اس حال میں کہ وہ (اسے) سب دیکھ رہے ہیں۔ (6)
وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ	اور جب اللہ تم سے وعدہ کررہا تھا
اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ	دو گروہوں میں سے ایک کا
اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ	کہ یقیناً وہ تمہارے لیے ہے اور تم چاہتے تھے
اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	کہ بیشک (جو) کانٹے والا (مسلح) نہیں
تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ	وہ تمہارے لیے ہو اور اللہ چاہتا تھا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

زَادَتْهُمْ: زیادہ، مزید، زائد۔
اِيْمَانًا: امن، ایمان، مؤمن۔
وَّ: شان و شوکت، رحم و کرم۔
عَلٰى: علی الاعلان، علی العموم۔
يَتَوَكَّلُوْنَ: توکل، متوکل علی اللہ۔
يُقِيْمُوْنَ: قائم، قیام، مقیم، قیامت۔
الصَّلٰوةَ: صوم وصلوٰۃ، مصلیٰ۔
مِمَّا: منجانب/ماحول، ماجرا۔
رَزَقْنٰهُمْ: رزق، رزّاق، رازق۔
يُنْفِقُوْنَ: انفاق فی سبیل اللہ، نفقہ۔
حَقًّا: حق، حقیقت، استحقاق۔
دَرَجٰتٌ: درجات، درجہ بندی۔
عِنْدَ: عندالطلب، عنداللہ ماجور۔
مَغْفِرَةٌ: مغفرت، استغفار۔
كَرِيْمٌ: کرم، اکرام، تکریم۔
كَمَآ: کالعدم، کماحقہ/ماحول۔
اَخْرَجَكَ: خارج، خروج، اخراج۔
بَيْتِكَ: بیت اللہ، بیت المقدس۔
فَرِيْقًا: فریقِ اوّل، فریقِ ثانی۔
لَكٰرِهُوْنَ: کراہت، مکروہ، مکروہات۔
يُجَادِلُوْنَكَ: جنگ وجدل، جدال۔
فِي: فی الحال، فی الفور، فی الواقع۔
تَبَيَّنَ: بیان، دلیل بین، مبیّنہ۔
اِلَى: مکتوب الیہ، الداعی الی الخیر۔
يَنْظُرُوْنَ: نظر، نظارہ، منظر، تناظر۔
يَعِدُكُمْ: وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
اِحْدَى: واحد، احد، توحید، موحّد۔
الطَّآئِفَتَيْنِ: طائفہ منصورہ، طائفہ ناجیہ۔
تَوَدُّوْنَ: مودت ومحبت۔
يُرِيْدُ: ارادہ، مرید، مراد۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَنْ	يُّحِقَّ	الْحَقَّ [1]	بِكَلِمٰتِهٖ	وَ	يَقْطَعَ	دَابِرَ [1]
کہ	وہ سچا کردے	حق (کو)	اپنی باتوں کے ساتھ	اور	وہ کاٹ دے	جڑ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿7﴾ لا	لِيُحِقَّ	الْحَقَّ [1]	وَيُبْطِلَ	الْبَاطِلَ [1]
سب کافروں (کی)	تاکہ وہ سچا کردے	حق (کو)	اور وہ جھوٹا کردے	باطل (کو)

وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُجْرِمُوْنَ [2] ﴿8﴾ ج	اِذْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ	رَبَّكُمْ
اور اگرچہ	ناپسند کریں	سب جرم کرنے والے	جب	تم سب فریاد کررہے (تھے)	اپنے رب (سے)

فَاسْتَجَابَ	لَكُمْ [3]	اَنِّيْ	مُمِدُّكُمْ [2]	بِاَلْفٍ [4]
تو اس نے دعا قبول کی	تمہاری	کہ بیشک میں	تمہاری امداد کرنے والا ہوں	ایک ہزار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ [5]	مُرْدِفِيْنَ [2] ﴿9﴾	وَمَا [6]	جَعَلَهُ اللّٰهُ [7]
فرشتے سے	سب ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے (ہیں)	اور نہیں	بنایا اس (مدد) کو اللہ (نے)

اِلَّا	بُشْرٰى	وَ	لِتَطْمَئِنَّ [8][9]	بِهٖ	قُلُوْبُكُمْ ج	وَ
مگر	خوشخبری	اور	تاکہ مطمئن ہو جائیں	اس سے	تمہارے دل	اور

مَا [6]	النَّصْرُ	اِلَّا	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط	اِنَّ اللّٰهَ	عَزِيْزٌ [10]
نہیں (ہے)	مدد	مگر	اللہ کے پاس سے	بے شک اللہ	نہایت غالب

ع 1 10 15

حَكِيْمٌ [10] ع ﴿10﴾	اِذْ	يُغَشِّيْكُمُ	النُّعَاسَ [1]
خوب حکمت والا (ہے)	جب	وہ طاری کررہا تھا تم پر	اُونگھ

اَمَنَةً [11]	مِّنْهُ	وَيُنَزِّلُ	عَلَيْكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ
امن (دینے کے لیے)	اپنی طرف سے	اور وہ اُتارتا (تھا)	تم پر	آسمان سے

مَآءً	لِّيُطَهِّرَكُمْ [9]	بِهٖ	وَيُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ
پانی	تاکہ وہ پاک کردے تم کو	اس کے ساتھ	اور وہ دور کردے	تم سے	گندگی

الشَّيْطٰنِ [12]	وَلِيَرْبِطَ [9]	عَلٰى قُلُوْبِكُمْ [13]	وَيُثَبِّتَ	بِهِ
شیطان کی	اور تاکہ وہ مضبوط گرہ باندھے	تمہارے دلوں پر	اور وہ جمادے	اس کیساتھ

الْاَقْدَامَ [1] ط ﴿11﴾	اِذْ	يُوْحِيْ	رَبُّكَ [1]	اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ [5]
قدموں (کو)	جب	وہ وحی کررہا (تھا)	آپ کا رب	فرشتوں کی طرف

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[2] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[3] یہاں علامت لَـ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[4] یہاں بِاَلْفٍ میں علامت بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[5] یہاں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ جمع کے لیے ہے۔

[6] مَا کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا ہو تو اس مَا کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[7] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[8] تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اسکا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[9] فعل کے شروع میں لِـ اور آخر میں زبر ہو تو اس کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔

[10] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بہت کیا گیا ہے۔

[11] جس رات اگلے دن جنگ بدر ہونی تھی اُس رات صحابہ کرام خوب سوئے حالانکہ وہ بہت پریشان تھے لیکن اللہ نے نیند بھیج دی تاکہ وہ صبح تازہ دم ہو کر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

[12] شیطان کی گندگی دور کرنے سے مراد ہے گھبراہٹ اور خوف کی کیفیت دور کرنا ہے۔

[13] کُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[1] فعل کے درمیان میں شد میں مبالغہ

اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ	کہ وہ حق کو اپنی باتوں کے ساتھ سچا کر دے
وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿7﴾ لا	اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ ﴿7﴾ لا
لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ	تاکہ وہ حق کو سچا کر دے اور باطل کو جھوٹا کر دے
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿8﴾ ج	اور اگرچہ مجرم ناپسند کریں۔ ﴿8﴾ ج
اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ	جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ	تو اُس نے تمہاری دعا قبول کی کہ بے شک میں
مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ	ایک ہزار فرشتے سے تمہاری مدد کرنے والا ہوں
مُرْدِفِيْنَ ﴿9﴾	(جو) ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ہیں۔ ﴿9﴾
وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى	اور اللہ نے اُس (مدد) کو نہیں بنایا مگر خوشخبری
وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ج	اور تاکہ اس سے تمہارے دل مطمئن ہو جائیں
وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط	اور نہیں ہے مدد مگر اللہ کے پاس سے
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿10﴾ ع	بیشک اللہ نہایت غالب خوب حکمت والا ہے ﴿10﴾ ع — ع 1 10 15
اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ	جب (اللہ) تم پر اُونگھ طاری کر رہا تھا
اَمَنَةً مِّنْهُ وَ	اپنی طرف سے امن دینے کے لیے اور
يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً	وہ تم پر آسمان سے پانی اُتارتا تھا
لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ	تاکہ وہ تم کو اس کے ساتھ پاک کر دے
وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ	اور وہ تم سے شیطان کی گندگی دور کر دے
وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	اور تاکہ تمہارے دلوں پر مضبوط گرہ باندھے
وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿11﴾ ط	اور اسکے ساتھ (تمہارے) قدموں کو جما دے۔ ﴿11﴾ ط
اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ	(یاد کرو) جب آپکا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

يُّحِقَّ : حق وباطل، حقیقت، حقوق۔
بِكَلِمٰتِهٖ : کلمہ، کلام، کلمات، متکلم۔
يَقْطَعَ : قطع تعلقی، قطع رحمی۔
الْكٰفِرِيْنَ : کفر، کافر، کفار، کفارِ مکہ۔
يُبْطِلَ : حق وباطل، ادیانِ باطلہ۔
كَرِهَ : کراہت، مکروہ، مکروہات۔
الْمُجْرِمُوْنَ : جرم، مجرم، جرائم۔
تَسْتَغِيْثُوْنَ : استغاثہ، غوثِ اعظم۔
فَاسْتَجَابَ : مستجاب الدعوات۔
مُمِدُّكُمْ : مدد، امداد، مددگار۔
مِّنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الْمَلٰٓئِكَةِ : ملک الموت، ملائکہ۔
بُشْرٰى : بشارت، بشیر، عشرہ مبشرہ۔
لِتَطْمَئِنَّ : اطمینان، مطمئن، طمانیت۔
قُلُوْبُكُمْ : قلبی تعلق، امراضِ قلب۔
النَّصْرُ : ناصر، نصیر، انصار۔
اِلَّا : الا ماشاءاللہ، الا قلیل۔
عِنْدِ : عندالطلب، عنداللہ۔
يُغَشِّيْكُمُ : غش آنا، غشی طاری ہونا۔
اَمَنَةً : امن، مامون، امنِ عامّہ۔
يُنَزِّلُ : نازل، نزول، انزال۔
السَّمَآءِ : ارض وسما، کتبِ سماویہ۔
مَآءً : ماءالحیات، ماءاللحم۔
لِّيُطَهِّرَكُمْ : طاہر، طہارت۔
لِيَرْبِطَ : ربط، رابطہ، مربوط۔
يُثَبِّتَ : ثابت، ثبوت، مثبت۔
الْاَقْدَامَ : اقدام، قدم، تقدیم۔
يُوْحِيْ : وحی، وحی متلو، وحی الٰہی۔
اِلَى : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
الْمَلٰٓئِكَةِ : ملک الموت، ملائکہ۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَنِّيْ	مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوا [1]	الَّذِيْنَ
کہ بیشک میں	تمہارے ساتھ ہوں	پس تم سب ثابت قدم رکھو	(اُن لوگوں کو) جو

اٰمَنُوْا ؕ	سَاُلْقِيْ	فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	كَفَرُوا
سب ایمان لائے	عنقریب میں ڈال دوں گا	(اُن کے) دلوں میں جن	سب نے کفر کیا

الرُّعْبَ	فَاضْرِبُوْا [2]	فَوْقَ الْاَعْنَاقِ	وَاضْرِبُوْا [2]
رعب (کو)	پس تم سب ضرب لگاؤ	(ان کی) گردنوں کے اُوپر	اور تم سب ضرب لگاؤ

مِنْهُمْ [3]	كُلَّ بَنَانٍ ؕ (12)	ذٰلِكَ [4]	بِاَنَّهُمْ [5]	شَاۗقُّوا
ان کے	ہر ہر پور (پر)	یہ	(اس) وجہ سے ہے کہ بیشک اُن	سب نے مخالفت کی

اللّٰهَ [6]	وَ	رَسُوْلَهٗ ۚ	وَمَنْ	يُّشَاقِقِ اللّٰهَ [6][7]	وَرَسُوْلَهٗ
اللّٰہ (کی)	اور	اسکے رسول (کی)	اور جو	مخالفت کرے اللّٰہ (کی)	اور اسکے رسول (کی)

فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ (13)	ذٰلِكُمْ	فَذُوْقُوْهُ [8]
تو بیشک	اللّٰہ (تعالیٰ)	سخت عذاب والا (ہے)	یہ (سزا ہے)	سو تم سب چکھو اُسے

وَاَنَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابَ النَّارِ (14)	يٰۤاَيُّهَا [9]
اور (یہ) کہ بے شک	کافروں کے لیے	آگ کا عذاب (ہے)	اے

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	لَقِيْتُمُ	الَّذِيْنَ
(وہ لوگو) جو	سب ایمان لائے ہو!	جب	تم ملو	(اُن لوگوں سے) جن

كَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا	تُوَلُّوْهُمُ [8]	الْاَدْبَارَ ۚ (15) [6]
سب نے کفر کیا	لشکر (کی صورت میں)	تو مت	تم سب پھیرو اُن سے	(اپنی) پیٹھیں

وَمَنْ	يُّوَلِّهِمْ [7]	يَوْمَىِٕذٍ	دُبُرَهٗۤ [10]	اِلَّا
اور جو	پھیرلے اُن سے	اُس دن	اپنی پیٹھ	سوائے

مُتَحَرِّفًا [12][11]	لِّقِتَالٍ	اَوْ مُتَحَيِّزًا [12][11]	اِلٰى فِئَةٍ [13]
پینترا بدلنے والے (کے)	لڑائی کے لیے	یا (جو) پناہ پکڑنے والا (ہو)	(اپنی) کسی جماعت کی طرف

فَقَدْ	بَآءَ	بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ [5][3]	وَمَاْوٰىهُ [10]	جَهَنَّمُ ؕ
تو یقیناً	وہ لوٹا	اللّٰہ کے غضب کے ساتھ	اور اس کا ٹھکانا	جہنم (ہے)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

اور کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[2] فعل کے شروع میں اَ اور آخر میں وْا ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[3] مِنْ کا ترجمہ کے ضرورتاً کیا گیا ہے۔

[4] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[5] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[6] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[7] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[8] علامت وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[9] یَا اور اَیُّهَا دونوں کا ملا کر ترجمہ اے ہے اَیُّهَا صرف وہاں ہوتا ہے جہاں اسم کے شروع میں اَلْ ہو۔

[10] هٗ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[11] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اُس میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگنا حرام ہے سوائے درج ذیل دو صورتوں کے مُتَحَرِّفًا یعنی جنگی چال کے طور پر دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے پیچھے ہٹے اور مُتَحَيِّزًا یعنی کوئی مجاہد اگر لڑتے لڑتے الگ ہو جائے اور پھر وہ پناہ لینے کے لیے اپنی جماعت کی طرف بھاگ جائے۔

[13] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[1] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اَنِّیْ مَعَكُمْ	کہ بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں
فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ	پس تم ثابت قدم رکھو اُن (لوگوں) کو جو ایمان لائے
سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ	عن قریب میں (اُن کے) دلوں میں ڈال دوں گا
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ	جنہوں نے کفر کیا رعب کو
فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ	پس تم (ان کی) گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ
وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ ﴿12﴾	اور تم اُن کے ہر ہر پور پر ضرب لگاؤ۔ ؕ ﴿12﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ	یہ اس وجہ سے ہے کہ بیشک انہوں نے
شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ	اللہ کی اور اُس کے رسول کی مخالفت کی
وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرے
فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿13﴾	تو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔ ﴿13﴾
ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ	یہ ہے (سزا) سو چکھو اُسے، اور (جان لو) کہ بے شک
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿14﴾	کافروں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ ﴿14﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ	اے وہ (لوگو) جو ایمان لائے ہو جب تم ملو (میدان جنگ میں)
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا	اُن (لوگوں) سے جنہوں نے کفر کیا لشکر کی صورت میں
فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ ﴿15﴾	تو اُن سے (اپنی) پیٹھیں مت پھیرو۔ ۚ ﴿15﴾
وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ	اور جو اُس دن اُن سے اپنی پیٹھ پھیر لے
اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ	سوائے (اُس کے جو) لڑائی کیلئے پینترا بدلنے والا ہو
اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ	یا (اپنی) کسی جماعت کی طرف پناہ پکڑنے والا ہو
فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ	تو یقیناً وہ لوٹا اللہ کے غضب کے ساتھ
وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ	اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَعَكُمْ: مع اہل وعیال، معیّت۔
فَثَبِّتُوْا: ثابت قدم، ثبوت، اثبات
اٰمَنُوْا: امن، ایمان، مؤمن۔
سَاُلْقِیْ: القاء۔
فِیْ: فی الحال، فی الفور، فی الواقع۔
قُلُوْبِ: قلبی تعلق، امراض قلب۔
كَفَرُوْا: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
الرُّعْبَ: رعب ودبدبہ، مرعوب ہونا۔
فَاضْرِبُوْا: ضرب کاری، مضروب۔
فَوْقَ: فوق، فوقیت، مافوق الفطرت۔
كُلَّ: کل نمبر، کل کائنات۔
شَدِيْدُ: شدید، شدت، مشدد، تشدد۔
الْعِقَابِ: عقوبت خانہ۔
فَذُوْقُوْهُ: ذائقہ، خوش ذائقہ، بدذائقہ۔
لِلْكٰفِرِيْنَ: الحمدللہ، لہٰذا / کفر، کافر، کفار۔
النَّارِ: نوری وناری مخلوق۔
اٰمَنُوْۤا: امن، ایمان، مؤمن۔
لَقِيْتُمُ: ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
كَفَرُوْا: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
فَلَا: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
وَ: لیل ونہار، رحم وکرم۔
يَوْمَئِذٍ: یوم، ایام، یوم آخرت۔
اِلَّا: الاماشاءاللہ، الاقلیل۔
لِقِتَالٍ: الحمدللہ، لہٰذا / قتل، قاتل۔
اِلٰى: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
بِغَضَبٍ: بالکل / غیظ وغضب۔
مِّنَ: منجانب، من حیث القوم۔
اللّٰهِ: اللہ (اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔)
مَاْوٰىهُ: ملجاوماویٰ۔
جَهَنَّمُ: جہنم، عذاب جہنم۔

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

زمانہ میں کیا جاتا ہے۔

[2] مَا کا ترجمہ کبھی جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[3] جنگ بدر میں آپ ﷺ نے مٹھی بھر سنگریزے کافروں کی طرف پھینکے تھے اللہ تعالیٰ نے اس مٹی اور کنکریوں کو کافروں کے چہروں تک پہنچادیا جس سے ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

[4] بعض نے لِيُبْلِيَ کا معنی تاکہ عطا کرے اور بَلَآءً حَسَنًا کا معنی اچھا انعام بھی کیا ہے، کیونکہ انعام بھی ایک آزمائش ہے۔

[5] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[6] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[7] فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] قریش کے سرداروں نے مکہ سے روانہ ہوتے وقت غلاف کعبہ کو پکڑ کر دعا کی تھی کہ ہم اور مسلمانوں میں سے جو ہدایت یافتہ ہے اُسے غالب کر اور جو باطل ہے اسے رسوا کر دے تو اللہ نے یہاں یہی فرمایا ہے کہ فیصلہ تو آچکا ہے۔

[9] تَ اور تْ مؤنث کی علامتیں ہیں، الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[10] عَنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[11] علامت يَا اور اَيُّهَا دونوں کا ملا کر ترجمہ اے ہے۔

[12] فعل کے شروع میں اَ اور آخر میں وْا ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[13] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[1] وَ کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ

وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ (16)	فَلَمْ	تَقْتُلُوْهُمْ [1]
اور	(وہ) بہت بری ہے	لوٹنے کی جگہ	پس نہیں	تم سب نے قتل کیا انہیں

وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ ص	وَ	مَا [2]	رَمَيْتَ
اور لیکن	اللہ (نے)	قتل کیا ہے اُنہیں	اور	نہیں	پھینکی تھی آپ نے (مٹی)

اِذْ	رَمَيْتَ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰى ج [3]
جب	آپ نے پھینکی	اور	لیکن	اللہ (نے)	(وہ) پھینکی

وَ	لِيُبْلِيَ [4]	الْمُؤْمِنِيْنَ	مِنْهُ	بَلَآءً حَسَنًا ط [4]
اور	تاکہ وہ آزمائش کرے	مؤمنوں (کی)	اپنی طرف سے	اچھی آزمائش

اِنَّ اللّٰهَ	سَمِيْعٌ [5]	عَلِيْمٌ [5] (17)	ذٰلِكُمْ	وَ
بیشک اللہ	خوب سننے والا	بہت جاننے والا (ہے)	یہ (ہے حقیقت)	اور

اَنَّ	اللّٰهَ	مُوْهِنُ [6]	كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ (18)	اِنْ
بیشک	اللہ (تعالیٰ)	کمزور کرنے والا (ہے)	کافروں کی تدبیر	اگر

تَسْتَفْتِحُوْا [7]	فَقَدْ	جَآءَكُمُ	الْفَتْحُ ج [8]	وَاِنْ
تم سب فیصلہ چاہتے ہو	تو یقیناً	آچکا ہے تمہارے پاس	فیصلہ	اور اگر

تَنْتَهُوْا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ ج	وَاِنْ
تم سب باز آجاؤ	تو وہ	بہت بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اور اگر

تَعُوْدُوْا	نَعُدْ ج	وَلَنْ	تُغْنِيَ [9]
تم سب دوبارہ (ایسا) کروگے	(تو) ہم دوبارہ (ایسا ہی) کریں گے	اور ہرگز نہیں	کام آئے گی

عَنْكُمْ [10]	فِئَتُكُمْ	شَيْئًا	وَّلَوْ	كَثُرَتْ لا [9]	وَاَنَّ
تمہارے	تمہاری جماعت	کچھ بھی	اور اگرچہ	وہ بہت زیادہ ہو	اور یقیناً

ع 4 9 18

اللّٰهَ	مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ [6] ع (19)	يٰٓاَيُّهَا [11]	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا
اللہ	مؤمنوں کے ساتھ (ہے)	اے	(وہ لوگو) جو	سب ایمان لائے ہو!

اَطِيْعُوا اللّٰهَ [12]	وَرَسُوْلَهٗ	وَلَا	تَوَلَّوْا [13]	عَنْهُ
تم سب اطاعت کرو اللہ (کی)	اور اُسکے رسول (کی)	اور نہ	تم سب منہ پھیرو	اُس سے

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿16﴾	اور (وہ) لوٹنے کی جگہ بہت بُری ہے۔ ﴿16﴾
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ	پس تم نے اُنہیں قتل نہیں کیا اور لیکن اللہ نے
قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ	اُنہیں قتل کیا ہے اور آپ نے (مٹی) نہیں پھینکی تھی
اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ	جب آپ نے پھینکی اور لیکن اللہ نے (وہ) پھینکی
وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ	اور (اسکی غرض یہ تھی) تاکہ وہ مؤمنوں کی آزمائش کرے
مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ	اپنی طرف سے (ان احسانات پر) ایک اچھی آزمائش
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿17﴾	بیشک اللہ خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔ ﴿17﴾
ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ	یہ (تھی بات) اور بے شک اللہ تعالیٰ
مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿18﴾	کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے۔ ﴿18﴾
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا	اگر تم فیصلہ چاہتے ہو
فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ	تو یقیناً تمہارے پاس فیصلہ آچکا ہے
وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ	اور اگر تم باز آجاؤ تو وہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے
وَاِنْ تَعُوْدُوْا	اور اگر تم دوبارہ (ایسا) کروگے (تو)
نَعُدْ ۚ وَ	ہم (بھی) دوبارہ (ایسا ہی) کریں گے اور
لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ	تمہارے ہرگز کام نہیں آئے گی تمہاری جماعت
شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ	کچھ بھی اور اگرچہ وہ بہت زیادہ ہی ہو
ع 4 9 18 وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿19﴾ ع	اور یقیناً اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے ساتھ ہے۔ ﴿19﴾ ع
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ (لوگو) جو ایمان لائے ہو!
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	تم اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو
وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ	اور تم اُس سے منہ نہ پھیرو

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ : مال و دولت، عفو و درگزر۔
تَقْتُلُوْهُمْ : قتل، قاتل، مقتول۔
لٰكِنَّ : لیکن۔
اللّٰهَ : اللہ (یہ اللہ کا ذاتی نام ہے)۔
قَتَلَهُمْ : قتل، قاتل، مقتول۔
الْمُؤْمِنِيْنَ : امن، ایمان، مؤمن۔
مِنْهُ : منجانب، من حیث القوم۔
بَلَآءً : بلا، ابتلاء و آزمائش، مبتلا۔
حَسَنًا : احسان، محسن، حسن۔
سَمِيْعٌ : سمع و بصر، آلۂ سماعت۔
عَلِيْمٌ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
الْكٰفِرِيْنَ : کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
تَسْتَفْتِحُوْا : فتح، فاتح، مفتوح۔
تَنْتَهُوْا : انتہاء، منتہی۔
خَيْرٌ : خیر، خیریت، خیر خواہی۔
تَعُوْدُوْا : اعادہ، عود کر آنا۔
شَيْـًٔا : شے، اشیائے خورد و نوش۔
كَثُرَتْ : اکثر، کثیر، کثرت۔
مَعَ : مع اہل و عیال، معیّت۔
اَطِيْعُوْا : اطاعت، مطیع و فرمانبردار۔
وَ : لیل و نہار، رحم و کرم۔
رَسُوْلَهٗ : رسول، رسالت، مرسل۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	اَنْتُمْ [1]	تَسْمَعُوْنَ صلے (20)	وَ	لَا	تَكُوْنُوْا [2]
جبکہ	تم	تم سب سن رہے ہو	اور	نہ	تم سب ہو جاؤ

كَالَّذِيْنَ	قَالُوْا	سَمِعْنَا [3]	وَ	هُمْ
(اُن لوگوں) کی طرح جن	سب نے کہا	ہم نے سن لیا	حالانکہ	وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ [4] (21)	اِنَّ	شَرَّ الدَّوَآبِّ	عِنْدَ اللّٰهِ
وہ سب نہیں سنتے	بیشک	زمین پر چلنے والے (جانوروں) میں سے بدترین	اللہ کے نزدیک

الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْقِلُوْنَ [4] (22)	وَ
(وہ) بہرے	گونگے (ہیں)	جو	وہ سب نہیں سمجھتے	اور

لَوْ	عَلِمَ [5]	اللّٰهُ	فِيْهِمْ	خَيْرًا [6]	لَّاَسْمَعَهُمْ ط
اگر	جانتا	اللہ	اُن میں	کوئی بھلائی	(تو) ضرور سنوا دیتا اُنہیں

وَلَوْ	اَسْمَعَهُمْ [5]	لَتَوَلَّوْا [7]	وَّهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ [8] (23)
اور اگر	وہ سنواتا اُنہیں	ضرور سب منہ پھیر جاتے	اور وہ	اعراض کرنیوالے ہوتے

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اسْتَجِيْبُوْا	لِلّٰهِ
اے	(وہ لوگو) جو	سب ایمان لائے ہو	تم سب دعوت قبول کرو	اللہ کی

وَلِلرَّسُوْلِ	اِذَا	دَعَاكُمْ [9]	لِمَا	يُحْيِيْكُمْ ج [10] [9]
اور (اُس کے) رسول کی	جب	وہ دعوت دیں تمہیں	(اس چیز) کی جو	زندگی بخشتی ہے تمہیں

وَاعْلَمُوْۤا [11]	اَنَّ اللّٰهَ	يَحُوْلُ [10]	بَيْنَ الْمَرْءِ	وَ
اور تم سب جان لو	کہ بیشک اللہ	حائل ہوتا ہے	بندے کے درمیان	اور

قَلْبِهٖ	وَاَنَّهٗۤ	اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ [12] (24)
اُسکے دل	اور یہ یقینی بات ہے کہ	اُسی کی طرف	تم سب اکٹھے کیے جاؤ گے

وَاتَّقُوْا [11]	فِتْنَةً [13]	لَّا تُصِيْبَنَّ [14]	الَّذِيْنَ
اور تم سب ڈرو	(اُس) فتنے (عذاب سے)	(جو) ہرگز نہیں پہنچے گا	(صرف اُن لوگوں کو) جن

ظَلَمُوْا	مِنْكُمْ	خَآصَّةً ج [15] [4]	وَ	اعْلَمُوْۤا [11]
سب نے ظلم کیا	تم میں سے	خاص طور پر	اور	تم سب جان لو

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی ترجمہ کیا جاتا ہے۔

[2] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وا ہو تو اس میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[3] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[4] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں سب کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[5] یہ فعل ماضی ہے شرطیہ جملے کا ترجمہ اسی طرح کیا جاتا ہے۔

[6] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ کوئی کیا گیا ہے۔

[7] تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[8] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[9] کُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

[10] یہاں پر یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[11] فعل کے شروع میں اُ اور آخر میں وا ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[12] اگر فعل کے شروع تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس فعل میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] ۃ، ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[14] لَا کے بعد فعل کے آخر میں نّ ہو تو اس میں تاکید کے ساتھ نفی کا حکم ہوتا ہے۔

[15] احادیث میں ہے کہ جب کسی قوم میں امر بالمعروف اور نہی المنکر کا فریضہ باقی نہ رہے تو اس پوری قوم یعنی خاص و عام سب پر اللہ کا عذاب آئے گا۔

[1] فعل کے شروع میں أ اور آخر میں وا ہو

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے　• نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے　• کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿20﴾ ۚ	جبکہ تم سن رہے ہو۔ ﴿20﴾
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا	اور تم اُن (لوگوں) کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا
سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿21﴾	ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ ﴿21﴾
اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ	بیشک اللہ کے نزدیک تمام جانداروں میں سے بدترین
الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ	(وہ) بہرے گونگے ہیں جو
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿22﴾	سمجھتے نہیں۔ ﴿22﴾
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا	اور اگر اللہ اُن میں کوئی بھلائی جانتا (تو)
لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ	اُنہیں ضرور سنوا دیتا اور اگر وہ اُنہیں سنوا (بھی) دیتا (تو)
لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿23﴾	ضرور منہ پھیر جاتے اور وہ اعراض کرنیوالے ہوتے ﴿23﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ (لوگو) جو ایمان لائے ہو!
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ	اللہ کی اور (اُس کے) رسول کی بات مانو
اِذَا دَعَاكُمْ	جب وہ تمہیں دعوت دیں
لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ	اس (چیز) کی جو تمہیں زندگی بخشتی ہے
وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ	اور تم جان لو کہ بے شک اللہ حائل ہوتا ہے
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ	بندے اور اُس کے دل کے درمیان
وَاَنَّهٗۤ	اور یہ یقینی بات ہے کہ
اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿24﴾	اُسی کی طرف تم سب اکٹھے کیے جاؤ گے۔ ﴿24﴾
وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ	اور تم اُس فتنے (عذاب) سے ڈرو (جو) ہرگز نہیں پہنچے گا
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ	(صرف) اُن (لوگوں) کو تم میں سے جنہوں نے ظلم کیا
خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا	خاص طور پر، اور تم جان لو

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- تَسْمَعُوْنَ: سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
- وَ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
- لَا: لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
- كَالَّذِيْنَ: کماحقہ، کالعدم۔
- قَالُوْا: قول، مقولہ، اقوال زریں۔
- شَرَّ: خیر وشر، شریر، شرارت۔
- عِنْدَ: عندالطلب، عنداللہ۔
- يَعْقِلُوْنَ: عقل، عاقل، معقول۔
- عَلِمَ: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- فِيْهِمْ: فی الحال، فی الفور۔
- خَيْرًا: خیر وعافیت، خیریت۔
- مُّعْرِضُوْنَ: اعراض کرنا۔
- اٰمَنُوْا: امن، ایمان، مؤمن۔
- اسْتَجِيْبُوْا: مستجاب الدعاء، جواب۔
- لِلرَّسُوْلِ: رسول، رسالت، مرسل۔
- دَعَاكُمْ: دعا، داعی، مدعی، مدعو۔
- لِمَا: ماحول، ماتحت، ماجرا۔
- يُحْيِيْكُمْ: حیات، احیائے سنّت۔
- اعْلَمُوْۤا: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- يَحُوْلُ: حائل، محال۔
- بَيْنَ: بین بین، بین السطور۔
- قَلْبِهٖ: قلبی تعلق، امراض قلب۔
- اِلَيْهِ: الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
- تُحْشَرُوْنَ: حشر، روز محشر، حشر ونشر۔
- اتَّقُوْا: تقویٰ، متقی۔
- فِتْنَةً: فتنہ وفساد، پُرفتن دور۔
- تُصِيْبَنَّ: مصیبت، آلام ومصائب۔
- ظَلَمُوْا: ظلم، ظالم، مظلوم۔
- مِنْكُمْ: منجانب، من حیث القوم۔
- خَآصَّةً: خاص، خصوصاً، خصوصیت۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿25﴾	وَ	اذْكُرُوْٓا [1]
کہ بیشک	اللّٰہ	سخت سزا والا (ہے)	اور	تم سب یاد کرو

اِذْ	اَنْتُمْ	قَلِيْلٌ	مُّسْتَضْعَفُوْنَ [2]
جب	تم	بہت تھوڑے (تھے)	کمزور شمار کیے جانے والے (تھے)

فِي الْاَرْضِ	تَخَافُوْنَ	اَنْ	يَّتَخَطَّفَكُمُ [3][4]
زمین میں	تم سب ڈرتے (تھے)	کہ	اُچک (نہ) لے جائیں تمہیں

النَّاسُ	فَاٰوٰىكُمْ [4]	وَ	اَيَّدَكُمْ [4]
لوگ	تو اس نے جگہ دی تمہیں	اور	قوت دی تمہیں

بِنَصْرِهٖ	وَ	رَزَقَكُمْ [4]	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ [5][6]
اپنی مدد کے ساتھ	اور	اُس نے رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے

لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿26﴾	يٰٓاَيُّهَا [7]	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
تاکہ تم	تم سب شکر کرو	اے	(وہ لوگو!) جو	سب ایمان لائے ہو

لَا	تَخُوْنُوا [8]	اللّٰهَ [9]	وَ	الرَّسُوْلَ [9][10]	وَ
مت	تم سب خیانت کرو	اللّٰہ (کی)	اور	رسول (کی)	اور

تَخُوْنُوْٓا	اَمٰنٰتِكُمْ [4][11]	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿27﴾
(نہ) تم خیانت کرو	اپنی امانتوں (میں)	اس حال میں کہ	تم	تم سب جانتے ہو

وَاعْلَمُوْٓا [1]	اَنَّمَآ	اَمْوَالُكُمْ [11]	وَاَوْلَادُكُمْ [11]
اور تم سب جان لو	درحقیقت صرف	تمہارے مال	اور تمہاری اولاد

فِتْنَةٌ ۙ [5][12][13]	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗٓ
ایک آزمائش (ہیں)	اور	بے شک	اللّٰہ	اُس کے پاس

ع 3 9 17

اَجْرٌ	عَظِيْمٌ ﴿28﴾ ع	يٰٓاَيُّهَا [7]	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ
اجر (ہے)	بہت بڑا	اے	(وہ لوگو) جو	سب ایمان لائے ہو!	اگر

تَتَّقُوا	اللّٰهَ [9]	يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا
تم سب ڈرو	اللّٰہ (سے)	(تو) وہ بنا دے گا	تمہارے لیے	فرق کرنے کی کسوٹی

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[2] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جانے والا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] تَ اور شد میں عموماً کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] کُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

[5] ات اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[6] جیسے مال غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کے لیے حلال نہ تھا۔

[7] یَا اور اَیُّھَا دونوں کا ملا کر ترجمہ اے ہے۔

[8] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں جمع مذکر کے لیے کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[9] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[10] یعنی مال غنیمت خیانت مت کرو یا آپ ﷺ سے بے وفائی نہ کرو جلوت وخلوت میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

[11] کُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[12] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اس لیے ترجمہ ایک کیا گیا ہے

[13] مال اور اولاد کی محبت کی وجہ سے عموماً انسان اللہ اور اس کے رسول کی خیانت یعنی نافرمانی کرلیتا ہے اسی لیے ان کو فتنہ یعنی آزمائش کہا گیا ہے۔

[1] ات، ۃ اور تَ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿25﴾	کہ بے شک اللہ سخت سزا (دینے) والا ہے۔ ﴿25﴾
وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡتُمۡ قَلِيۡلٌ	اور تم (وہ وقت) یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے
مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ	زمین (یعنی مکہ) میں کمزور سمجھے جاتے تھے
تَخَافُوۡنَ	(اور ہجرت سے پہلے اس بات سے) تم ڈرتے تھے
اَنۡ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ	کہ تمہیں لوگ اُچک (نہ) لے جائیں
فَاٰوٰٮكُمۡ وَاَيَّدَكُمۡ	تو اُس نے تمہیں جگہ دی اور تمہیں قوت دی
بِنَصۡرِهٖ وَرَزَقَكُمۡ	اپنی مدد کے ساتھ اور تمہیں رزق دیا
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	پاکیزہ چیزوں سے
لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿26﴾	تاکہ تم شکر کرو۔ ﴿26﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ (لوگو) جو ایمان لائے ہو
لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ	تم اللہ اور (اس کے) رسول کی خیانت مت کرو
وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ	اور (نہ) تم اپنی (آپس کی) امانتوں میں خیانت کرو
وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿27﴾ وَاعۡلَمُوۡۤا	جبکہ تم جانتے ہو۔ ﴿27﴾ اور تم جان لو
اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ	بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد
فِتۡنَةٌ ۙ	محض ایک آزمائش ہیں
وَّاَنَّ اللّٰهَ	اور یہ کہ بے شک اللہ
عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿28﴾ ع 9 17	اُس کے پاس اجر عظیم ہے۔ ﴿28﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا	اے وہ (لوگو) جو ایمان لائے ہو!
اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجۡعَلۡ	اگر تم اللہ سے ڈرو (تو) وہ بنا دے گا
لَّـكُمۡ فُرۡقَانًا	تمہارے لیے (حق اور باطل میں) فرق کرنے کی کسوٹی

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

شَدِيۡدُ: شدید، شدت، اشد۔
الۡعِقَابِ: عقوبت خانہ۔
اذۡكُرُوۡۤا: ذکر، اذکار، تذکرہ۔
قَلِيۡلٌ: قلیل، قلت وکثرت۔
مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ: ضعف، ضعیف، ضعفا۔
فِى: فی الحال، فی الفور۔
الۡاَرۡضِ: ارض وسما، قطعہ اراضی۔
تَخَافُوۡنَ: خائف، خوف وہراس۔
النَّاسُ: عوام الناس، عامۃ الناس۔
فَاٰوٰٮكُمۡ: ملجا وماویٰ۔
اَيَّدَكُمۡ: تائید، مؤید۔
بِنَصۡرِهٖ: ناصر، نصیر، انصار۔
رَزَقَكُمۡ: رزق، رزاق، رازق۔
مِّنَ: منجانب، من وعن
الطَّيِّبٰتِ: طیب وطاہر، کلمہ طیبہ۔
تَشۡكُرُوۡنَ: شکر، شاکر، اظہار تشکر۔
اٰمَنُوۡا: امن، ایمان، مؤمن۔
لَا: لاتعداد، لاعلاج، لاعلم۔
تَخُوۡنُوا: خیانت، خائن۔
الرَّسُوۡلَ: رسول، مرسل، ترسیل۔
اَمٰنٰتِكُمۡ: امانت، امین۔
تَعۡلَمُوۡنَ: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
اَمۡوَالُكُمۡ: مال، اموال، مالیت۔
اَوۡلَادُكُمۡ: اولاد، ولدیت، ولد۔
فِتۡنَةٌ: فتنہ وفساد، فتنہ پرور۔
عِنۡدَهٗۤ: عندالطلب، عنداللہ۔
اَجۡرٌ: اجر، اجرت۔
عَظِيۡمٌ: عظیم، معظم، تعظیم۔
تَتَّقُوۡا: تقویٰ، متقی۔
فُرۡقَانًا: فرق، تفریق، فراق۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	يُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ [1][2]	وَ	يَغْفِرْ
اور	وہ دور کر دے گا	تم سے	تمہاری برائیاں	اور	وہ بخش دے گا

لَكُمْ ط [3]	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ [4] (29)	وَاِذْ
تم کو	اور اللہ	فضل والا (ہے)	بہت بڑے	اور جب

يَمْكُرُ [5]	بِكَ [6]	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
خفیہ تدبیریں کر رہے (تھے)	آپ کے (بارے میں)	(وہ لوگ) جن	سب نے کفر کیا

لِيُثْبِتُوْكَ [7]	اَوْ	يَقْتُلُوْكَ [7]	اَوْ	يُخْرِجُوْكَ ط [7]
تاکہ وہ سب قابو (قید) کر لیں آپکو	یا	وہ سب قتل کر دیں آپکو	یا	وہ سب نکال دیں آپکو

وَ	يَمْكُرُوْنَ	وَ	يَمْكُرُ اللّٰهُ ط [5][8]	وَ	اللّٰهُ
اور	وہ خفیہ تدبیریں کر رہے (تھے)	اور	اللہ (بھی خفیہ) تدبیر کر رہا (تھا)	اور	اللہ

خَيْرُ	الْمٰكِرِيْنَ (30)	وَاِذَا	تُتْلٰى [9][1]	عَلَيْهِمْ
سب سے بہتر (ہے)	خفیہ تدبیر کرنیوالوں (میں سے)	اور جب	پڑھی جاتی ہیں	اُن پر

اٰيٰتُنَا [1]	قَالُوْا [10]	قَدْ	سَمِعْنَا	لَوْ	نَشَآءُ
ہماری آیات	(تو) کہتے ہیں	یقیناً	ہم نے سن لیا	اگر	ہم چاہیں

لَقُلْنَا	مِثْلَ هٰذَآ لا	اِنْ هٰذَآ [11]	اِلَّآ
(تو) یقیناً ہم (بھی) کہہ سکتے ہیں	اس کی مثل	نہیں ہیں یہ	مگر

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (31)	وَاِذْ	قَالُوا	اللّٰهُمَّ	اِنْ
پہلوں کے افسانے	اور جب	انہوں نے کہا	اے اللہ !	اگر

كَانَ	هٰذَا	هُوَ الْحَقَّ [12]	مِنْ عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ
ہے	یہ (قرآن)	ہی برحق	تیری طرف سے	تو تو برسا

عَلَيْنَا	حِجَارَةً [1]	مِّنَ السَّمَآءِ	اَوِ	ائْتِنَا [13]
ہم پر	پتھر	آسمان سے	یا	تو لے آ ہم پر

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (32)	وَمَا	كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ [14]
کسی دردناک عذاب کو	اور نہیں	ہے	اللہ	کہ وہ عذاب دے اُنہیں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] کُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] لَكُمْ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[4] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بہت کیا گیا ہے۔

[5] یہاں يَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[6] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ اور کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ کیا جاتا ہے۔

[7] علامت وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[8] فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں پیش ہو وہ اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[9] علامت تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر یا کھڑی زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] یہ فعل ماضی ہے شرطیہ جملے کا ترجمہ اسی طرح کیا جاتا ہے۔

[11] اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا ہو تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[12] هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] اِئْتِنَا کا اصل ترجمہ تو آ ہمارے پاس ہے، اگر اس کے بعد بِ ہو تو پھر اس کا ترجمہ تو لے آ ہمارے پاس ہوتا ہے۔

[14] هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں کیا جاتا ہے۔

[1] وَ کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ

وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ	اور وہ تم سے تمہاری برائیاں دور کردے گا
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ	اور وہ تمہیں بخش دے گا
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿29﴾	اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ ﴿29﴾
وَاِذْ يَمْكُرُ	اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب خفیہ تدبیریں کر رہے تھے
بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	آپ کے خلاف وہ (لوگ) جنہوں نے کفر کیا
لِيُثْبِتُوْكَ	تاکہ وہ قابو (یعنی قید) کرلیں آپکو
اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ	یا آپ کو قتل کردیں یا آپ کو نکال دیں
وَيَمْكُرُوْنَ	اور وہ خفیہ تدبیریں کر رہے تھے
وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ	اور اللہ بھی خفیہ تدبیر کر رہا تھا، اور اللہ
خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿30﴾	خفیہ تدبیر کرنیوالوں (میں سے) سب سے بہتر ہے۔ ﴿30﴾
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا	اور جب اُن پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں
قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ	(تو) وہ کہتے ہیں یقیناً ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہیں (تو)
لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ	یقیناً ہم (بھی) اس کی مثل کہہ سکتے ہیں
اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿31﴾	نہیں ہیں یہ مگر پہلے لوگوں کے افسانے۔ ﴿31﴾
وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ	اور جب انہوں نے کہا اے اللہ! اگر
كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ	یہ (قرآن) ہی ہے تیری طرف سے برحق ہے
فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً	تو تو ہم پر پتھر برسا
مِّنَ السَّمَآءِ	آسمان سے
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿32﴾	یا ہم پر کوئی دردناک عذاب لے آ۔ ﴿32﴾
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ	اور اللہ (ایسا) نہیں ہے کہ وہ اُنہیں عذاب دے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَّ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
يُكَفِّرْ : کفارہ۔
سَيِّاٰتِكُمْ : علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
يَغْفِرْ : مغفرت، استغفار۔
ذُو : ذوالجلال، ذومال، ذوالحجہ۔
الْفَضْلِ : فضل، فضیلت، فاضل۔
الْعَظِيْمِ : عظیم، اعظم، تعظیم۔
يَمْكُرُ : مکروفریب، مکار۔
كَفَرُوْا : کفر، کافر، کفار، کفارمکہ۔
يَقْتُلُوْكَ : قتل، قاتل، مقتول۔
يُخْرِجُوْكَ : خارج، خروج، اخراج۔
خَيْرُ : خیروعافیت، خیریت۔
تُتْلٰى : تلاوت قرآن، وحی متلو۔
عَلَيْهِمْ : علی الاعلان، علی العموم۔
اٰيٰتُنَا : آیت، آیات قرآنی۔
قَالُوْا : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
سَمِعْنَا : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
نَشَآءُ : ماشاءاللہ، مشیّت الٰہی۔
مِثْلَ : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
هٰذَآ : حامل رقعہ ہذا، الہذا۔
اِلَّآ : اِلاماشاءاللہ، اِلایہ کہ۔
الْاَوَّلِيْنَ : اوّل وآخر، اوّل انعام۔
الْحَقَّ : حق، حقیقت، حق گوئی۔
عِنْدِكَ : عندالطلب، عنداللہ۔
حِجَارَةً : حجراسود، شجروحجر۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
السَّمَآءِ : ارض وسما، کتب سماویہ۔
اَلِيْمٍ : الم ناک، رنج والم۔
لِيُعَذِّبَهُمْ : عذاب الٰہی، عذاب جہنم۔
فِيْهِمْ : فی الحال، فی الحقیقت۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ [1]	اَنْتَ	فِيْهِمْ ط	وَمَا [2]	كَانَ	اللّٰهُ [3]
جبکہ	آپ	اُن میں (موجود ہوں)	اور نہیں	ہے	اللہ

مُعَذِّبَهُمْ [4]	وَ	هُمْ [5]	يَسْتَغْفِرُوْنَ (33)
عذاب دینے والا اُن کو	اس حال میں کہ	وہ سب	وہ سب بخشش طلب کرتے ہوں

وَمَا	لَهُمْ [6]	اَلَّا [7]	يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ [8]	وَ [1]
اور کیا ہے	اُن کو	کہ نہ	عذاب دے اُنہیں اللہ	اس حال میں کہ

هُمْ	يَصُدُّوْنَ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَمَا [2][1]	كَانُوْٓا
وہ سب	وہ سب روک رہے ہیں	مسجد حرام سے	حالانکہ نہیں	ہیں وہ سب

اَوْلِيَآءَهٗ ط	اِنْ [9]	اَوْلِيَآؤُهٗٓ	اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ	وَلٰكِنَّ
اسکے متولی	نہیں	اسکے متولی	مگر سب متقی (لوگ)	اور لیکن

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ [10] (34)	وَمَا [2]	كَانَ [3]	صَلَاتُهُمْ
اُن کے اکثر	نہیں وہ سب جانتے	اور نہیں	تھی	اُن کی نماز

عِنْدَ الْبَيْتِ	اِلَّا مُكَآءً	وَّتَصْدِيَةً ط [12][11]	فَذُوْقُوا
بیت اللہ کے پاس	مگر سیٹیاں بجانا	اور تالیاں بجانا	سو تم سب چکھو

الْعَذَابَ	بِمَا [13][2]	كُنْتُمْ	تَكْفُرُوْنَ (35)	اِنَّ
عذاب	(اس) وجہ سے جو	تم تھے	تم سب کفر کرتے	بیشک

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ
(وہ لوگ) جن	سب نے کفر کیا	وہ سب خرچ کرتے ہیں	اپنے مال

لِيَصُدُّوْا [14]	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا
تاکہ وہ سب روکیں (لوگوں کو)	اللہ کے راستے سے	پس عنقریب وہ سب خرچ کریں گے اُنہیں

ثُمَّ تَكُوْنُ [11]	عَلَيْهِمْ	حَسْرَةً [11]	ثُمَّ	يُغْلَبُوْنَ ۵ [15]
پھر ہوگا	اُن پر	حسرت	پھر	وہ سب مغلوب کردیے جائیں گے

وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِلٰى جَهَنَّمَ	يُحْشَرُوْنَ [15] (36) لا
اور جن	سب نے کفر کیا	جہنم کی طرف	وہ سب اکٹھے کیے جائیں گے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی ترجمہ کیا جاتا ہے۔

[2] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[3] کَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[4] شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[5] هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

[6] لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[7] اَلَّا دراصل اَنْ + لَا کا مجموعہ ہے۔

[8] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[9] اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا ہو تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[10] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[11] ة اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[12] حدیث میں ہے کہ مشرکین ننگے ہو کر طواف کرتے اور ساتھ ہی سیٹیاں اور تالیاں بھی بجاتے اور اسے عبادت اور نیکی تصور کرتے اس آیت میں اسی کا ذکر کیا گیا ہے،

[13] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو اور کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ کیا جاتا ہے۔

[14] فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ کبھی تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[15] اگر یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس فعل میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[1] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ	جبکہ آپ اُن میں (موجود) ہوں
وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	اور اللہ اُن کو عذاب دینے والا نہیں ہے
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿33﴾ وَ	جبکہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔ ﴿33﴾ اور
مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ	(اب) اُنکے لیے کیا (وجہ) ہے کہ اللہ اُنہیں عذاب نہ دے
وَهُمْ يَصُدُّوْنَ	جبکہ وہ روک رہے ہیں
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	مسجد حرام (میں نماز پڑھنے) سے
وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ	حالانکہ وہ اس کے متولی نہیں ہیں
اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ	نہیں ہیں اس کے متولی مگر متقی لوگ ہی
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿34﴾	اور لیکن اُن کے اکثر نہیں جانتے۔ ﴿34﴾
وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ	اور اُن کی نماز بیت اللہ کے پاس کچھ نہیں ہوتی
اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ	سوائے سیٹیاں بجانے اور تالیاں بجانے کے
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ	سو تم عذاب کا مزہ چکھو
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿35﴾	اس وجہ سے جو تم کفر کرتے تھے ﴿35﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	بیشک وہ (لوگ) جنہوں نے کفر کیا
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں
لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ	تاکہ وہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکیں
فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ	پس عنقریب وہ اُنہیں خرچ کریں گے پھر (وہ خرچ کرنا)
تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ	اُن پر باعث حسرت ہوگا پھر
يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ	وہ مغلوب کردیے جائیں گے اور جنہوں نے
كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿36﴾ لا	کفر کیا وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔ ﴿36﴾ لا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
مُعَذِّبَهُمْ: عذاب قبر، عذاب آخرت۔
يَسْتَغْفِرُوْنَ: مغفرت، استغفار۔
الْمَسْجِدِ: مسجد، مساجد، مسجدیں۔
الْحَرَامِ: حرم، محرم، حرمت۔
اَوْلِيَآءَهٗ: ولی، اولیائے کرام، ولایت۔
اِلَّا: الا ماشاء اللہ، الا قلیل۔
الْمُتَّقُوْنَ: تقویٰ، متقی۔
لٰكِنَّ: لیکن۔
اَكْثَرَهُمْ: اکثر، کثیر، کثرت۔
لَا: لاتعداد، لاعلاج، لاعلم۔
يَعْلَمُوْنَ: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
صَلَاتُهُمْ: صوم وصلوٰۃ، مصلیٰ۔
عِنْدَ: عند اللہ، عند الطلب۔
الْبَيْتِ: بیت اللہ، بیت المقدس۔
اِلَّا: الا یہ کہ، الا ماشاء اللہ۔
فَذُوْقُوا: خوش ذائقہ، بدذائقہ۔
بِمَا: ماحول، ماجرا۔
تَكْفُرُوْنَ: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
يُنْفِقُوْنَ: انفاق فی سبیل اللہ۔
اَمْوَالَهُمْ: مال ودولت، مالیت۔
سَبِيْلِ: اللہ کوئی سبیل نکالے گا۔
عَلَيْهِمْ: علیحدہ، علی الاعلان۔
حَسْرَةً: حسرت، حسرتیں۔
يُغْلَبُوْنَ: غالب، غلبہ، مغلوب۔
كَفَرُوْا: کفر، کافر، کفار مکہ۔
اِلٰى: الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
جَهَنَّمَ: جہنم، جہنمی، جنت وجہنم۔
يُحْشَرُوْنَ: حشر، روز محشر، حشر ونشر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

لِيَمِيْزَ [1]	اللّٰهُ [2]	الْخَبِيْثَ [3]	مِنَ الطَّيِّبِ	وَيَجْعَلَ
تاکہ الگ الگ کردے	اللہ	ناپاک (کو)	پاک سے	اور وہ کردے

الْخَبِيْثَ [3]	بَعْضَهٗ	عَلٰى بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ [4][5]
ناپاک (کو)	(یعنی) اس کے بعض (کو)	بعض پر	پھر وہ ڈھیر بنادے اُسے

جَمِيْعًا	فَيَجْعَلَهٗ [4][5]	فِيْ جَهَنَّمَ ط	اُولٰٓئِكَ
اکٹھا	پھر وہ ڈال دے اُسے	جہنم میں	یہ (لوگ)

ع 4 9 18

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ [6] ع (37)	قُلْ	لِّلَّذِيْنَ [7]	كَفَرُوْٓا
ہی خسارہ پانے والے (ہیں)	آپ کہہ دیجیے	(اُن لوگوں) سے جن	سب نے کفر کیا

اِنْ	يَّنْتَهُوْا	يُغْفَرْ [8][1]	لَهُمْ [9]
اگر	وہ سب باز آجائیں	(تو) بخش دیا جائے گا	اُن کو

مَّا	قَدْ	سَلَفَ ج	وَاِنْ	يَّعُوْدُوْا
جو	یقیناً	گزر چکا (ہے)	اور اگر	وہ سب دوبارہ ایسا کریں گے

فَقَدْ [4]	مَضَتْ [10]	سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ [11][12] (38)	وَ	قَاتِلُوْهُمْ [13]
تو یقیناً	گزر چکا	پہلے لوگوں کا طریقہ	اور	تم سب لڑو اُن سے

حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ [10]	فِتْنَةٌ [10]	وَّيَكُوْنَ [1]	الدِّيْنُ
یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ (شرک)	اور ہو جائے	دین

كُلُّهٗ	لِلّٰهِ ج [14]	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ [4]
وہ سب	اللہ کا	پھر اگر	وہ سب باز آجائیں	تو بے شک	اللہ

بِمَا [15]	يَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ [16] (39)	وَاِنْ
(اس) کو جو	وہ سب عمل کر رہے ہیں	خوب دیکھنے والا (ہے)	اور اگر

تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَوْلٰىكُمْ ط
وہ سب منہ موڑ لیں	تو تم سب جان لو	کہ بیشک	اللہ	تمہارا کارساز (ہے)

نِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَ	نِعْمَ	النَّصِيْرُ [16] (40)
بہترین	کارساز	اور	بہترین	مدد گار (ہے)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[2] فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[3] فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[4] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو بھی کیا جاتا ہے۔

[5] ہٗ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[6] هُمْ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] قُلْ، قَالَ، يَقُوْلُ وغیرہ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[8] فعل کے شروع میں اگر یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس فعل میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[10] تْ، تَ، ةٌ واحد مؤنث کی علامتیں ہیں۔

[11] یہاں سُنَّة کی بجائے سُنَّت قرآنی کتابت میں اسی طرح ہے۔

[12] پہلے لوگوں کے طریقے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء کو ستایا اور ان سے جنگ کی اور تباہ وبرباد ہوئے اسی طرح انکے ساتھ ہو گا۔

[13] علامت وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔

[14] اسم کے شروع میں لِ کا ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[15] بِ کا ترجمہ کبھی سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی پر کبھی بدلہ بھی کیا جاتا ہے۔

[16] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ	تاکہ اللہ الگ الگ کر دے
الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ	ناپاک کو پاک سے
وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ	اور کر دے ناپاک کو
بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ	(یعنی) اس کے بعض کو بعض پر
فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا	پھر وہ اُسے اکٹھا ڈھیر بنا دے
فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ط	پھر وہ اُسے جہنم میں ڈال دے
ع 4 9 18 اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿37﴾ ع	یہ (لوگ) ہی خسارہ پانے والے ہیں۔ ﴿37﴾ ع
قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	آپ اُن (لوگوں) سے کہہ دیں جنھوں نے کفر کیا
اِنْ يَّنْتَهُوْا	اگر وہ باز آجائیں (تو)
يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ج	جو کچھ گزر چکا وہ انہیں بخش دیا جائے گا
وَاِنْ يَّعُوْدُوْا	اور اگر وہ دوبارہ ایسا کریں گے
فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿38﴾	تو یقیناً پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے۔ ﴿38﴾
وَقَاتِلُوْهُمْ	اور تم اُن سے لڑو
حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ	یہاں تک کہ کوئی فتنہ (یعنی شرک باقی) نہ رہے
وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ج	اور دین وہ سب اللہ ہی کا ہو جائے
فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا	پھر اگر وہ باز آجائیں تو بے شک اللہ اس کو جو
يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿39﴾	وہ عمل کر رہے ہیں خوب دیکھنے والا ہے۔ ﴿39﴾
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا	اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو تم جان لو
اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ط	کہ بے شک اللہ ہی تمہارا کارساز ہے
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿40﴾	(اور وہ) بہترین کارساز اور بہترین مدد گار ہے۔ ﴿40﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لِيَمِيْزَ: امتیاز، امتیازی حیثیت۔
الْخَبِيْثُ: خبث، خبیث، خباثت۔
مِنَ: منجانب، من حیث القوم۔
الطَّيِّبِ: طیب وطاہر، طیب چیزیں۔
بَعْضَهٗ: بعض اوقات، بعض دفعہ۔
عَلٰى: علی العموم، علی الاعلان۔
جَمِيْعًا: جمع، جمیع، جامع، مجمع۔
فِيْ: فی الحال، فی الفور، فی الواقع۔
الْخٰسِرُوْنَ: خسارہ، خائب وخاسر۔
قُلْ: قول، اقوال، مقولہ۔
لِلَّذِيْنَ: الحمدللہ، للہذا۔
كَفَرُوْٓا: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
يَّنْتَهُوْا: نہی عن المنکر، منہیات۔
يُغْفَرْ: مغفرت، استغفار، استغفر اللہ۔
مَّا: ماحول، ماتحت، ماجرا۔
سَلَفَ: سلف صالحین، اسلاف۔
يَّعُوْدُوْا: اعادہ، عود کر آنا۔
مَضَتْ: زمانہ ماضی، ماضی قریب۔
سُنَّتُ: کتاب وسنت، اتباع سنت۔
الْاَوَّلِيْنَ: اوّل درجہ، اوّل انعام یافتہ۔
قَاتِلُوْهُمْ: قتل، قاتل، مقتول، قتال۔
حَتّٰى: حتی کہ، حتی الامکان۔
فِتْنَةٌ: فتنہ، پرفتن دور، فتنہ پرور۔
الدِّيْنُ: دین ودانش، دین ودنیا۔
كُلُّهٗ: کل نمبر، کل تعداد۔
يَعْمَلُوْنَ: عمل، اعمال، معمول زندگی۔
بَصِيْرٌ: سمع وبصر، بصارت، تبصرہ۔
فَاعْلَمُوْٓا: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
مَوْلٰىكُمْ: اولیائے کرام، ولایت، مولیٰ۔
النَّصِيْرُ: ناصر، نصیر، انصار۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

تعارف و مقاصد ”بیت القرآن“

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہدایت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے بہت آسان بنایا ہے، جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ سورۃ القمر: 17

اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنادیا ہے، پھر کوئی نصیحت لینے والا ہے۔؟

اب اسے ہر انسان تک پہنچانا اور اس کے متعلق اس تاثر کو دور کرنا کہ یہ بہت مشکل کتاب ہے۔ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے ”بیت القرآن“ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

جس کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1 قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان فہم بنانے کی کوشش کرنا۔

2 قرآنی تعلیمات پر مبنی ایسی عام فہم کتب کی اشاعت کرنا جن سے قرآن فہمی میں مدد ملے۔

3 قرآنی گرامر کو آسان تر بنانے کی کوشش کرنا۔

4 قرآن مجید سے متعلقہ موضوعات پر مختلف سیمینارز منعقد کرانا۔

5 قرآن فہمی کیلئے شارٹ کورسز کا انعقاد کرانا۔

6 گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے قرآن مجید کا ترجمہ سکھانا۔

7 قرآن فہمی کے لیے ٹیچر ٹریننگ کورسز منعقد کرانا۔

8 انٹرنیٹ کے ذریعے فہم قرآن میں مدد دینا۔ (www.bait-ul-quran.org)

9 پاور پوائنٹ سلائیڈز کے ذریعے قرآن فہمی کو آسان بنانا۔ (الحمد للہ مکمل قرآن کریم تیار ہے، اساتذہ کرام اسے حاصل کرسکتے ہیں۔)

10 عامۃ المسلمین کو اَحکامِ الٰہی کے مطابق اپنے نبی محترم حضرت محمد ﷺ سے عقیدت و محبت کے ساتھ آپ ﷺ کی مسنون زندگی کو اپنانے اور اس کی سیرت کو دنیا پر غالب کرنے کی کوشش کرنا۔

آپ بھی اس عظیم کارِ خیر میں شریک ہوسکتے ہیں، جس کی بہترین صورت یہ ہے کہ آپ سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں ”بیت القرآن“ کا منفرد اور آسان ترجمہ ”مصباح القرآن“ اور ”تجویدی قاعدہ“ متعارف کروائیں، اسے مفت تقسیم فرمائیں اور اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے اَصحابِ خیر ہر ممکن تعاون فرمائیں، جزاکم اللہ خیراً۔

الداعی الی الخیر: ”بیت القرآن“ (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان